کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم وامامکم منکم

خدائے تعالیٰ کے بے انتہا احسانوں میں سے یہ بھی ایک عظیم الشان فضل و احسان ہے
کہ کتاب مستطاب منبع ایقان و عرفان مسمّی بہ

صادق قمر و ز طرف مولیٰ با نشانہا آمدم | صد در علم و دیگر بروئے من بکشادہ‌اند

نزول المسیح

آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمیں | ایں دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ‌اند

فی آخر الزمان

خود مسیح موعود علیہ السلام کے قلم سے نکلی ہوئی جس کا نزول جمالی اور
جلالی رنگوں میں حضرت ختم الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں کے
مطابق (جو آخری زمانہ کے متعلق تھیں) اس وقت کے اولو الالباب و اولو الابصار
نے برأی العین مشاہدہ کیا

مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپکر کمترین مہدی حسین مہتمم کتب خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زیر نگرانی شائع ہوئی۔ ٹائٹل پیج مطبع میگزین قادیان میں چھپکر طیار ہوا

ماہ اگست ۱۹۰۹ء | بار اوّل ۔ تعداد اشاعت ۲۹۰۰ قیمت ۸ | شعبان المعظم ۱۳۲۷ھ

عام بشارت

من استوی یوماہ فھو مغبون

بعد حمد و صلوٰۃ واضح ہو کہ براہین احمدیہ حصہ پنجم جسکی اشاعت کا مدت مدید سے وعدہ چلا آتا تھا ۱۵ اکتوبر ۱۹۰۸ء میں شائع ہو کر نور افزائے چشم مشتاقاں ہو چکی ہے قیمت نسبت بحقیقۃ الوحی گویا کچھ بھی نہیں یعنی ۱۲ر فی نسخہ خرچ سے بھی کم ہے وجہ یہ کہ یہ کتب خانہ تجارتی نہیں یہ وہی کتاب ہے جسکی قیمت مع دوسرے حصوں کے سابق میں پانچ روپیہ سے لیکر سو روپیہ تک تھی بہت سی روحیں اسکی شوق دید میں صرف دل کی تمنا ہی لیکر اگلے جہان میں پہنچ گئیں جو زندہ ہیں اور انکو اس آسمانی خزانہ کے کھلنے کی اطلاع نہیں انہیں جاگنا چاہیئے اور دوڑ کر ان موتیوں کو جو نہایت ارزاں ملتے ہیں خریدنا چاہیئے مضامین کے متعلق کسی فہرست دینے کی ضرورت نہیں پہلی حصص کی عام قبولیت کے علاوہ اسقدر لکھدینا کافی ہے کہ حضرت اقدس کی تمام تصنیفات کا لب لباب اسمیں موجود ہے۔ ایام زیر طبع میں بعض دوستوں نے بہت الحاح سے چند ورق کا جو ہے یکہ کتب خانہ کے اندر ہی مطالعہ کیا تو انہوں نے شرح صدر سے بیان کیا کہ ہم جو کل تھے آج وہ نہیں ہیں یعنی ہماری معرفت میں بیحد ترقی ہوئی ہے۔ چونکہ تقطیع کتاب کی سابقہ حصص سے متبائن ہے اسلیئے صفحات بھی پہلے حصوں سے منطبق نہیں ضمیمہ کا صفحہ ۳۲ لغایت ۸۳ ایسے معارف سے مملو ہے کہ بجز مسیح الزمان کے کوئی انکو بیان کر سکتا ہے اور نہ یہ معارف کسی کو سوجھ سکتے ہیں جس سے حضرت اقدس کا قلب مطہر نہایت ہی مصفا اور منور اور ایک شیشہ عطر کی طرح معطر و متنعم معلوم ہوتا ہے اگر کوئی اور نشان نہ بھی ظاہر ہوا ہوتا تو صرف یہی تفسیر بحکم لا یمسہ الا المطھرون آپکے صدق دعوے پر گواہ ناطق اور شاہد عادل کافی تھی ہم کہاں تک ناظرین کے منہ میں ایسے پر از صدق الفاظ سے پانی بھرتے جاویں صرف سرورق کے دو تین شعر لکھکر اس اشتہار کو ختم کرتے ہیں جو خود مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام نے اس کے متعلق تحریر فرمائے ہیں۔

دیکھیئے

آنانکہ بر دعاوی ما حملہا کنند ٭ و ز راہ جہل عربدہ ہا برملا کنند ٭ گر یک نظر کنند درین نسخۂ کتاب ٭ ہست این یقین کہ ترک عناد و ابا کنند

باور نمی کنم کہ بماند عنادشان ٭ ویں امر دیگر است کہ ترک حیا کنند

المبشر

خاکِ نعلین نبوی مہدی حسین خادم المسیح مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس از قادیان۔ ۱-۲ اگست ۱۹۰۹ء



حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاهِهِمْ
وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ

یہ لوگ ارادہ کر رہے ہین کہ خدا کے نور کو اپنے مونہہ کی پھوکون سے
بجھا دین اور خدا تو باز نہین رہے گا جبتک
اپنے نور کو پورا نہ کرے اگرچہ کافر لوگ
کراہت ہی کرین

ہم نے طاعون کے بارے مین جو رسالہ **دافع البلا** لکھا تھا اس سے یہ غرض تھی کہ تا لوگ متنبہ ہون اور اپنے سینون کو پاک کرین اور اپنی زبانون اور آنکھوں اور کانون اور ہاتھوں کو ناگفتنی اور نادیدنی اور ناشنیدنی اور ناکردنی سے روکین اور خدا سے خوف کرین تا خدا تعالےٰ ان پر رحم کرے اور وہ خوفناک **وبا** جو اُن کے ملک مین داخل ہو گئی ہے دُور فرما دے۔ مگر افسوس کہ شوخیان اور بھی زیادہ ہو گئیں اور زبانین اور بھی دراز ہو گئین۔ انھون نے ہمارے مقابل پر اپنے اشتہارون میں کوئی بھی دقیقہ ایذا اور سب وشتم کا اُٹھا نہین رکھا اور کسی قسم کی ایذا سے دستکش نہین ہوئے مگر اُسی سے جس تک ہاتھ نہین پہونچ سکا۔ لعنت اور سب وشتم مین وہ ترقی کی کہ شیعہ مذہب کے لوگوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا کیونکہ شیعہ نے تو اپنے خیال مین لعنت بازی کے فن کو حرف الف سے

شروع کر کے حرف یا تک پہنچا دیا تھا یعنی ابوبجد سے یزید تک مگر یہ لوگ جو اہل حدیث اور حنفی کہلاتے ہیں انہوں نے اس کارروائی کو ناکامل سمجھ کر لعنت بازی کے دائرے کو اس طرح پر پورا کیا کہ جس شخص کو خدا نے آدم سے لیکر یسوع مسیح تک مظہر جمیع انبیاء قرار دیا تھا یعنی الف سے حرف یا تک اور پھر تکمیل دائرہ کی غرض سے الف آدم سے لیکر الف احمد تک صفت مظہریت کا خاتم بنایا تھا اُسی پر لعنتوں کی مشق کی ۔

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

لیکن یاد رکھیں کہ یہ گالیاں جو ان کے منہ سے نکلتی ہیں اور یہ تحقیر اور یہ توہین کی باتیں جو اُنکے ہونٹھوں پر چڑھ رہی ہیں اور یہ گندے کاغذ جو حق کے مقابل پر وہ شائع کر رہے ہیں یہ اُنکے لئے ایک روحانی عذاب کا سامان ہے جس کو انہوں نے اپنے ہاتھوں سے طیار کیا ہے دروغگوئی کی زندگی جیسی کوئی لعنتی زندگی نہیں ۔کیا وہ سمجھتے ہیں کہ اپنے منصوبوں سے اور اپنے بے بنیاد جھوٹوں سے اور اپنے **افتراؤں** سے اور اپنی ہنسی ٹھٹھے سے خدا کے ارادے کو روک دیں گے یا دنیا کو دھوکہ دیکر اس کام کو معرض التوا میں ڈال دیں گے ۔جس کا خدا نے آسمان پر ارادہ کیا ہے ۔اگر کبھی پہلے بھی حق کے مخالفوں کو ان طریقوں سے کامیابی ہوئی ہے تو وہ بھی کامیاب ہو جائیں گے ۔لیکن اگر یہ ثابت شدہ امر ہے کہ خدا کے مخالف اور اس کے ارادہ کے مخالف جو آسمان پر کیا گیا ہو ہمیشہ ذلّت اور شکست اُٹھاتے ہیں تو پھر ان لوگوں کے لئے بھی ایک دن ناکامی اور نامرادی اور رسوائی درپیش ہے خدا کا فرمودہ کبھی خطا نہیں گیا اور نہ جائے گا ۔ وہ فرماتا ہے :۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ

یعنے خدا نے ابتدا سے لکھ چھوڑا ہے اور اپنا قانون اور اپنی سنت قرار دیدیا ہے کہ وہ اور اسکے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے پس چونکہ میں اسکا **رسول** یعنے فرستادہ ہوں مگر بغیر کسی **نئی شریعت** اور نئے دعوے اور نئے نام کے بلکہ اُسی **نبی کریم خاتم الانبیاء**

کا نام[*] پاکر اور اُسی میں ہوکر اور اُسی کا **مظہر** بن کر آیا ہوں ۔اس لئے میں کہتا ہوں کہ جیسا کہ قدیم سے یعنے آدم کے زمانہ سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ہمیشہ مفہوم اس آیت کا سچا نکلتا آیا ہے ایسا ہی اب بھی میرے حق میں سچا نکلے گا ۔کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے ۔ کہ

---

[*] حاشیہ یہ قول اس حدیث کے مطابق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آنے والا مہدی اور مسیح موعود **میرا اسم** پائیگا اور کوئی نیا اسم نہیں لائے گا یعنی اسکی طرف سے **کوئی نیا** دعوے نبوت اور رسالت کا نہیں ہوگا بلکہ جیسا کہ ابتدا سے قرار پاچکا ہے وہ **محمدی نبوت** کی چادر کو ہی **ظلی** طور پر اپنے پر لے گا اور اپنی زندگی اُسی کے نام پر ظاہر کرے گا اور مرکر بھی اسی کی قبر میں جائیگا تا یہ خیال نہ ہو کہ کوئی علیحدہ وجود ہے اور یا علیحدہ رسول آیا بلکہ بروزی طور پر **وہی آیا** جو **خاتم الانبیاء** تھا ۔مگر ظلی طور پر اسی راز کے لئے کہا گیا کہ مسیح موعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں دفن کیا جائے گا کیونکہ رنگ دوئی اُس میں نہیں آیا پھر کیونکر علیحدہ قبر میں تصوّر کیا جائے ۔دُنیا اِس نکتہ کو نہیں پہچانتی ۔ اگر اہل دُنیا اس بات کو جانتے کہ اس کے کیا معنے ہیں کہ **اسمہٗ کاسمی ویدفن معی فی قبری** ۔تو وہ شوخیاں نہ کرتے اور ایمان لاتے اس نکتہ کو یاد رکھو کہ میں رسول اور نبی **نہیں ہوں** یعنے باعتبار نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے ۔ اور میں **رسول اور نبی** ہوں یعنے باعتبار ظلیت کاملہ کے میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا **کامل انعکاس** ہے اگر میں کوئی علیحدہ شخص نبوت کا دعوے کرنیوالا ہوتا تو خدا تعالیٰ میرا نام محمدؐ اور احمد اور مصطفےٰ اور مجتبیٰ نہ رکھتا اور نہ خاتم الانبیاء کی طرح خاتم الاولیاء کا مجھ کو خطاب دیا جاتا بلکہ میں کسی علیحدہ نام سے آتا ۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ہر ایک بات میں وجودِ محمدی میں مجھے داخل کر دیا یہانتک کہ یہ بھی نہ چاہا کہ یہ کہا جائے کہ میرا کوئی الگ نام ہو یا کوئی الگ قبر ہو کیونکہ **ظل** اپنے اصل سے الگ ہو ہی نہیں سکتا اور ایسا کیوں کہا گیا اسمیں راز یہ ہے کہ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نے **خاتم الانبیاء**

جس زمانہ مین ان مولویون اوران کے چیلون نے میرے پرتکذیب اور بدزبانی کے حملے شروع کئے اُس زمانہ مین میری بیعت مین ایک آدمی بھی نہین تھا۔ گوچند دوست جوانگلیون پرشمار ہوسکتے تھے میرے ساتھ تھے۔ اوراس وقت خدا تعالے کے فضل سے ستر ہزار کے

بقیہ حاشیہ ٹھیرایا ہے اورپھر دونون سلسلون کا تقابل پورا کرنے کے لئے یہ ضروری تھا کہ موسوی مسیح کے مقابل پرمحمدی مسیح بھی شان نبوت کیساتھ آوے تااس نبوت عالیہ کی کسرشان نہو اس لئے خدا تعالے نے میرے وجود کوایک کامل ظلیت کے ساتھ پیدا کیا اور ظلی طورپر نبوت محمدی اس مین رکھدی تا ایک معنے سے مجھپر نبی اللہ کا لفظ صادق آوے اوردوسرے معنون سے ختم نبوت محفوظ رہے ٭

اس جگہ یہ بھی یادرہے کہ خدائے حکیم علیم نے وضع دنیا دوری رکھی ہے یعنی بعض نفوس بعض کے مشابہ ہوتے ہین نیک نیکون کے مشابہ اور بدبدون کے مشابہ مگر یا این ہمہ یہ امر مخفی ہوتا ہے اور زور شور سے ظاہر نہین ہوتا۔ لیکن آخری زمانہ کے لئے خدا نے مقرر کیا ہوا تھا کہ وہ ایک عام رجعت کا زمانہ ہوگا تا یہ اُمت مرحومہ دوسری اُمتوں سے کسی بات میں کم نہ ہو۔ پس اُسنے مجھے پیدا کرکے ہرایک گذشتہ نبی سے مجھے اس نے تشبیہ دی کہ وہی میرا نام رکھدیا۔ چنانچہ آدم ابراہیم نوح موسیٰ داؤد سلیمان یوسف یحییٰ عیسیٰ وغیرہ یہ تمام نام براہین احمدیہ مین میرے رکھے گئے اوراس صورت مین گویا تمام انبیاء گذشتہ اس امت مین دوبارہ پیدا ہوگئے یہان تک کہ سب کے آخر مسیح پیدا ہوگیا اور جو میرے مخالف تھے اُنکا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا چنانچہ قرآن شریف میں اسی کیطرف اشارہ کرتا ہے اور فرماتا ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین پس یہ آیت صاف کہہ رہی ہے کہ اس امت کے بعض افراد کو گذشتہ نبیوں کا کمال دیا جائیگا اور نیز یہ کہ گذشتہ زمانہ کے مانند ابھی بعض منکروں کو دی جائینگی اور بڑی شدومد سے

قریب بیعت کرنیوالون کا شمار پہونچ گیا ہے کہ جو نہ میری کوشش سے بلکہ اُس ہوا کی تحریک سے جو آسمان سے چلی ہے میری طرف دوڑے ہین۔ اب یہ لوگ خود سوچ لین کہ اس سلسلہ کے برباد کرنے کے لئے کس قدر انہون نے زور لگائے اور کیا کچھ ہزار جان کاہی

بقیہ حاشیہ آئندہ نسلون کی گذشتہ لوگون سے مشابہتین ظاہر ہوجائین گی۔ چنانچہ بعینہ یہودیون کی طرح یہودی پیدا ہوجائینگے اورایسا ہی نبیوں کا کامل نمونہ بھی ظاہر ہوگا اسی کی طرف سورۃ الانبیاء جزو ۱۷ مین اشارہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَحَرَامٌ عَلٰی قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ حَتّٰۤى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ۔ ان آیات کا یہ منشا ہے کہ جو لوگ ہلاک کئے گئے اور دنیا سے اُٹھائے گئے اُن پر حرام ہے کہ پہر دُنیا مین آوین بلکہ جو گئے سو گئے ہاں یاجوج وماجوج کے وقت مین ایک طور سے رجعت ہوگی یعنی گذشتہ لوگ جو مرچکے ہین اُن کے ساتھ اُس زمانہ کے لوگ ایسی اتم اور اکمل مشابہت پیدا کرلیں گے کہ گویا وہی آگئے۔ اسی بناء پر اس زمانہ کے علما کا نام یہود رکھا گیا اور محمدی مسیح کا نام ابن مریم رکھا گیا اور پہر اسی خاتم الخلفاء کا نام باعتبار ظہور بتین صفات محمدیہ کے محمد اور احمد رکھا گیا اور استعارہ طور پر رسول اور نبی کہا گیا اور اسی کو آدم سے لیکر اخیر تک تمام انبیاء کے نام دئے گئے تا وعدہ رجعت پورا ہوجائے۔ یہ ایک باریک دقیقہ معرفت ہے اور ابھی ہم لکھ چکے ہین کہ سورۃ فاتحہ سے بھی التزامی طور پر یہ بات نکلتی ہے کہ مسلمانون مین سے منعم علیہم بھی انبیاء گذشتہ کی طرح ہونگے اور نیز مغضوب علیہم بھی یعنے یہودی ہونگے غرض تمام نبیون کے نزدیک زمانہ یاجوج وماجوج زمان رجعت کہلاتا ہے یعنی رجعت بروزی نہ رجعت حقیقی۔ اگر رجعت حقیقی ہو تو پہر سب ہی حقیقی چاہئے نہ صرف حضرت عیسیٰ ہی۔ کیا وجہ کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رجعت تو بروزی طور پر مہدی کے لباس میں ہو اور عیسیٰ کی رجعت واقعی طور پر۔ شیعہ کو یہ دھوکا لگا ہے کہ انہون نے اس زمانہ کو رجعت حقیقی کا زمانہ

کے ساتھ ہر ایک قسم کے مکر کئے یہان تک کہ حکام تک جھوٹی مخبریان بھی کین خون کے جھوٹے مقدموں کے گواہ بنکر عدالتون مین گئے اور تمام مسلمانون کو میرے پر ایک عام جوش دلایا اور ہزارہا اشتہار اور رسالے لکھے اور کفر اور قتل کے **فتوے** میری نسبت دئے۔ اور مخالفانہ منصوبون کے لئے **کمیٹیان** کین۔ مگر ان تمام کوششوں کا نتیجہ بجز نامرادی کے اور کیا ہوا۔ پس اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو ضرور ان کی جان توڑ کوششون سے یہ تمام سلسلہ **تباہ** ہوجاتا۔ کیا کوئی نظیر دے سکتا ہے کہ اس قدر کوششین کسی جھوٹے کی نسبت کیگئین اور پھر وہ تباہ نہ ہوا بلکہ پہلے سے ہزار چند ترقی کر گیا۔ پس کیا یہ **عظیم الشان** نشان نہین کہ کوششین تو اس غرض سے کی گئیں کہ یہ تخم جو بویا گیا ہے اندر ہی اندر نابود ہوجائے اور صفحہ ہستی پر اس کا نام ونشان نہ رہے **مگر وہ تخم بڑھا اور پھولا اور ایک درخت بنا** اور اسکی شاخین دور دور چلی گئین اور اب وہ درخت اس قدر بڑھ گیا ہے کہ ہزارہا پرند اس پر آرام کر رہے ہیں۔ اور اس نشان کے ساتھ ایک عظیم الشان نشان یہ ہے کہ آج سے تیئیس برس پہلے براہین احمدیہ مین یہ الہام موجود ہے کہ لوگ کوشش کرین گے کہ اس سلسلہ کو مٹا دین اور ہر ایک مکر کام مین لائینگے مگر مین اس سلسلہ کو بڑھاؤں گا اور کامل

بقیہ حاشیہ: خیال کر لیا۔ مگر یہ انکی غلطی ہے۔ حدیثون سے صاف طور پر یہ بات نکلتی ہے کہ آخری زمانہ مین حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم بھی دنیا مین ظاہر ہونگے اور حضرت مسیح بھی مگر دونون بروزی طور پر آئین گے نہ حقیقی طور پر۔ یہ بھی لکھا ہے کہ مسیح کے مقابل پر یہودی بھی جوش وخروش کرینگے مگر وہ یہودی بھی بروزی ہین نہ حقیقی۔ قدیم سے حدیثون مین یہ تشریح ہے کہ انہی مولویون کا نام اسوقت یہودی رکھا جائیگا۔ اور درحقیقت سورہ فاتحہ نے بکمال صفائی یہ پیشگوئی کر دی ہے کیونکہ سورہ فاتحہ مین یہ دعا سکھلائی گئی کہ ایسا نہ ہو کہ ہم وہ یہودی بنجائین جو عیسیٰ علیہ السلام کے دشمن تھے پس مسلمان لوگ ایسے یہودی کیونکر بن سکتے ہین جبتک انمین بروزی طور پر مسیح موعود پیدا نہ ہو اور اسکی مخالفت کرین
منہ

کروں گا اور وہ ایک فوج ہوجائے گی۔ اور قیامت تک اُن کا غلبہ رہے گا اور مین تیرے نام کو دُنیا کے کنارون تک شہرت دوں گا اور جوق درجوق لوگ دور سے آئین گے اور ہر ایک طرف سے **مالی مدد** آئے گی۔ مکانوں کو وسیع کرو کہ یہ طیاری آسمان پر ہو رہی ہے اب دیکھو کس زمانہ کی یہ پیشگوئی ہے جو آج **پوری** ہوئی۔ یہ خدا کے نشان ہیں جو آنکھون والے انکو دیکھ رہے ہیں مگر جو اندھے ہیں ان کے نزدیک ابھی تک کوئی **نشان ظاہر** نہیں ہوا ٭

اِس صدی مین سے بیسوان سال بھی شروع ہوگیا مگر انکا **مجدد اب تک** نہ آیا۔ آسمان نے رمضان کے **کسوف خسوف** سے گواہی دی۔ اور یہ گواہی نہ صرف سُنّیوں کی کتاب **دار قطنی** میں درج ہے بلکہ شیعوں کی کتاب اکمال الدین نے بھی جو نہایت معتبر سمجھی جاتی ہے یہی حدیث کسوف وخسوف کی مہدی موعود کی **علامت** لکھی ہے مگر پھر بھی ان لوگون نے صریح بے ایمانی سے اِس حدیث کو بھی **رد کر دیا**۔ کیا باوجود اتفاق دو فرقون کے پھر بھی یہ حدیث صحیح نہین ؟ ایسا ہی **طاعون** کی حدیث کتاب اکمال الدین مین بھی موجود ہے اور سنیوں کی کتابوں مین بھی کہ مسیح کے زمانہ مین طاعون پھیلے گی۔ مگر افسوس کہ ان لوگوں کے نزدیک یہ **نشان** بھی کچھ نشان نہین۔ صلیبی جوش کی حالت موجودہ نے بھی تقاضا کیا کہ آسمان سے **کوئی ایسا پیدا** ہو کہ جو اس فتنہ کو فرو کرے مگر ان کے نزدیک ابھی کچھ حرج نہین ایسا ہی خدا تعالیٰ نے اس اپنے بندہ کی **تائید مین ڈیڑھ سو کے قریب نشانات** دکھلائے جس کے ملک مین لاکھوں انسان **گواہ ہین** جو عنقریب ایک نقشہ کی صورت مین **شائع** کئے جائین گے مگر ان لوگون کے نزدیک اب تک کوئی **نشان** ظاہر نہین ہوا اب نہ معلوم یہ نشان کس کو کہتے ہین ؟ اس کا جواب خدائے قادر خود ہی دے گا۔ کیونکہ اگر وہ **ارادہ کرے** تو بڑے سے بڑے کج طبع کو قائل کر سکتا ہے۔ چونکہ اس رسالہ مین اختصار منظور ہے اِس لئے ہم اس سے زیادہ لکھنا نہیں چاہتے ہمارا اور اِن لوگوں کا آسمان پر مقدمہ **دائر** ہے۔ وہ حقیقی بادشاہ جو آسمان اور زمین کا مالک ہے وہ ایک دن اس مقدمہ کو فیصلہ

کردے گا۔ یہ بات ہر ایک راستباز کے نزدیک مسلّم ہے کہ دو گروہ خدا تعالیٰ کے نزدیک ضرور لعنتی زندگی رکھتے ہیں۔ (۱) اول وہ شخص اور اُسکی جماعت جو خدا تعالیٰ پر افترا کرتے ہیں اور جھوٹھ اور جعلی طریق سے دنیا میں فساد اور پھوٹ ڈالنا چاہتے ہین۔ (۲) دوسرے وہ گروہ جو ایک سچے منجانب اللہ کی تکذیب اور تحقیر کرتے ہیں۔ اس کا زمانہ پاتے ہین اُس کے نشان دیکھتے ہین اور اُسکی حجت کو اپنے پر سے اُٹھا نہیں سکتے مگر پھر بھی اُسکو ایذا دینے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہین اور ہر ایک پہلو سے کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح اُسکو نابود کردیں۔ اب اس بات کا خدا سے بڑھکر کس کو علم ہے کہ یہ دو گروہ جو اس وقت موجود ہین یعنے ہین اور میرے وہ مخالف جو مجھے گالیاں دیتے اور ہر ایک طور سے دُکھ پہونچاتے ہین اور میری موت چاہتے ہین۔ ان دونوں گروہوں میں سے وہ گروہ کون ہے جسکی لعنتی زندگی ہے اور وہ گروہ کون ہے جسکو بہت برکتیں دی جائینگی۔ اِس راز کو بجز خدا کوئی نجومی نہین جانتا نہ رمّال اور نہ کوئی قیافہ سے کام لینے والا۔ یہ راز میرے خدائے قادر کا ایک سربستہ راز ہے۔ اسی راز کے انکشاف پر سب فیصلے ہو جائینگے۔ دُنیا مین ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ پر اگر وہ خدا کی طرف سے ہے تو کیا خدا اسکو چھوڑ دے گا نہین بلکہ وہ دن نزدیک ہین جو خدا اپنے زبردست حملوں سے اسکی سچائی ثابت کردے گا۔ جہنم کے عذابوں میں سے کوئی عذاب حسرت جیسا نہین وہ حسرت جو سچے کے رد کرنے مین ہوتی ہے اور وقت گذر جاتا ہے۔ لیکن اب جس امر کے لکھنے کے لئے ہم نے ارادہ کیا ہے وہ یہ ہے کہ ہمارا رسالہ **دافع البلاء** جو طاعون کے بارے میں شائع ہوا تھا اس کے مقابل پر ہمارے ظالم طبع مخالفون نے طرح طرح کے افتراؤن سے کام لیا ہے اور اس قدر جھوٹ کی نجاست کھائی ہے کہ کوئی نجاست خور جانور اُس کا مقابلہ نہین کر سکیگا ہمین تعجب ہے کہ کہان تک ان لوگون کی نوبت پہونچ گئی کہ وہ دیکھتے ہوئے نہین دیکھتے اور سُنتے ہوئے

نہین سُنتے اور سمجھتے ہوئے نہین سمجھتے۔ اُن مین سے جھوٹ بولنے کا سرغنہ پیسہ اخبار کا اڈیٹر ہے جو بارہا دروغگوئی کی رسوائی اُٹھا چکا ہے اور پھر باز نہین آتا۔ وہ میری نسبت آپ ہی اقرار کرتا ہے کہ انہون نے قادیان کے بارے مین صرف اس قدر الہام شائع کیا ہے کہ اسمین تباہی ڈالنے والی طاعون نہین آئیگی ہان اگر کچھ کیس ہو جائین جو موجب افراتفری نہ ہون تو یہ ہو سکتا ہے اور پھر اپنے دوسرے پرچون مین غوغا و پر فریاد کر رہا ہے کہ قادیان مین طاعون آگئی۔ اگر اوسکی فطرت کو ایمانداری اور انصاف اور شرم میں سے کچھ حصہ ہوتا تو اس فضول بحث کا نام ہی نہ لیتا۔ کیونکہ اگر قادیان مین بباعث عام بخار کے جو موسمی تھا دو تین آدمی مر بھی گئے تو کس ڈاکٹر نے تصدیق کی تہی کہ وہ طاعون ہے۔ کیا قادیان کے احمق اور جاہل اور کمینہ طبع بعض آریہ یا اور کوئی اُن کا ہم مادہ جو حق اور سچائی سے دلی کینہ رکھتے ہین اور اونکی کھوپری مین یہ عقل ہی نہین جو طاعون کس کو کہتے ہین اُنکی شرارت آمیز کسی تحریر سے ثابت ہو گیا جو قادیان مین طاعون پھوٹ پڑی اُن کے ایمان اور دیانت پر خود طاعون کا پھوڑا نکلا ہوا ہے جس سے جان بری مشکل ہے۔ ماسوا اسکے اگر اڈیٹر پیسہ اخبار کو دیانت اور سچائی سے کچھ غرض ہوتی تو اس کو ثابت کرنا چاہئے تھا کہ کس اشتہار یا رسالہ مین ہمنے یہ بھی لکھا ہے کہ قادیان مین کبھی طاعون نہین آئیگی اور کبھی ایک کیس بھی نہ ہوگا بلکہ رسالہ دافع البلاء جو **پانچہزار** شائع کیا گیا ہے اس کے صفحہ کے حاشیہ مین بتصریح تمام یہ عبارتین لکھی گئی ہین اور وہ یہ ہین:۔

طاعون کی قسمون مین سے وہ طاعون سخت بربادی بخش ہے جس کا نام **طاعون جارف** ہے یعنے جھاڑو دینے والی جس سے لوگ جابجا بھاگتے ہیں اور کتّون کیطرح مرتے ہین یہ حالت انسانی برداشت سے بڑھ جاتی ہے (اور کم سے کم آبادی کا ایک عشر لیتی ہے ورنہ نصف تک یا تین حصے پانچ حصون مین سے کھا جاتی ہے) پس اس کلام الٰہی مین یہ وعدہ ہے کہ یہ حالت کبھی قادیان پر وارد نہین ہوگی۔ اسی کی تشریح دُوسرا الہام کرتا ہے **لولا الاکرام لھلک المقام** یعنی اگر مجھے اس سلسلہ کی عزت ملحوظ ہوتی تو مین قادیان کو بھی ہلاک کر دیتا۔ اِس الہام سے دو باتین سمجھی جاتی ہین (۱) اول یہ کہ کچھ حرج نہین کہ انسانی برداشت کی حد تک کبھی قادیان مین کوئی واردات شاذونادر طور پر ہو جائے جو بربادی بخش نہ ہو اور موجب

قرار دا انتشار نہ ہو کیونکہ شاذو نادر معدوم کا حکم رکھتا ہے (۲) دوسرے یہ امر ضروری ہے کہ جن دیہات اور شہروں میں بمقابل قادیان کے سخت سرکش اور شریر اور ظالم اور بدچلن اور مفسد اور اس سلسلہ کے خطرناک دشمن رہتے ہیں اُنکے شہروں اور دیہات میں ضرور بربادی بخش طاعون پھوٹ پڑے گی (اگر توبہ نہ کریں) اور یہانتک ہوگا کہ لوگ بیحواس ہوکر ہر طرف بھاگیں گے۔ اور ہم **دعوی** سے لکھتے ہیں کہ قادیان میں کبھی طاعون جارف نہیں پڑیگی جو گاؤں کو ویران کرنیوالی اور کھا جانے والی ہوتی ہے۔ مگر اسکے مقابل پر دوسرے شہروں اور دیہات میں جو ظالم اور مفسد ہیں ضرور ہولناک صورتیں **پیدا** ہونگی (اگر توبہ نہ کریں) **تمام** دنیا میں ایک قادیان ہی ہے جس کے لئے اب یہ **وعدہ ہوا** اگر پہلے سے حرم رسول کیلئے بھی ایک وعدہ ہے۔" یہ عبارت ہے جو صفحہ مذکور میں درج ہے جسکو ہمنے لفظ بلفظ اس جگہ نقل کردیا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ ہمارا ہرگز یہ دعوی نہ تھا کہ قادیان طاعون سے بالکل محفوظ رہیگی۔ ہم نے عام لوگوں کے سامنے یہ **عبارت** جو دافع البلاء میں شائع ہو چکی ہے رکھ دی ہے تا خود لوگ پڑھ لیں اور پھر انصافاً بتلاویں کہ ہمارے پر یہ **الزام** کہ گویا ہمنے اس رسالہ میں یہ دعوے کیا ہے کہ قادیان کے نزدیک طاعون نہیں آئیگی اور ایک بھی کیس نہیں ہوگا۔ کیا یہ **ایمانداری** ہے یا بے ایمانی؟ ہم خود منتظر ہیں کہ اس وحی اللہ کے مطابق قادیان میں صاف اور صریح طور پر بعض **کیس طاعون** ہوں لیکن ابتک جو کچھ پیسہ اخبار اور بعض دوسرے جلد باز اڈیٹروں نے لکھا ہے کہ قادیان میں **سات** کیس ہو چکے ہیں وہ تحریریں صرف تین قسم کے واقعات کا مجموعہ ہیں۔ (۱) اول ایسی تحریریں جو محض جھوٹ اور افترا ہیں یعنی ایسے لوگوں کی نسبت خواہ نخواہ جھوٹی خبریں موت کی شائع کیگئی ہیں **جو اب تک زندہ موجود** ہیں۔ نہ وہ بیمار ہوئے نہ اُن کو طاعون ہوئی۔ یہ اول درجہ کا جھوٹ ہے جس کے ارتکاب سے پیسہ اخبار نے بے ایمانی کا بڑا حصہ لیا ہے۔ اور ناحق شریف اور عزیز لوگوں کا دل دُکھایا ہے۔ اسکو سوچنا چاہئے کہ اگر یہ خلاف واقعہ خبر اُسکے عزیزوں تک پہنچائی جاتی کہ محبوب عالم اڈیٹر پیسہ اخبار طاعون سے مرگیا تو کیا اُنکو کچھ صدمہ پہنچے گا یا نہیں تو پھر وہ جواب دے کہ ایسا جھوٹ اس نے کیوں بولا اور کس غرض سے بولا اور کیوں خلاف گوئی کی نجاست کھا کر شریف اور معزز لوگوں کو دکھ دیا۔ کیا یہ **لعنتی زندگی** نہیں کہ ناحق

کینہ وری کی راہ سے جھوٹ بولا جائے؟ جنکو وہ کمال بیحیائی سے مُردوں میں داخل کرتا ہے وہ تو ایک دن کیلئے بھی بیمار نہ ہوئے اور نہ گاؤں سے باہر نکالے گئے۔ مثلاً جیسا کہ پیسہ اخبار نے اخویم مکرم مولوی حکیم نوردین صاحب کی نسبت شائع کیا کہ انکی کوئی رشتہ دار عورت طاعون سے مرگئی اور بعض نے یہ مشہور کیا کہ وہ مولوی صاحب کی ساس تھی۔ اور بعض خبیثوں نے یہ شہرت دی کہ وہ آپ کی بیوی تھی حالانکہ نہ ساس نہ بیوی نہ کوئی اور رشتہ دار مولوی صاحب موصوف کا طاعون سے فوت ہوا اور نہ گاؤں سے باہر نکالا گیا یہ کس قدر خباثت اور بے ایمانی ہے کہ ایسے صریح جھوٹ جنکی کچھ بھی اصلیت نہیں پیسہ اخبار میں درج کئے جائیں جس کے کئی ہزار پرچے ہفتہ وار شائع ہوتے ہیں افسوس کہ اس شخص نے ناحق مولوی صاحب موصوف کے عزیزوں اور رشتہ داروں کو رنج پہنچایا اور بے وجہ دلوں کو صدمہ پہنچا کر سخت دل آزاری کا موجب ہوا۔ اِسکو کیا خبر نہیں تھی کہ قادیان میں اکثر آریہ وغیرہ مذہب اسلام سے اور بالخصوص اس جماعت سے سخت عداوت رکھتے ہیں اور اِن لوگوں کے نزدیک جھوٹ بولنا شیر مادر ہے شیاطین ہیں نہ انسان پھر کیوں اور کس وجہ سے انکی ایسی جھوٹی خبروں کو اخبار میں درج کرکے شائع کیا گیا اب جواب کا کون ذمہ وار ہے کہ اس قدر **گندے** جھوٹ سے ایک **جماعت** کا دل دُکھایا گیا۔ ایسا شخص جو ملک میں بے امنی پھیلانا چاہتا اور زندوں کو مار رہا ہے اور اپنے اندرونی کینوں کی وجہ سے امن عامہ کا **دشمن** ہے بیشک وہ اِس لائق ہے کہ **قانون** کی حد تک اِس سے مواخذہ ہو کہ اِس نے ایسا گندہ اور دلآزار جھوٹ ملک میں پھیلایا۔ اور اخویم مکرم مولوی نوردین صاحب کے اقارب کی نسبت ایک بے اصل صدمہ پہنچانیوالی بات کو شہرت دی اور بہت سے دلوں کو صدمہ پہنچایا۔ اور نہ صرف اِسی قدر بلکہ پہلے فرضی طور پر زندہ کو مارا اور پھر اُس فرضی میت کی تذلیل کی۔

کیا اخبار کا یہی **فرض** ہوتا ہے کہ ہر ایک **روایت** بغیر تفتیش اور تنقید کے شائع کردیجائے ہمیں تو کچھ انگریزی قانون کا حال معلوم نہیں اگر گورنمنٹ نے اپنے **قانون** میں اخبار نویسوں کو یہ **اجازت** دے رکھی ہے کہ ایسے بے اصل جھوٹ جن سے دلوں کو آزار اور صدمہ پہنچتا ہے بیدھڑک شائع **کردیا کریں** تب تو کوئی چون وچرا کی جگہ نہیں ورنہ گورنمنٹ پبلک پر احسان کریگی اگر ایسے گندے

اور ناپاک اور دل آزار جھوٹوں کے شائع کرنیکی وجہ سے پیسہ اخبار سے باز پرس کرے اور ایسی جھوٹی موتون کا اس سے ثبوت طلب کرے اور قانون کی حد تک اسکو پوری سزا کا مزہ چکھاوے

غور کا مقام ہے کہ ایک تو قہری طور پر ملک مین طاعون نے تشویش پھیلا رکھی ہے اور دوسرے اس جھوٹی طاعون کے شایع کرنے کا پیسہ اخبار نے ٹھیکہ لے لیا ہے۔ پھر اگر ایسی صورت مین یہ گورنمنٹ جو رعایا کی ہمدرد ہے ایسے کھلے کھلے جھوٹ کے وقت مین جس کا نہایت دلیری سے ارتکاب کیا گیا ہے ایسے مونہہ پھٹے انسان سے مواخذہ نہ کرے تو نہ معلوم دروغگوئی مین کس حد تک اس شخص کا حال پہنچ جائیگا۔ اور کن کن دلوں کو بیوجہ دُکھائیگا۔ ہنوز ابتدائی حالت ہے تھوڑی سزا سے بھی تنبیہ ہو سکتی ہے۔ پس کم سے کم دروغگوئی کی یہ سزا ہے کہ بلا توقف اسکی یا اخبار بند کر دی جاوے یا علاوہ اسکے اور کوئی مناسب سزا دی جاوے اور اگر گورنمنٹ کو اس ہماری تحریر مین شبہ ہو تو اپنے کسی افسر کو قادیان مین بھیجکر تحقیق اور تفتیش کر لین کہ کیا یہ تحریر واقعی ہے یا غیر واقعی بدقسمت اڈیٹر نے اس گند سے جھوٹ سے خود اپنے تئین پبلک کے سامنے اور نیز گورنمنٹ کے سامنے ایک دروغگو اور مفتری ثابت کر دیا ہے اور افسوس تو یہ ہے کہ اس جھوٹ سے اسکو کچھ فائدہ نہین ہوا کیونکہ اصل مطلب اس دروغگوئی سے اس کا یہ تھا کہ تا اس بات کو ثابت کرے کہ گویا ہمنے اپنے رسالہ دافع البلاء مین یہ لکھا ہے کہ قادیان مین طاعون ہرگز نہین آئیگی اور طاعون آگئی۔ کاش اگر وہ رسالہ دافع البلاء کو ذرہ غور سے پڑھ لیتا اور اسکے صفحہ پانچ کے حاشیہ کو دیکھ لیتا جس کو ہمنے اس رسالہ مین نقل کر دیا ہے تو اس دروغگوئی کی لعنت سے بچ جاتا اسکا یہ عذر صحیح نہین ہوگا کہ بدبخت شریرون اور جھوٹون نے قادیان سے مجھے خبر دی اس لئے مین نے جھوٹ کو شایع کر دیا کیونکہ شایع کرنے کا ذمہ دار وہ ہے نہ کوئی اور شخص بلکہ اس نے تو ساتھ ہی دوسرے چند اخبارون کو بھی آلودہ کیا۔ اس کو خوب معلوم تھا کہ قادیان کے آریہ اسوقت سے جبکہ لیکھرام کے حق مین پیشگوئی پوری ہوئی دل سے اس سلسلہ کیساتھ عناد رکھتے ہین اور بعض دوسرے مذہب بھی انکے ہمرنگ ہین پھر وہ کیونکر ایسے امین ٹھہر سکتے ہین کہ ان کے بیان کی تفتیش ضروری نہین اور باین ہمہ پیسہ اخبار اس بات کو بھی مخفی نہین رکھ سکتا کہ وہ آدم کے سانپ کیطرح

اِس سلسلہ کا پورانا دشمن اور معاند ہے پس اسمین کیا شک ہے کہ اُسی عناد کی وجہ سے یہ انبار جھوٹ کا اس نے اپنے اخبار مین درج کر دیا ہے۔

پھر اسی پرچہ مین وہ لکھتا ہے کہ مولا چوکیدار کی بیوی بھی طاعون سے فوت ہوگئی حالانکہ وہ اسوقت تک قادیان مین زندہ موجود ہے۔ ہر ایک شخص سوچ لے کہ اس شخص نے کیا وتیرہ اختیار کر رکھا ہے کہ زندون کو مار رہا ہے۔ کیا ایک اڈیٹر اخبار کی قلم سے ایسے خطرناک جھوٹ کا شائع ہونا اور دلون کو آزار پہنچانا موجب نقض امن نہین ہے جس شخص کے اخبار کے ہر ہفتہ مین ہزارہا پرچے شایع ہوتے ہین قیاس کرنیکی جگہ ہے کہ وہ کس قدر خلاف واقعہ ماتم کی خبرون سے بیگناہ دلون کو دُکھ دے رہا ہے اور دُنیا مین بے امنی پھیلا رہا ہے۔ ایک تو آسمان سے انسانون پر قہری مصیبت ہے اب دوسری مصیبت یہ پیدا ہو گئی ہے جو پیسہ اخبار کے ذریعہ سے ملک مین پھیلتی جاتی ہے نہ معلوم اس ملک کے لوگ ایسے گندے اخبار سے کیا فائدہ اُٹھاتے ہین اور کچھ معلوم نہین ہوتا کہ کیون گورنمنٹ عالیہ اس موذی اخبار کے بند کرنے مین توقف کر رہی ہے کیونکہ ایک گندے اخبار کا بند ہونا لاکھون دلون کو آزار پہنچنے سے بہتر ہے ✤

(۲) دوسرا طریق افترا کا جو پیسہ اخبار نے اختیار کیا ہے وہ یہ ہے کہ صرف فرضی نام لکھ کر ظاہر کرتا ہے کہ یہ لوگ قادیان مین طاعون سے مرے ہین حالانکہ ان نامون کا کوئی انسان قادیان مین نہین مرا۔ مثلاً وہ لکھتا ہے کہ مسمی مولا کی لڑکی طاعون سے مری ہے حالانکہ مولا مذکور کے گھر مین کوئی لڑکی پیدا ہی نہین ہوئی۔ ایسا ہی وہ لکھتا ہے کہ ایک صدرو بافندہ طاعون سے مرا ہے حالانکہ اس گاؤن مین صدرو نام کوئی بافندہ ہی نہین جو کہ طاعون سے مر گیا ہو۔ نہ معلوم اس کو یہ کیا سوجھی کہ فرضی طور پر نام لکھ کر انکو طاعونی اموات مین داخل کر دیا شاید اس لئے ایسا کیا گیا کہ تا کچھ پتہ نہ چل سکے اور جاہل لوگ سمجھ لین کہ ضرور ان نامون کے کوئی لوگ ہونگے جو مرے ہونگے ✤

(۳) تیسرا طریق افترا کا جو پیسہ اخبار نے اختیار کیا ہے وہ یہ ہے کہ بعض آدمی فی الحقیقت مرے تو ہین مگر وہ کسی اور حادثہ سے مرے ہین نہ طاعون سے اور اس نے محض حیلہ کی راہ شرارت سے طاعون کی اموات مین داخل کر دیا ہے مثلاً وہ اپنے اخبار مین بڈھا تیلی کے لڑکے کی نسبت لکھتا ہے کہ وہ طاعون سے مرا ہے

حالانکہ تمام گاؤن جانتا ہے کہ وہ دیوانہ کتے کے کاٹنے سے مرا تھا اور جیسا کہ معمول ہے سرکاری طور پر
اسکی موت کا نقشہ طیار کیا گیا اور کتے کے کاٹنے کی تاریخ وغیرہ اُسمین لکھی گئی پھر یہ کیسی پیسہ اخبار کی ایمانداری
ہے کہ ایسے جھوٹون کو جن سے گورنمنٹ پر بھی حملہ ہے اپنے اخبار مین شائع کیا گویا گورنمنٹ نے اپنے ملازمون کے
ذریعہ سے عمدًا طاعون کے کیس کو چھپایا اور اپنے نقشون مین دیوانہ کتے سے مرنا درج کیا۔ مگر پیسہ اخبار
نے گورنمنٹ کا یہ جھوٹ پکڑ لیا پس جبکہ پیسہ اخبار کی یہانتک نوبت پہنچ گئی ہے کہ وہ بلا دھڑک گورنمنٹ
کے تحقیق کردہ امور کے برخلاف جھوٹ بولتا ہے تو کس قدر وجود اس کا خطرناک ہے۔ اڈیٹرون کا یہ فرض
ہونا چاہئے کہ وہ سچائی کو دنیا میں پھیلاوین نہ جھوٹ کو اسلئے ہم بار بار کہتے ہین کہ ایسے گندے اور ناپاک
اخبار دنیا کو بجائے فائدہ کے نقصان پہنچاتے ہین اور جھوٹ جو ایک نہایت پلید اور ناپاک چیز ہے اسکو
دنیا مین رائج کرتے ہین ابھی ہمین معلوم نہین کہ ہماری مخالفت کے جوش مین کہان تک یہ شخص جھوٹ
سے کام لیگا اور کس قدر فرضی طور پر نامردہ لوگون کو طاعون سے ماریگا۔ اسی افترا کی قسم مین سے ایک
یہ بھی ہے کہ وہ نتھو چوکیدار کی موت کو بھی طاعون سے لکھتا ہے حالانکہ ایک عرصہ ہوا کہ وہ غریب
کچھ مدت تپ سے بیمار رہکر بقضائے الٰہی فوت ہوا ہے چنانچہ سرکاری کتاب مین اسکی موت اور مولا چوکیدار
کی موت کا باعث بخار ہی لکھا ہے پھر کیا ممکن ہے کہ سرکار مین جھوٹی خبر دیگئی۔ ہان اسمین شک نہیں کہ
جیسا کہ ہمیشہ گرمی کی شدت کی وجہ سے بخار ہوتا ہے قادیان مین بھی بخار رہا ہے اور اندازہ کیا گیا ہے کہ
ایک سو سے زیادہ لوگون کو بخار ہوا ہوگا اور خود ایک دو دن مجھے اور ہمارے بچون کو بھی بخار ہوا۔ مدرسہ
کے بعض لوگون کو بھی بخار ہوا اور عام طور پر گاؤن مین بہتون کو بخار ہوا۔ اسی کثرت بخار کے سلسلہ مین
چند آدمی بخار سے فوت بھی ہوگئے جن مین سے بعض چند ماہ کے بیمار تھے اور بعض تپ محرقہ سے فوت ہوگئے
اور جہان تک ہمین علم ہے ایسے آدمی دو یا تین سے زیادہ نہین جو قریبًا سو آدمی مین سے جو مبتلائے بخار تھے
جانبر نہ ہوسکے۔ اب کیا اسکو **طاعون کہنا چاہئیے**؟ جائے شرم ہے کیا گرمی کے موسم مین
اس سے پہلے کبھی بخار نہین ہوئے بلکہ بعض برسون مین جبکہ طاعون کا دنیا مین نام و نشان نہ تھا اسی
موسم مین اسی گاؤن قادیان مین بعض لوگ تپ محرقہ سے تیس تیس کے قریب مر گئے تھے اب تو خدا کا

فضل ہے موت بہت کم ہے۔ غرض یہ معمولی وبائین ہین جو اس موسم مین آتی ہین۔ اور جاہل لوگ جن کو
فن طبابت کی کچھ بھی خبر نہین ہر ایک بیماری کو ناحق طاعون بنا دیتے ہین اور ایسے اڈیٹر جو اجہل الجہلاء
ہین وہ جاہلون کی باتون کو ایسا قبول کر لیتے ہین کہ گویا ایک بڑے اور تجربہ کار ڈاکٹر نے اُن کو خبر دی ہے
حالانکہ طاعون کی مرض ایسی ہے کہ اسکی تشخیص کرنے مین بڑے بڑے ڈاکٹرون کی عقل بھی چکر کھا
جاتی ہے۔ عجیب تر یہ ہے کہ بعض وقت بیمارون کو پھوڑے نکلتے ہین پھر بھی وہ طاعون نہین ہوتی۔
اس لئے یہ امر بڑا مشکل امر ہے۔ گذشتہ دنون مین مشہور ہوا تھا کہ دہلی مین طاعون پھوٹ پڑی لیکن تحقیقات
کے بعد یہی ثابت ہوا کہ وہ ایک قسم کے محرقہ تپ ہین نہ طاعون۔ اور خود طاعونین بھی دو قسم کی ہوتی ہین
ایک وبائی اور ایک غیر وبائی۔ وبائی وہ ہوتی ہین جو جلد جلد پھیلتی ہین اور متعدی ہوتی ہین اور سمّ مین
تیز قدم کے تھا بڑھتی جاتی ہین اور غیر وبائی طاعونین خوفناک طور پر نہیں پھیلتین وہ زہرناک پھنسیان
ہین جو کبھی کان مین نکلتی ہین اور کبھی ہتھیلی مین اور کبھی چھاتی پر اور کبھی ناک پر اور کبھی کان کے پیچھے
اور کبھی لب پر اور کبھی کسی انگلی پر اور کبھی کسی اور حصہ بدن پر۔ یہ سب طاعونین ہین اگر یہ انسانون مین زور
کیساتھ نہ پھیلین اور کثرت موت کا موجب نہ ہون تو اُس وقت تک یہ وبائی طاعون نہیں کہلاتین۔
غرض اس مرض کی تشخیص بہت مشکل ہے اور خود بڑے بڑے طبیب اسمین غلطیان کھا سکتے ہین۔
چہ جائیکہ جاہل بازاری جو اس کوچہ سے محض ناواقف اور انسانیت سے بہت ہی تھوڑا حصہ رکھتے ہین اِس
مرض مین ایک اور خاصیت ہے کہ تیزی کے زمانہ مین جبکہ موتون کا گرم بازار ہوتا ہے ہولناک حملے اِس
کے ہوتے ہین اور پھر جب موسم کی تبدیلی سے اور یا اندرونی اسباب سے جنکا انسانون کو پورا علم نہین
اِسکی تیزی کم ہوتی جاتی ہے تو بعض انسانون پر اسکا ایسا اثر خفیف ہوتا ہے کہ اِسکا پھوڑا ایک معمولی
پھوڑا اور اسکا تپ ایک معمولی تپ ہوتا ہے اور درحقیقت اس حالت کا نام طاعون نہین بلکہ وہ زہریلی مرض
ایک معمولی مرض کیطرف منتقل ہو جاتی ہے *

اب ہم نصیحتًا کہتے ہین کہ آئندہ پیسہ اخبار ایسے افتراؤن اور قابل شرم جھوٹوں سے باز آجائے ورنہ
ہم نہین سمجھ سکتے کہ یہ جھوٹ ہمیشہ اس کو ہضم ہوسکین اور افسوس کہ بعض [illegible] کے سفلہ طبع بھی اپنے

اشتہارون مین پیسہ اخبار کے نقش قدم پر چلے ہین۔ بعض نے یہانتک جھوٹ بولا ہے کہ گویا ہماری جماعت مین ہی طاعون پھوٹ پڑی ہے اور گویا قادیان مین وہ طاعون پیدا ہو گئی ہے جو طاعون جارف کہلاتی ہے۔ اِنکے جواب مین بجز اسکے ہم کیا کہین کہ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ وہ یاد رکھین کہ خدا تعالی کی یہی قدیم سنت ہے کہ جس گاؤن یا شہر مین خدا کی طرف سے کوئی مرسل آتا ہے وہ جگہ نسبتی طور پر دار الامن ہو جاتی ہے اور اسمین وہ بیحواس اور دیوانہ کرنیوالی تباہی نہین پڑتی جسمین لوگ پروانون کیطرح مرتے ہین ہان موت کا دروازہ بھی بند نہین ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ باوجودیکہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے دار الامان ہونے مین بہت سی حدیثین آئی ہین اور قرآن کریم نے بھی اسکی تصدیق کی ہے مگر پھر بھی بعض اوقات انسانی برداشت تک مکہ معظمہ مین ہیضہ پھوٹ پڑتا ہے اور ایسا ہی مدینہ منورہ مین بھی کئی وارداتین ہو جاتی ہین مگر ان وارداتون سے اِن دونو حرمین شریفین کے دار الامن ہونے مین فرق نہین آتا۔ اِسی طرح ہمین اِس سے انکار نہین کہ قادیان مین بھی کبھی وبا پڑے یا کسی معمولی حد تک طاعون سے جانوں کا نقصان ہو لیکن یہ ہرگز نہین ہوگا کہ جیسا کہ قادیان کے اِرد گرد تباہی ہوئی یہان تک کہ بعض گاؤن موت کی وجہ سے خالی ہو گئے یہی حالت قادیان پر بھی آوے کیونکہ وہ خدا جو قادر خدا ہے اپنے پاک کلام مین وعدہ کر چکا ہے جو قادیان مین تباہ کرنیوالی طاعون نہین پڑیگی جیسا کہ اس نے فرمایا لَوْلَا الْاِكْرَامُ لَهَلَكَ الْمَقَامُ۔ یعنے اگر مجھے تمہاری عزت ظاہر کرنا ملحوظ نہوتا تو مین اس مقام کو یعنی قادیان کو طاعون سے فنا کر دیتا یعنے اس گاؤن مین بھی بڑے بڑے خبیث اور شریر اور ناپاک طبع اور کذاب اور مفتری رہتے ہین وہ اس لائق تھے کہ قہر الٰہی سب کو ہلاک کر دیوے مگر مین ایسا کرنا نہین چاہتا کیونکہ درمیان مین تمہارا وجود بطور شفیع کے ہے اور تمہارا اکرام مجھے منظور ہے اِسلئے مین اِس مرتبہ سزا سے درگزر کرتا ہون کہ ایک خوفناک تباہی اور موت اِن لوگون پر ڈالدون تاہم بکلی بے سزا نہین چھوڑونگا اور کسی حد تک وہ بھی عذاب طاعون مین سے حصہ لینگے تا شریرون کی آنکھین کھلین۔ ماسوا اسکے اگر قادیان مین ایسی طاعون آوے جیسا کہ گرد و نواح مین بعض جگہ یہ صورتین پیدا ہوئین کہ دیہات مین صدہا لوگ مرے اور کئی دیہات تباہ ہو گئے اور بہت سے گھر ایسے ہو گئے کہ بجز شیر خوار بچون کے ان مین کوئی بھی نہ رہا۔

تو اِس صورت مین ظاہر ہے کہ یہ جماعت جو قادیان مین بیٹھی ہے وہ سب مع اِن کے امام کے تباہ ہون گے اور سب طاعون سے مرینگے اور یہ خدا کو منظور نہین کیونکہ یہ اسکی قوم ہے جو اس نے طیار کی ہے اور یہ جو بیج اگایا گیا ہے یہ اسکے ہاتھ کا پودہ لگایا ہوا ہے۔ پس کیونکر وہ اپنے باغ کو خود کاٹ دیوے جو اُسنے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ پس اس لئے اور اسی غرض سے تمام گاؤن کو تخفیف عذاب کی بشارت دی گئی ہے یہ ایسی ہی مثال ہے کہ مثلاً ایک جہاز مین ایک خدا کا برگزیدہ سوار ہو تا وہ کسی ملک مین جا کر تبلیغ کرے اور اس حالت مین سمندر مین طوفان آوے۔ پس سنت اللہ کے موافق یہ ضروری امر ہے کہ اِس جہاز مین بہت سے ایسے لوگ سوار ہون کہ جو غرق کرنیکے لائق ہون مگر وہ اس شخص کیلئے غرق نہین کئے جاوینگے کیونکہ اِن کے غرق ہونے سے اس برگزیدہ پر بھی صدمہ آتا ہے اور یہ خدا کو منظور نہین۔ یاد رہے کہ معمولی حد تک موتین ایک محفوظ جہاز مین بھی ہو جاتی ہین مگر وہ جہاز کے مسافرون کی بے امنی کو اس حد تک نہین پہونچاتین کہ وہ بیحواس ہو کر جہاز پر سے کود پڑین اور سب ایک زبان سے ہائے وائے کے نعرے نکالین۔ مگر یہ خوفناک موتین جو جہاز کسی ٹھوکر سے یکدفعہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور اسمین بیٹھنے والے بیکبارگی پانی مین بہ جائین اور سمندر کی لہرین اُنکو ڈھانک لین یہ عظیم حادثہ ہے اور ایسا مہلک حادثہ کبھی اِس حالت مین نہین ہوتا جبکہ ایسے جہاز مین خدا کا کوئی نبی اور رسول اور برگزیدہ بیٹھا ہو بلکہ اسکے طفیل اور اسکی شفاعت سے دوسرے لوگ بھی کنارہ پر سلامت پہنچائے جاتے ہین تا خدا کا ایک کامل بندہ جو خدا کے جلال کیلئے سفر کر رہا ہے اس تشویش اور تباہی مین شریک نہ ہو اور تا وہ کام معطل نہ رہ جائے جس کام کے لئے اس نے سفر کیا ہے۔ اسی سنت اللہ کے موافق قادیان کیلئے اِنَّهٗ اٰوَى الْقَرْيَة کا الہام صادر ہوا تا خدا کے کامون مین حرج نہ ہو ورنہ قادیان سب سے پہلے فنا کرنیکے لائق تھی کیونکہ یہ لوگ نزدیک ہو کر پھر دور ہین اور بہتوں کا خدا پر ایمان نہین اور نہ چاہتے ہین کہ اپنا ناپاک چولا اُتار کر حق کو قبول کرین۔ غرض یہ سنت اللہ ہے کہ جس گاؤن یا شہر مین خدا کا کوئی فرستادہ نازل ہو تو وہ گاؤن یا شہر نہ تو طاعون سے تباہ اور ہلاک ہوتا ہے اور نہ کسی اور بلا سے اور نہ کسی آتش فشان پہاڑ سے ہلاک کیا جاتا ہے۔ ہان معمولی موتین خواہ طاعون سے ہون خواہ ہیضہ

ـــ خواہ کسی اور سبب سے وہ سب انسانی برداشت کی حد تک ہیں ہو سکتی ہیں کیونکہ وہ اس **مامور** کی کارروائی کی حارج نہیں ہیں۔ پس جس الہام کو ہمنے قادیان کے بارے میں شائع کیا ہے اسکا یہی مطلب ہے اس سے زیادہ نہیں۔

بعض آدمی یہ اعتراض پیش کرتے ہیں کہ مسیح موعود کے وقت میں امن اور آسائش کا زمانہ ہونا چاہئے تہا نہ کہ طاعون ملک میں پہیلے اور قحط پڑے اور طرح طرح کے اسباب سے کثرت موت ہو۔ ان اوہام باطلہ کا یہ جواب ہے کہ انسان کا اختیار نہیں ہے کہ اپنی طرف سے حکم چلاوے کہ یوں ہونا چاہئے تہا اور اس طرح ہونا چاہئے تہا۔ خدا تعالی کی کتابوں میں بہت تصریح سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں ضرور طاعون پڑیگی اور اس مری کا انجیل میں بہی ذکر ہے اور قرآن شریف میں بہی اللہ تعالی فرماتا ہے۔ وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا الخ یعنے کوئی بستی ایسی نہیں ہوگی جسکو ہم کچہ مدت پہلے قیامت سے یعنی آخری زمانہ میں جو مسیح موعود کا زمانہ ہے ہلاک نہ کردیں یا عذاب میں مبتلا نہ کریں۔

یاد رہے کہ اہلسنت کی صحیح مسلم اور دوسری کتابوں اور شیعہ کی کتاب اکمال الدین میں بتصریح لکہا ہے کہ مسیح موعود کے وقت میں طاعون پڑے گی بلکہ اکمال الدین جو شیعہ کی بہت معتبر کتاب ہے اس کے صفحہ ۳۴۸ میں اول چار حدیثیں کسوف خسوف کے بارہ میں لایا ہے اور امام باقر سے روایت کرتا ہے کہ مہدی کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ قبل اسکے کہ وہ قائم ہو یعنی عام طور پر قبول کیا جاوے رمضان میں کسوف[+] خسوف ہوگا

+ حاشیہ حضرت مسیح بروز جمعہ بوقت عصر صلیب پر چڑہائے گئے تہے جب وہ چند گہنٹہ کیلوں کی تکلیف اٹہا کر بیہوش ہو گئے اور خیال کیا گیا کہ مرگئے تو یکدفعہ سخت آندہی اوٹہی اور اوس سے سورج اور چاند دونوں کی روشنی جاتی رہی اور تاریکی ہوگئی وہ دسویں محرم تہی اور اُس دن یہود کو روزہ تہا اور دوسرے دن انکی عید فسح تہی۔ اُن بزرگوں نے عین روزہ کی حالت میں اپنی دانست میں یہ ثواب کا کام کیا مطلب یہ تہا کہ حضرت مسیح کو کسی طرح لعنتی ثابت کریں ایسا ہی مسیح موعود پر جب کفر اور قتل کا فتوی لگایا گیا تو اسکے بعد رمضان میں کسوف خسوف ہوا تا دونوں واقعات میں مشابہت ہو کیونکہ جس طرح عیسٰی مسیح استعارہ کے رنگ میں مُردوں میں سے جی اُٹہا اسی طرح اس مسیح کو تکفیر کی دو تلواروں سے اپنی دانست میں ہلاک کر دیا گیا تہا **مگر پہر وہ جی اُٹہا** اور کہڑا ہو گیا۔ اس لئے امام **قائم کہلایا۔ منہ**

اور پہر بعد اسکے لکہا ہے کہ یہ بہی اسکے ظہور کی ایک نشانی ہے کہ قبل اسکے کہ قائم ہو یعنے عام طور پر قبول کیا جائے دنیا میں سخت طاعون پڑیگی یہاں تک کہ ایک گہر میں جو سات آدمی ہونگے انمیں سے صرف دو رہجائینگے اور پانچ مرجائینگے۔ پس اسکی اس عبارت سے ظاہر ہے کہ یہ دونوں نشان اُس وقت ظہور میں آئینگے جبکہ اسکی دنیا میں **تکذیب** ہوگی۔ کیونکہ مسیح کے بہی یہ دونوں **نشان** تہے جبکہ عیسٰی علیہ السلام کی تکذیب ہو کر ان کیلئے صلیب تیار کیا گیا تہا تب آفتاب و ماہتاب دونوں تاریک ہو گئے تہے اور طاعون بہی پڑی تہی۔ غرض اس کتاب میں لکہا ہے کہ رمضان میں خسوف کسوف ہونا اور ملک میں طاعون پہیلنا مہدی معہود کا ایک **معجزہ** ہوگا۔ پس بلاشبہ یہ امر تواتر کے درجہ پر پہنچ چکا ہے کہ مسیح موعود کے نشانوں میں سے ایک یہ بہی ہے کہ اسکے وقت میں اور اسکی توجہ اور دعا سے ملک میں طاعون پہیلے گی **آسمان** اسکے لئے چاند اور سورج کو **رمضان** میں تاریک کریگا۔ اور زمین اسکے لئے طاعون کی تاریکی اور مصیبت پہیلائیگی کیونکہ وہ ابتدا میں قبول نہیں کیا جائیگا اسلئے **انذاری** نشان اسکے لئے ظاہر ہونگے اور اسکے نفس سے یعنی توجہ اور دعا اور **اتمام حجت** سے کافر مرینگے[+] اور وہ مرنا دو قسم کا ہوگا۔ (۱) ایک تو **روحانی** طور پر کہ اسکے وقت میں تمام مذاہب بجز اسلام مُردہ ہو جائینگے۔ (۲) دوسرے **جسمانی** طور پر چونکہ وہ ستایا جائیگا اور دُکہ دیا جائیگا اس لئے خدا کا غضب مخلوق پر بہڑکے گا۔ تب وہ ایسی موتوں کا سلسلہ جاری کردیگا کہ **نمونہ قیامت** ہو جائینگی تب انجام کار لوگ سوچیں گے کہ کیوں یہ آفتیں ہم پر پڑگئیں اور سعیدوں کا راہ دکہلا جائیگا غرض عام موتوں کا پڑنا **مسیح موعود** کی علامات **خاصہ** میں سے ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام گواہی دیتے آئے ہیں۔

+ حاشیہ۔ عجیب مشابہت ہے کہ حضرت عیسٰی کے وقت میں بہی باعث سخت آندہی کے سورج اور چاند کی روشنی روزہ کے دن بیک دفعہ جاتی رہی تہی اور پہر زمین پر طاعون بہی پڑی یہ دونوں باتیں اب بہی ظہور میں آگئیں یعنی بذریعہ خسوف کسوف رمضان میں تاریکی بہی ہوگئی جیسا کہ یہود کے روزہ کے دن تاریکی ہوگئی تہی اور پہر طاعون سے بہی دنیا تباہ ہوگئی۔ منہ

اور اگر کہو کہ اگر تم ہی مسیح موعود ہو اور تمہارے لئے ہی یہ طاعون بطور نشان ظاہر کی گئی ہے تو چاہئے تہا کہ قبل اِس سے جو ملک مین طاعون پہیلتی پہلے ہی خدا تعالی تمہین خبر دے دیتا کہ طاعون آئے گی ۔

اس کا جواب یہ ہے کہ درحقیقت خدا نے طاعون کی پہلے ہی سے مجہے خبر دی ہے اور یہ ایسی یقینی خبر ہے جس سے کسی کو مسلمانون عیسائیون ہندوؤن میں سے انکار نہین ہو سکتا بلکہ اُس نے نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ خبر دی ہے اور اسکی تفصیل یہ ہے ۔

(۱) اول خدائے عزوجل نے آج سے تیئس برس پہلے عام موت کے نشان کی براہین احمدیہ مین مجہے خبر دی جیسا کہ براہین احمدیہ کے صفحہ پانچ سو اٹہارہ مین یہ خدائے عزّوجل کا کلام بطور پیشگوئی ہے وقالوا انی لک ھذا ان ھذا الا سحر یؤثر۔ لن نؤمن لک حتی نری اللہ جھرۃ ۔ لا یصدق السفیہ الا سیفۃ الھلاک ۔ عدو لی وعدو لک ۔ قل اتی امر اللہ فلا تستعجلوہ ۔ اذا جاء نصر اللہ الست بربکم قالوا بلٰی ترجمہ اور کہین گے کہ یہ مرتبہ تجہے کیسے مل سکتا ہے یہ تو ایک مکر ہے جو اختیار کیا جاتا ہے۔ ہم ہرگز تجہہ پر ایمان نہین لائین گے جبتک خدا کو آشکارا طور پر نہ دیکہہ لین ۔ سفیہ آدمی بجز موت کے نشان کے کسی نشان کو نہ مانینگے کیونکہ وہ میرے دشمن اور تمہارے بہی دشمن ہین انہین کہہ کہ موت کا نشان بہی آنے والا ہے یعنی طاعون مگر کچہہ دیر سے سو تم جلدی مت کرو پہر اس کے ساتہہ ہی صفحہ ۵۱۹ مین یہ الہام درج ہے امراض الناس وبرکاتہ یعنے لوگون مین مرض پہیلے گی اور اسکے ساتہہ ہی خدا کی برکتین نازل ہونگی اور وہ اِس طرح پر کہ وہ بعض کو نشان کے طور پر اس بلا سے محفوظ رکہے گا اور دوسرے یہ کہ یہ بیماریان جو آئین گی یہ دینی برکات کا موجب ہو جائین گی ۔ اور بہتیرے لوگ اُن خوفناک دنون مین دینی برکات سے حصہ لین گے اور سلسلہ حقہ مین داخل ہو جائین گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور طاعون کا خوفناک نظارہ دیکہہ کر بڑے بڑے متعصب اس سلسلہ مین داخل ہو گئے ہین اور اس وقت تک بذریعہ طاعون دو ہزار سے

بہی زیادہ مخالف ہمارے سلسلہ مین داخل ہو چکا ہے سو یہی وہ برکتین ہین جنسے بموجب پیشگوئی کے بذریعہ طاعون لوگون نے حصہ لیا ہے ۔

اور پہر صفحہ ۵۵۷ مین خدائے عزوجل کا یہ کلام ہے جو ایک عام عذاب کے نازل ہونے کے بارے مین ہے اور وہ یہ ہے ۔ مین اپنی چمکار دکہلاؤن گا ۔ اپنی قدرت نمائی سے تجہہ کو اٹہاؤن گا ۔ دُنیا مین ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا ۔ اور بڑے زور آور حملون سے اِسکی سچائی ظاہر کر دیگا ۔ دیکہو صفحہ ۵۵۷ براہین احمدیہ ۔ اِس وحی مقدس مین خدائے ذو الجلال نے میرا نام نذیر رکہا جو اصطلاح قرآنی مین اُسکو کہتے ہین جس کے ساتہہ عذاب بہی آوے اور فرمایا کہ مین اپنی چمکار دکہلاؤن گا یعنے ایک خاص قہری تجلی ظاہر کرون گا ۔ خدا کی کتابون مین چمکار دکہلانے سے مراد ہمیشہ عذاب ہوا کرتا ہے اور پہر فرمایا کہ اپنی قدرت نمائی سے تجہہ کو اُٹہاؤن گا ۔ اِس فقرے کے معنی کی نسبت واضح ہو کہ یون تو خدا کی قدرتین ہمیشہ ظاہر ہوتی رہتی ہین کونسا وقت ہے کہ کوئی قدرت ظاہر نہین ہوتی ۔ مگر اس جگہ قدرت نمائی سے وہ قدرتین مراد ہین جو خارق عادت ہین یعنے عام طور پر وقوع ان کا نہین خاص خاص وقتون مین نشان کے طور پر اِن کا ظہور ہوتا ہے ۔ اِس سے بہی یہی اشارہ نکلتا ہے ۔ کہ وہ ایک قہری قدرت ہوگی ۔ اور یہ جو فرمایا کہ تجہہ کو اُٹہاؤن گا اس سے یہ مراد نہین کہ زندہ بجسم عنصری آسمان پر اٹہا لونگا یہ گذشتہ لوگون کی غلطیان ہین کہ بعض انسانون کی نسبت ایسے لفظون سے یہ معنی نکالتے رہے خدا اُن کے قصور معاف کرے بلکہ مراد یہ ہے کہ تیرے مخالف بہت شور ہو گا اور چاہین گے کہ تحت الثریٰ مین تیری جگہ ہو مگر مین آخر کار ثابت کر دونگا کہ تیرا مقام بلند ہے اور تو آسمانی لوگون مین سے ہے نہ زمینی کیڑون میں سے ۔ اور پہر فرمایا کہ دُنیا نے اسکو قبول نہ کیا یعنے رد کر دیا اور کافر اور دجال اِس کا نام رکہا اور جو چاہا اسکے حق مین کہا مگر مین ان کے مخالف ہو جاؤن گا وہ تیری ذلت تلاش کرینگے اور مین عزت دونگا اور وہ تجہے گمنام کرنا چاہین گے اور مین زمین کے کنارون تک تیری شہرت پہیلاؤن گا اور وہ تجہے جاہل کہین گے اور مین تیرا علم ثابت کرون گا اور وہ

تجھ پر لعنت کرینگے اور مین تجھ پر برکتین نازل کرون گا اور وہ تجھ پر باب معیشت تنگ کرنا چاہین گے اور مین تیرے پر تمام نعمتون کے دروازے کہول دون گا اور پہر فرمایا کہ بڑی زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا سو خدا کے زور آور حملون مین سے یہ طاعون ہے جو ملک مین پہیل گئی اور نہ معلوم کہ کب تک اس کا دور ہے۔غرض براہین احمدیہ مین آج سے تیئیس برس پہلے اِس عذاب کی خبر دیگئی ہے بلکہ صفحہ ۵۱۰ براہین احمدیہ مین یہ بہی وحی الٰہی ہے۔ ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انھم مغرقون۔ یعنے جب عذاب کا وقت آوے تو ظالمون کی میری جناب مین شفاعت مت کر کہ مین اونکو غرق کرون گا۔ اس الہام کا دوسرا حصہ یہ ہے وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا یعنے ہمارے حکم اور ہماری آنکہون کے سامنے کشتی تیار کر کشتی سے مراد سلسلہ بیعت ہے جو خاص وحی الٰہی اور امر الٰہی سے قائم کیا گیا۔ اور پہر صفحہ ۵۰۶ براہین احمدیہ مین خدا تعالیٰ کیطرف سے یہ وحی ہے لم یکن الذین کفروا من اھل الکتاب والمشرکین منفکین حتی تاتیھم البیّنہ وکان کیدھم عظیما۔ اگر خدا ایسا نہ کرتا تو دنیا مین اندہیر پڑ جاتا۔ اِس وحی الٰہی سے بہی ثابت ہے کہ دنیا کو شرک اور کفر اور مخلوق پرستی کی عادت ہو گئی تہی اور وہ کسی آسمانی گوشمالی کی محتاج تہی۔ اور اسی وحی کے ساتھ صفحہ ۵۰۷ مین یہ خدا کا کلام ہے۔ تلطف بالنّاس وترحم علیھم انت فیھم بمنزلۃ موسیٰ واصبر علیٰ مایقُولون۔ یعنے لوگون کے ساتھ رفق اور نرمی کر اور ان پر رحم کر تو ان مین بمنزلہ موسیٰ کے ہے اور انکی باتون پر صبر کر پس اگرچہ حضرت موسیٰ بُردباری اور حلم اور تہذیب اخلاق مین تمام بنی اسرائیل کے نبیون مین سے اول درجہ پر تہے اور توریت خود اِن کے اخلاق فاضلہ کی تعریف کرتی ہے اور ان کو اسرائیلی نبیون مین سے بے نظیر ٹہراتی ہے لیکن اِن کے کمال حلم کا آخر یہ نتیجہ ہوا کہ جب قوم اسرائیل کے مفسد کسی طرح درست نہ ہوئے تو آخر خدا نے موسیٰ اپنے بندہ کی حیات مین ہی ان کو طاعون سے ہلاک کیا جیسا کہ توریت مین یہ قصہ موجود ہے سو اسی کی طرف یہ اشارہ ہے کہ تو موسیٰ کی طرح صبر کر اور آخر ہماری طرف سے

تنبیہ نازل ہوگی۔

اور پہر براہین احمدیہ مین یہ الہام ہے الم نجعل لك سھولۃ فی کل امر۔* بیت الفکر وبیت الذکر ومن دخلہ کان امنا۔ یعنی ہمنے تیرے لئے بیت الفکر اور بیت الذکر بنایا ہے اور جو ان مین داخل ہوگا وہ امن مین آجائے گا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ جانتا تہا کہ ملک مین عام طاعون پڑے گی اور کسی کم مقدار کی حد تک قادیان بہی اِس سے محفوظ نہین رہیگی اِسلئے اس نے آج کے دنون سے تیئیس برس پہلے فرما دیا کہ جو شخص اس مسجد اور اس گہر مین داخل ہوگا یعنے اخلاص اور اعتقاد سے وہ طاعون سے بچایا جائیگا۔ اِسی کے مطابق ان دنون مین خدا تعالیٰ نے مجہے مخاطب کر کے فرمایا انی احافظ کل من فی الدار۔ الا الذین علوا من استکبار۔ واحافظك خاصۃ سلام قولا من رب رحیم یعنے مین ہر ایک ایسے انسان کو طاعون کی موت سے بچاؤن گا جو تیرے گہر مین ہوگا مگر وہ لوگ جو تکبر سے اپنے تئین اونچا کرین اور مین تجہے خصوصیت کے ساتہ بچاؤن گا۔ خدائے رحیم کی طرف سے تجہے سلام۔

جاننا چاہئیے کہ خدا کی وحی نے اِس ارادہ کو جو قادیان کے متعلق ہے دو حصون پر تقسیم کر دیا ہے۔ (۱) ایک وہ ارادہ جو عام طور پر گاؤن کے متعلق ہے اور وہ ارادہ یہ ہے کہ یہ گاؤن اُس شدت طاعون سے جو افراتفری اور تباہی ڈالنے والی اور ویران کرنیوالی اور تمام گاؤن کو

---

*حاشیہ۔ درحقیقت ہمارے اِس زمانہ نے دُنیا کے ہر ایک پہلو مین سہولت کا ایک نیا رنگ ظاہر کر دیا ہے ہر ایک کام کے لئے مشینین تیار ہوگئی ہین جس قدر جلدی سے اب ہم کتابین چہاپ سکتے ہین اور پہر ہم اون کو دور دور مقامات تک شایع کر سکتے ہین اور شایع شدہ کتابون کو دیکہ سکتے ہین اور ہزارہا اغراض دینی ہین صنایع جدیدہ سے فایدہ اوٹہا سکتے ہین اور تمام دنیا کا سیر کر سکتے ہین یہ سہولت کامل پہلے کسی نبی یا رسول کو ہرگز نہین ہوئی۔ مگر ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم اِس سے باہر ہین کیونکہ جو کچہ مجہے دیا گیا وہ انہین کا ہے۔ منہ

منتشر کرنے والی ہو محفوظ رہے گا۔ (۲) دوسرے یہ ارادہ کہ خدائے کریم خاص طور پر اس گہر کی حفاظت کرے گا اور اس تمام عذاب سے بچائے گا جو گاؤن کے دوسرے لوگون کو پہونچے گا۔ اور ابن حی اللہ کا اخیر فقرہ ان لوگون کے لئے منذر ہے جن کے دلون مین بیجا تکبر ہے ٭

اس لئے مین اپنی **جماعت** کو نصیحت کرتا ہون کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند **ذوالجلال** کی آنکہون مین سخت مکروہ ہے مگر تم شائد نہین سمجہوگے کہ تکبر کیا چیز ہے۔ پس مجہ سے سمجہ لو کہ مین خدا کی روح سے بولتا ہون +

ہر ایک شخص جو اپنے بہائی کو اسلئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے **زیادہ عالم** یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے **وہ متکبر ہے** کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہین سمجہتا اور اپنے تئین کچہہ چیز قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر نہین کہ اُسکو دیوانہ کردے اور اس کے اُس بہائی کو جس کو وہ چہوٹا سمجہتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دیدے ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصور کرکے اپنے بہائی کو حقیر سمجہتا ہے **وہ بہی متکبر ہے** کیونکہ وہ اس بات کو بہول گیا ہے کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اسکو دی تہی اور وہ اندہا ہے اور وہ نہین جانتا کہ وہ خدا قادر ہے کہ اسپر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم مین اسفل السافلین مین جا پڑے اور اس کے اس بہائی کو جسکو وہ حقیر سمجہتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کردے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازان ہے اور اپنے بہائی کا ٹہٹہے اور استہزا سے **حقارت آمیز نام** رکہتا ہے اور اسکے بدنی عیوب لوگون کو سُناتا ہے **وہ بہی متکبر ہے** اور وہ اس خدا سے بے خبر ہے کہ ایک دم مین اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بہائی سے اس کو بدتر کردے اور وہ جس کی تحقیر کی گئی ہے ایک مدت دراز تک اس کے قویٰ مین برکت دے کہ وہ کم نہ ہون اور نہ باطل

ہون کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ایسا ہی وہ شخص بہی جو اپنی طاقتون پر بہروسہ کرکے دعا مانگنے مین سُست ہے وہ بہی **متکبر ہے** کیونکہ قوتون اور قدرتون کے سرچشمہ کو اُس نے شناخت نہین کیا اور اپنے تئین کچہہ چیز سمجہا ہے۔ سو تم اے عزیزو ان تمام باتون کو یاد رکہو ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالیٰ کی نظر مین متکبر ٹہر جاؤ اور تمکو خبر نہ ہو ایک شخص جو اپنے ایک بہائی کے ایک غلط لفظ کی تکبر کے ساتہ تصحیح کرتا ہے اس نے بہی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو اپنے بہائی کی بات کو تواضع سے سُننا نہین چاہتا اور مونہہ پہیر لیتا ہے اُس نے **بہی تکبر سے حصہ لیا ہے**۔ ایک غریب بہائی جو اُس کے پاس بیٹہا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے اُس نے بہی تکبر سے حصہ لیا ہے ایک شخص جو دعا کرنے والے کو ٹہٹہے اور ہنسی سے دیکہتا ہے اُس نے بہی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے **مامور اور مرسل** کی پورے طور پر اطاعت کرنا نہین چاہتا اُس نے بہی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتون کو غور سے **نہین سُنتا** اور اُسکی تحریرون کو غور سے نہین پڑہتا اُس نے بہی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم مین نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ۔ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جہکو اور جس قدر دنیا مین کسی سے محبت ممکن ہے تم اُس سے کرو اور جس قدر دُنیا مین کسی سے انسان ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر تا تم پر رحم ہو +

اب ہم پہر اپنے پہلے بیان کی طرف رجوع کرکے لکہتے ہین کہ طاعون کے بارے مین پیشگوئی صرف براہین احمدیہ مین ہی نہین بلکہ براہین کے زمانہ سے جس کو بیس ۲۰ برس سے زیادہ عرصہ گزر گیا۔ اس زمانہ تک جس قدر کتابین تالیف ہوئی ہین یا اشتہار شائع ہوئے ہین اکثر مین یہ پیشگوئی موجود ہے چنانچہ آج سے آٹہ برس پہلے ہی پیشگوئی

رسالہ **نور الحق** مین جو عربی رسالہ ہے اِس کے صفحہ ۳۵ - ۳۶ - ۳۷ - ۳۸ مین کیگئی ہے اور پہر آج سے پانچ برس پہلے یہی پیشگوئی رسالہ **سراج منیر** کے صفحہ ۵۹ و ۶۰ مین کیگئی - اور پہر آج سے چار برس چھ ماہ پہلے اشتہار طاعون مورخہ ۶ - فروری ۱۸۹۸ء مین یہ پیشگوئی کی گئی جسکے یہ الفاظ تہے کہ مین نے خواب مین دیکہا کہ خدا تعالی کے ملائک **ملک پنجاب** کے مختلف مقامات مین سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہین اور وہ درخت نہایت بدشکل اور سیاہ رنگ اور **خوفناک** اور چہوٹے قد کے ہین - بعض درخت لگانے والون سے مین نے پوچہا کہ یہ **کیسے درخت** ہین تو انہون نے جواب دیا کہ یہ طاعون کے درخت ہین جو **عنقریب ملک** مین پہیلنے والی ہے - **دیکھو اشتہار طاعون** مورخہ ۶ - فروری ۱۸۹۸ء - اور یہ رسایل اور یہ اشتہار لاکہون انسانون مین مشتہر ہوچکے ہین اور ظاہر ہے کہ اِس قدر عظیم الشان پیشگوئی کہ ایک مدت دراز طاعون کے وجود سے پہلے کی گئی یہ انسان کا کام نہین اور اس سے یہ ثابت ہے کہ یہ طاعون محض اسلئے ملک پنجاب مین سب ملکون سے زیادہ حملہ آور ہے کہ اِسی ملک نے سب سے زیادہ **خدا کی باتون پر حملہ کیا** اور اسی ملک نے خدا کے مامور اور مرسل کے مقابل پر طریقہ رہزنی اختیار کیا - نہ آپ سلسلہ حقہ مین داخل ہوئے نہ ہندوستان کے لوگون کو داخل ہونے دیا - پس چونکہ خدا تعالے کی نظر مین اول درجہ کا مخالف یہی ملک تہا اس لئے اول درجہ کے طاعون سے اِسی ملک نے حصہ لیا اور اسی ملک کے لئے وہ دعا تہی جو طاعون کے لئے آج سے ایک مدت دراز پہلے مین نے مانگی تہی جو قبول کی گئی جسکے صدہا پرچے ملک مین شائع کئے گئے تہے مگر افسوس کہ اس ملک کے لوگون نے بڑی سنگ دلی ظاہر کی - خدا کے کہلے کہلے نشان دیکہے اور انکار کیا وہ نشان جو ملک مین ظاہر ہوئے جن کے ہزارون بلکہ لاکہون انسان گواہ ہین جن مین سے کسی قدر بطور نمونہ اِسی کتاب مین لکہے جائین گے وہ ڈیڑہ سو سے بہی کچھ زیادہ ہین لیکن اِس ملک

کے لوگ ابہی تک کہے جاتے ہین کہ کوئی نشان ظاہر نہین ہوا - تو اب بتلاؤ کہ کیا اب بہی طاعون ملک مین ظاہر نہ ہو - **نشانون کو دیکھنا اور پہر تکذیب کرنا** کیا اس سے زیادہ کوئی اور **شرارت** ہوگی - کیا خسوف کسوف رمضان مین نہین ہوا؟ کیا شیعہ اور سنّی دونون فریق کی کتابون مین یہ **حدیثین موجود نہین**! کیا بجز میرے کسی اور **مدعی کے وقت ہوا**؟ اور کون ہے جس نے کہا کہ یہ میرے لئے ہوا؟ اور یہ کہنا کہ یہ حدیث صحیح نہین یہ دوسرا ظلم ہے - اے نادانون جبکہ یہ حدیث سنیون اور شیعون دونون فریق کی کتابون مین موجود ہے اور پہر علاوہ اس کے خدا نے حدیث کے مضمون کو واقع کرکے اسکی صحت ثابت کردی تو یہ حدیث تو اور تمام حدیثون کی نسبت اول درجہ کی قوی ہوگئی کیونکہ نہ صرف یہ کہ دو فریق اس کے محافظ چلے آئے ہین بلکہ خدا نے اس حدیث کی پیشگوئی کو پورا کرکے اس کی سچائی پر مہر کردی اور اس سے علاوہ یہ کہ پہلی کتابون مین بہی مسیح موعود کی علامت خسوف وکسوف لکہا ہے اور یہ حدیث کتاب دارقطنی اور اکمال الدین مین ہے جس پر انہون نے کوئی جرح نہین کی - اور یہ امر کہ خسوف کسوف مہدی موعود کی علامت کیون ٹہرایا گیا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس کا انکار جو زمین پر ہو رہا ہے یہ موجب **غضب الہی** ہے چنانچہ بعد اس کے زمین پر وہ غضب بذریعہ طاعون ظاہر ہوگیا - غرض اللہ تعالی نے چاہا کہ لوگون کی تنبیہ اور یاد دہانی کے لئے یہ نمونہ **آسمان پر قایم کرے** اور نمونہ کیلئے **کسوف خسوف دونون کو** اختیار کیا گیا ہے کیونکہ آفتاب کی سلطنت دن پر ہے اور ماہتاب کی سلطنت رات پر **اسی طرح یہ امام موعود دونون سلطنتون کا مالک کیا گیا ہے** یعنے دین اسلام جو بطور دن کے ہے اور دوسرے ادیان جو بطور رات کے ہین **ان سب پر حکمرانی کرنے کے لئے یہ موعود آیا ہے** پس ایسے

وقت مین کہ اس کے دن کی سلطنت مین بھی روکین اور حجاب ہین اور نیرات کی
سلطنت مین بھی روکین ہین حکمت الٰہی نے چاہا کہ آسمان پر کسوف خسوف کا انذاری
نمونہ پیش کرے اور اس نشان مین ظاہر کیا گیا ہے کہ جیسا کہ کسوف خسوف کچھ
تھوڑی مدت کے بعد رفع اور دور ہو جاتا ہے اور یہ دونون نیّر اپنی اپنی سلطنت پر
قائم ہو جاتے ہین ایسا ہی اس جگہ بھی ہوگا۔ سنی اور شیعہ دونون گروہ اس
کسوف خسوف کے تیرہ سو برس سے منتظر تھے مگر جب وہ ظاہر ہوا
تو اس کی تکذیب کی۔ کیا یہودیت کے کچھ اور بھی معنے ہین پھر دیکھو کہ قرآن اور
حدیث دونون بتلا رہے ہین کہ مسیح کے زمانہ مین اونٹ بیکار ہو جائینگے
یعنے ان کے قائم مقام کوئی اور سواری پیدا ہو جائے گی یہ حدیث مسلم مین موجود ہے
اسکے الفاظ یہ ہین ویترکن القلاص فلا یسعی علیہا اور قرآن کے الفاظ یہ ہین
واذا العشار عطلت۔ شیعون کی کتابون مین بھی یہ حدیث موجود ہے مگر کیا کسی نے
اس نشان کی کچھ بھی پروا کی۔ ابھی عنقریب اس پیشگوئی کا دلکش نظارہ
مکہ اور مدینہ کے درمیان نمایان ہونیوالا ہے جبکہ اونٹون کی ایک
لمبی قطار کی جگہ ریل کی گاڑیان نظر آئینگی اور تیرہ سو برس کی سواریون مین انقلاب
ہو کر ایک نئی سواری پیدا ہو جائے گی۔ اس وقت ان مسافرون کے سر پر جب یہ آیت
واذا العشار عطلت اور یہ حدیث ویترکن القلاص فلا یسعیٰ علیہا پڑھی جائے گی تو کیسے انشراح
صدر سے ان کو ماننا پڑے گا کہ یہ درحقیقت آج کے دن کے لئے ایک نشان تھا اور
ایک عظیم الشان پیشگوئی تھی جو ہمارے نبی کریم کے مبارک لبون سے نکلی اور آج پوری
ہوئی۔ مگر افسوس اے تکذیب کرنے والو تم کب باز آؤ گے وہ کب دن آئے گا جو تمہاری
بھی آنکھین کھلین گی۔ خدا کے نشان یون برسے جیسے برسات مین مینہ
برستا ہے مگر تمہاری خشکی دور نہ ہوئی۔ دیکھتے دیکھتے صدی کا پانچوان حصہ بھی گذر گیا مگر تمہارا

کوئی مجدد ظاہر نہ ہوا۔ خدا نے نشانون کے دکھلانے مین کمی نہ رکھی۔ کسوف
خسوف رمضان مین بھی ہوا اور بموجب حدیث کے ستارہ ذوالسنین بھی مدت ہوئی
کہ نکل چکا۔ اور قرآن اور پہلی کتابون اور سنیون اور شیعون کی حدیثون کے موافق
طاعون بھی ملک مین ظاہر ہو گئی۔ اور حج بھی روکا گیا۔ اور بجائے اونٹون
کے نئی سواریان بھی پیدا ہو گئین اور کسر صلیب کی ضرورت بھی سخت محسوس ہونے لگی
کیونکہ انتیس لاکھ نو مرتد عیسائی پنجاب اور ہندوستان مین ظاہر ہو گیا اور آدم سے
چھ ہزار برس بھی گذر گیا مگر اب تک تمہارا مسیح نہ آیا۔ کیا خدا نے نشان
نمائی مین کچھ کسر رکھی۔ کیا اس نے پیشگوئی کی شرطون کے موافق آتھم کی
زندگی کا خاتمہ نہ کیا۔ کیا اس نے قطعی مدت اور میعاد کے موافق لیکھرام کے فتنہ
سے زمین کو پاک نہ کیا۔ کیا اُس وقت جبکہ اعتراض کیا گیا کہ اخویم مولوی نور دین صاحب
کا لڑکا فوت ہو گیا ہے خدا نے یہ خبر نہ دی کہ ایک اور لڑکا اُن کے گھر مین پیدا
ہوگا اور دیکھو نشان یہ ہے کہ اسکے بدن پر خوفناک پھوڑے ہون گے۔ پس
کس قدر کھلا کھلا نشان تھا کہ وہ لڑکا پیدا ہوا جسکا نام عبد الحی ہے اور اسکے
بدن پر خوفناک پھوڑے تھے جن کے نشان ابتک موجود ہین۔ اور یہ پیشگوئی صدہا
اشتہارون کے ذریعہ سے ملک مین شائع کی گئی۔ اور نیز یہ پیشگوئی
کہ اس عاجز کے گھر مین چار لڑکے پیدا ہون گے اور عبد الحق غزنوی ابھی زندہ ہوگا کہ
چوتھا لڑکا پیدا ہو جائے گا کس زور سے بذریعہ اشتہارات شائع کی گئی
تھی اور کیسی صفائی سے پوری ہوئی مگر کون اسپر ایمان لایا اور یہ نشان صرف
دو چار نہین بلکہ ڈیڑھ سو سے بھی زیادہ نشان ہین۔ اگر ان نشانون کے گواہ جنہون
نے یہ نشان دیکھے جواب تک زندہ موجود ہین صف باندھ کر
کھڑے کئے جائین تو ایک بھاری گورنمنٹ کے لشکر کے موافق ان کی تعداد ہوگی

اب کس قدر ظلم ہے کہ اس قدر نشانوں کو دیکھ کر پھر کہے جاتے ہین کہ کوئی نشان ظاہر نہین ہوا اور مولویون کے لئے تو خود اُن کی بے علمی کا نشان ان کے لئے کافی تہا کیونکہ ہزارہا روپے کے انعامی اشتہار دئیے گئے کہ اگر وہ بالمقابل بیٹھ کر کسی سورۃ قرآنی کی تفسیر عربی فصیح بلیغ مین میرے مقابل پر لکھ سکین تو وہ انعام پاوین۔ مگر وہ مقابلہ نہ کر سکے تو کیا یہ نشان نہین تہا کہ خدا نے اُنکی ساری علمی طاقت سلب کر دی۔ باوجود اس کے کہ وہ ہزارون تہے تب بہی کسی کو حوصلہ نہ پڑا کہ سیدھی نیت سے میرے مقابل پر آوے اور دیکہے کہ خدا تعالی اِس مقابلہ مین کس کی تائید کرتا ہے پہر ایک اور نشان اِن کے لئے تہا کہ انہون نے میرے تباہ کرنے کیلئے جان توڑکر کوششین کین اور کوئی مکر اور فریب اُٹھا نہ رکہا جو اُس کو استعمال نہ کیا اور مخالفت کے اظہار مین تمام زور اپنا انواع اقسام کے وسائل سے خرچ کر دیا اور ناخنون تک زور لگایا اور جائز ناجائز طریق سب اختیار کئے اور سب و شتم اور تحقیر اور توہین سے پورا کام لیا۔ حکام تک مقدمات پہونچائے خون کے الزام لگائے۔ لیکن آخر نتیجہ یہ ہوا کہ جو جماعت پہلے دِنون مین چالیس آدمیون سے بہی کم تہی آج ستر ہزار کے قریب پہونچ گئے اور باوجود سخت مخالفانہ مزاحمتون کے براہین احمدیہ کی وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو آج سے بیس برس پہلے دُنیا مین شائع ہو چکی تہی جس کا خلاصہ یہ تہا۔ کہ لوگ مزاحمتین کرینگے اور اس سلسلہ کو نابود کرنا چاہین گے لیکن خدا اِن کے ارادون کے مخالف کرے گا اور اس سلسلہ کو ایک بڑی جماعت بنا دے گا یہان تک کہ یہ سلسلہ بہت ہی جلد دُنیا مین پہیل جائیگا اور اُن لوگون کے ارادون پر لعنت کا داغ ظاہر ہو جائیگا جنہون نے روکنا چاہا تہا۔ اب بتلاؤ کہ کیا اب تک خدا کی معجزانہ تائید ثابت نہ ہوئی۔ اگر یہ کاروبار کسی مکار کا ہوتا تو کیا اس کا نتیجہ یہی ہونا چاہئے تہا۔ اٹہو اور دنیا مین اِس بات کی تلاش کرو کہ کونسا مکار تاریخ کے صفحہ سے تم بتلا سکتے ہو جسکے ہلاک کرنے کے

لئے یہ کوششین کی گئین اور پہر وہ تباہ نہ ہوا۔ اے سخت دل قوم تمہین کس نے چاند پر تھوکنا سکہلایا۔ کیا تم اُس سے لڑو گے جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا۔ اپنے دلونمین غور کرو کہ کبہی خدا نے کسی جہوٹے کی ایسی رفاقت کی۔ کہ قومون کے ارادون اور کوششون کو اسکے مقابل پر ہر ایک میدان مین نابود کر دیا۔ اور اُن کو ہر ایک کو اسکے حملہ مین نامراد رکہا۔ باز آجاؤ۔ اور اس کے قہر سے ڈرو اور یقیناً سمجہو کہ تم اپنی مفسدانہ حرکات پر مُہر لگا چکے۔ اگر خدا تمہارے ساتھ ہوتا تو اس قدر فریبون کی تمہین کچہ بہی حاجت نہ ہوتی۔ تم مین سے صرف ایک شخص کی دعا ہی مجہے نابود کر دیتی۔ مگر تم مین سے کسی کی دعا بہی آسمان پر نہ چڑہ سکی بلکہ دعاؤن کا اثر یہ ہوا کہ دن بہ دن تمہارا ہی خاتمہ ہوتا جاتا ہے۔ تم نے میرا نام مسیلمہ کذاب رکہا۔ لیکن مسیلمہ تو وہ تہا جس کا ایک ہی جنگ مین خاتمہ ہو گیا مگر تم تو بیس برس تک جنگ کئے گئے اور ہر جنگ مین نامراد رہے کیا سچّون اور مومنون کے یہی نشان ہوا کرتے ہین؟ کیا تم دیکہتے نہین کہ تم گہٹتے جاتے اور ہم بڑہتے جاتے ہین۔ اگر تمہارا قدم کسی سچائی پر ہوتا تو کیا اِس مقابلہ مین تمہارا انجام ایسا ہی ہونا چاہئے تہا۔ کس نے تم مین سے مباہلہ کیا کہ آخر اُس نے ذلت یا موت کا مزہ نہ چکہا۔

اوّل تم مین سے مولوی اسمٰعیل علیگڈھ نے میرے مقابل پر کہا کہ ہم مین سے جو جہوٹا ہے وہ پہلے مر جائیگا۔ سو تم جانتے ہو کہ شاید دس سال کے قریب ہو چکے کہ وہ مر گیا۔ اور اب خاک مین اُس کی ہڈیان بہی نہین مل سکتین۔ پہر پنجاب مین مولوی غلام دستگیر قصوری اُٹہا اور اپنے تئین کچہ سمجہا۔ اور اس نے اپنی کتاب مین میرے مقابلہ مین یہ لکہا کہ ہم دونون مین سے جو جہوٹا ہے وہ پہلے مر جائیگا سو کئی سال ہو گئے کہ غلام دستگیر بہی مر گیا۔ وہ کتاب چہپی ہوئی موجود ہے۔ اسی طرح

مولوی رشید احمد گنگوہی اُٹھا اور ایک اشتہار میرے مقابل پر نکالا اور جھوٹے پر لعنت کی اور تھوڑے دنوں کے بعد اندھا ہو گیا دیکھو اور عبرت پکڑو۔ پھر بعد اس کے مولوی غلام محی الدین لکھو والا اُٹھا اس نے بھی ایسے ہی الہام شائع کئے آخر وہ بھی جلد دُنیا سے رخصت ہو گیا۔ پھر عبد الحق غزنوی اُٹھا اور بالمقابل مباہلہ کر کے دعائیں کیں کہ جو جھوٹا ہے خدا کی اُس پر لعنت ہو برکتوں سے محروم ہو دُنیا میں اُسکی قبولیت کا نام و نشان نہ رہے۔ سو تم خود دیکھ لو کہ اِن دُعاؤں کا کیا انجام ہوا اور اب وہ کس حالت میں اور ہم کس حالت میں ہیں۔ دیکھو اِس مباہلہ کے بعد ہر ایک بات میں خدا نے ہماری ترقی کی اور بڑے بڑے نشان ظاہر کئے آسمان سے بھی اور زمین سے بھی اور ایک دُنیا کو میری طرف رجوع دیدیا اور جب مباہلہ ہوا تو شائد چالیس آدمی میرے دوست تھے ‡ اور آج ستر ہزار کے قریب اُن کی تعداد ہے اور مالی فتوحات اب تک دو لاکھ روپیہ سے بھی زیادہ اور ایک دنیا کو غلام کی طرح ارادت مند کر دیا اور زمین کے کناروں تک مجھے شہرت دیدی۔ لطف تب ہو کہ اول قادیان میں آؤ اور دیکھو کہ ارادت مندوں کا لشکر کس قدر اِس جگہ خیمہ زن ہے اور پھر امرتسر میں عبد الحق غزنوی کو کسی دوکان پر یا بازار میں چلتا ہوا دیکھو کہ کس حالت میں

---

‡ حاشیہ عبد الحق کا یہ مباہلہ بھی اس بات پر دلالت کرتا تھا کہ اس کو خدا اور رسول کی کچھ بھی پروا نہیں کیونکہ جبکہ اللہ تعالیٰ نے صاف فرما دیا کہ عیسیٰ فوت ہو گیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے گواہی دیدی کہ میں اوسکو مردہ روحوں میں دیکھ آیا ہوں اور صحابہ نے اجماع کر لیا کہ سب نبی فوت ہو چکے ہیں اور ابن عباس نے بخاری میں توفی کے معنی بھی موت کر دئے تو اس صورت میں مباہلہ کے معنی بجز اسکے کیا تھے کہ میں خدا اور رسول کو نہیں مانتا۔ منہ

چل رہا ہے۔ بڑا افسوس ہے کہ خدا کی طاقت کھلے کھلے طور پر میری تائید میں آسمان سے نازل ہو رہی ہے مگر یہ لوگ شناخت نہیں کرتے۔ ٹرانسوال اور دولت برطانیہ کی صلح ہو گئی۔ مگر ان لوگوں کا اب تک جنگ باقی ہے ٹرانسوال نے عقلمندی کر کے انگریزی گورنمنٹ کو طاقت ور پایا اور اطاعت قبول کر لی مگر یہ لوگ اب تک آسمانی گورنمنٹ سے باغی ہیں۔ خدا کے نشانوں کو نہیں دیکھتے۔ امت ضعیفہ کی ضرورت پر نظر نہیں ڈالتے صلیبی غلبہ کا مشاہدہ نہیں کرتے اور ہر روزہ ارتداد کا گرم بازار دیکھ کر ان کے دل نہیں کانپتے۔ اور جب ان کو کہا جائے کہ عین ضرورت کے وقت میں عین صدی کے سر پر عین غلبہ صلیب کے ایام میں یہ مجدد آیا جس کا نام اِن معنوں سے مسیح موعود ہے کہ جو اِسی صلیبی فتنہ کے وقت میں ظاہر ہوا تو کہتے ہیں کہ حدیثوں میں ہے کہ اس اُمت میں تیس دجال آویں گے کہ تا اُمت کا اچھی طرح خاتمہ کر دیں۔ کیا خوب عقیدہ ہے !!! اے نادانوں کیا اس امت کی ایسی ہی پھوٹی ہوئی قسمت اور ایسے ہی بد طالع ہیں کہ اُن کے حصہ میں تیس دجال ہی رہ گئے۔ دجال تو تیس مگر طوفان صلیب کے فرو کرنے کے لئے ایک بھی مجدد نہ آسکا زہے قسمت۔ خدا نے پہلی اُمتوں کے لئے تو پے در پے نبی اور رسول بھیجے لیکن جب اِس اُمت کی نوبت آئی تو اسکو تیس دجال کی خوشخبری سُنائی گئی اور پھر یہ بھی ثابت شدہ پیشگوئی ہے کہ آخر کار اِس امت کے علماء بھی یہودی بنجائیں گے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اب تک لاکھوں آدمی مرتد ہو چکے جنہوں نے دین اسلام کو ترک کر دیا پس کیا اس درجہ کی ضلالت تک ابھی خدا خوش نہ ہوا اور اُس کے دل کو سیری نہ ہوئی جب تک اوس نے خود اسی امت میں سے صدی کے سر پر ایک دجال بھیج نہ دیا۔ خوب امت مرحومہ ہے جس کے حق میں یہ عنایات ہیں اور پھر یہ کہ باوجودیکہ دجال کے مارنے کے لئے مومنوں کے سجدات میں ناک گھس گئے لاکھوں دعائیں

اور تدبیرین اسکی ہلاکت اور تباہی کے لئے کی گئین مگر خدا نہین سنتا مونہہ پھیر لیتا
ہے بلکہ برعکس اس کے یہ دجال برابر تیس برس سے ترقی کر رہا ہے اور دنیا مین آسمان
کے نور کی طرح پھیلتا جاتا ہے اس سے تو ثابت ہوتا ہے کہ یہ **اُمت نہائت ہی
بدقسمت ہے اور خدا کا پختہ ارادہ ہے کہ اسکو ہلاک کر دے** کیسی مورد غضب
الٰہی ہے کہ ایک تو دجال کے قبضہ مین دی گئی اور اب تک **سچے مسیح** اور **مہدی**
کا نہ آسمان پر کچھ پتہ ملتا ہے نہ زمین پر۔ ہزار **چیخین ہی مارو وہ دونون گم شدہ جواب**
ہی نہین دیتے کہ زندہ ہین یا مُردہ اور کدہر ہین اور کہان ہین۔ نبیون کے **مقرر کردہ وقت**
بھی گذر گئے اور امت کو **عیسائی مذہب** نے کہا لیا مگر نہ خدا کو رحم آیا اور نہ مہدی اور مسیح
کے دل نرم ہوئے۔ بعض نادان کہتے ہین کہ بیشک **قرآن سے مسیح ابن مریم** کی وفات
ثابت ہوتی ہے اور سورۂ **نور** اور سورۂ **فاتحہ وغیرہ سورتون** پر نظر غائر کرکے
یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس **امت** کے کل خلفا اسی امت مین سے ہون گے اور ہم مانتے ہین
کہ صلیبی مذہب نے بہی بہت کچھہ **فتنہ** پیدا کیا ہے اور یہ وہ مصیبت ہے کہ اسلام
پر اس سے پہلے کبھی نہین آئی۔ **وقت اور زمانہ بیشک ایسے مصلح کو
چاہتا ہے** جو صلیبی طوفان کا مقابلہ کرے اور صدی کا سر بہی اُسی کو چاہتا تہا اور صدی
مین سے بہی قریبا پانچوان حصہ گذر گیا سب کچھہ سچ لیکن ہم کیون کر ان لین کیونکہ اس **شخص کے
عقائد** ہمارے علما کے **عقاید** سے مختلف ہین اگر یہ انکا ہمزبان ہوتا تو ہم قبول کر سکتے۔
اب دیکھو کہ یہ خیالات ان کے کس قدر دیوانگی کے ہین جب آپ ہی قائل ہین کہ عیسیٰ ابن
مریم کی حیات اور **نزول** مین عُلما غلطی پر ہین تو پہر **خدا کا مرسل** کیونکر اس غلطی
کو مان لے ماسوا اسکے جبکہ مسیح موعود کا نام **حَکم** ہے تو اس کے لئے ضروری تہا
کہ اسلام کے **بہتر فرقون مین فیصلہ** کرے اور بعض خیالات رد کرے اور بعض کی تصدیق
کرے۔ یہ کیونکر ہو سکے کہ جو حکم کہلاتا ہے وہ تمہارا سب **رطب یابس** کا ذخیرہ مان لے

اور پہر اُس کے وجود سے **فائدہ** کیا ہوا اور کس وجہ سے اس کا نام **حَکم** رکھا گیا۔
اس لئے ضروری تہا کہ وہ رطب یابس کے ذخیرہ مین سے بعض رد کرے اور بعض **قبول**
کرے اور اگر سب کچھہ قبول کرتا جائے تو پہر حَکم کس بات کا ہوا مثلاً دیکھو تم مین **ایک فرقہ**
تو اس بات کا قائل ہے کہ عیسیٰ ابن مریم **دوبارہ آسمان سے واپس آئیگا** مگر اسکے
مقابل پر معتزلہ اور بعض صوفیہ کا یہ فرقہ ہے کہ دوبارہ آنا غلط ہے **بلکہ مسیح ابن مریم
فوت** ہو چکا ہے اور **آنے والا اسی اُمت** مین سے ہوگا۔ اب بتلاؤ کہ مین نے
کونسی زیادتی اور مخالفت اسلام کی صرف یہ کیا کہ خدا سے **وحی پاکر** مسلمانون کے دو عقیدون
مین سے ایک عقیدے کو رد کر دیا اور اسکو مخالف **قرآن** اور مخالف **اجماع صحابہ**
تبلایا اور دوسرے عقیدہ کی **تصدیق** کی اور اس کے موافق اپنے تئین ظاہر کیا
کیا حکم کے لئے ضروری تہا کہ تمہارے کئی فرقون مین سے صرف **اہلحدیث** کی بات مانتا
یا صرف **حنفیون** کی بات قبول کرتا اور باقی تمام فرقون کے تمام اجتہادی عقاید کو **رد**
کر دیتا تو اس صورت مین تو تم ہی حَکم ٹہرے نہ وہ۔ ہان سچ ہے کہ ہر ایک عقیدہ جب عادت
مین داخل ہو جاتا ہے تو اُس کا چہوڑنا مشکل ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح جو مدت
کے **فوت** ہو چکے آپ لوگون کے خیال مین وہ اب تک بجسم عنصری آسمان پر بیٹھے
ہین۔ مگر سچ تو یہ ہے کہ **آسمان** پر نہین بلکہ آپ لوگون کے **دِل** پر بیٹھے ہین اور پورانے
عقیدون کی وجہ سے ہر دم زبان پر نزول کر رہے ہین۔ تم سے پہلے یہودیون کو بہی
یہی بلا پیش آئی تہی کہ اون کے نزدیک صحیح عقیدہ یہی تہا کہ **الیاس** آسمان سے
نازل ہوگا تب مسیح آئیگا لیکن جب حضرت مسیح آئے اور الیاس آسمان سے نازل نہ ہوا
تو یہودیون نے تکذیب کا وہ شور مچایا کہ آپ لوگون کے شور اور اُن کے شور مین فرق کرنا مشکل ہے*

* حاشیہ۔ یہودیون اور عیسائیون اور مسلمانون پر باعث ان کے کسی پوشیدہ گناہ کے یہ ابتلا آیا کہ جن راہون سے وہ اپنے موعود نبیون کا انتظار کرتے رہے اُن راہون سے وہ نبی نہین آئے بلکہ چور کی طرح کسی اور راہ سے آگئے۔ منہ

اور بڑے جوش سے حضرت عیسیٰ سے یہودیوں نے سوال کیا کہ ابھی الیاس تو دوبارہ دُنیا
میں آیا نہیں تو تم کیونکر سچا مسیح ٹھہر سکتے ہو۔ تب آنہوں نے جواب دیا کہ الیاس تم میں موجود
ہے جو یوحنا نبی ہے یعنی یحییٰ مگر کسی نے یہ جواب پسند نہ کیا اور آج تک حضرت عیسیٰ کو
اسی وجہ سے کافر کہا جاتا ہے کہ انہوں نے یہودیوں کے اجماعی عقیدہ کے برخلاف رائے
ظاہر کی اور عجیب تر یہ بات ہے کہ ہمارے مخالف قطع نظر اِس سے جو ہماری دعوت کو
مان لیں وہ اپنا ذخیرہ ظنون شکوک کا ہمیں منوانا چاہتے ہیں حالانکہ وہ اس خدا سے بالکل
بے خبر ہیں جس سے نجات ملتی ہے جس حالت میں خدا نے ہم پر فضل کر کے ہمیں اپنی طرف
سے نور بخشا جس نور سے ہم نے اسکو پہچانا اور ہمیں نشان عطا فرمائے جن نشانوں سے
ہم نے اُس کی ہستی اور **صفات کاملہ** پر یقین کر لیا تو کیونکر ہم اُس نور اور **معرفت** اور
یقین کو اپنے آپ سے دور کر دیں۔ ہم سچ سچ کہتے ہیں اور خدا ہمارے اِس قول پر گواہ
ہے کہ اگرچہ خدا تعالیٰ کی ہستی اور اسلام کی سچائی کا یقین قرآن کے ذریعہ سے ہمارے پاس
آیا مگر خدا نے اپنی وحی تازہ کے ذریعہ سے ہمیں اپنی خاص **چمکارین دکھلائیں** یہاں
تک کہ ہمنے اُس خدا کو دیکھ لیا جس سے ایک دُنیا غافل ہے اِس کے دلکش نشانوں
نے جو میرے علم میں ہزاروں تک پہونچ گئے گو دُنیا کو ابھی صرف **ڈیڑھ سو نشان**
سے اطلاع ہوئی مجھ میں وہ یقین اور بصیرت اور معرفت کا نور پیدا کیا جو مجھے اس تاریک
دُنیا سے ہزاروں کوس دور تر کھینچ کرلے گیا۔ اب اگرچہ میں دنیا میں ہوں مگر دُنیا
میں سے نہیں ہوں۔ اگر دنیا مجھے نہیں پہچانتی تو کچھ تعجب نہیں کیونکہ ہر ایک چیز جو
بہت دور اور بہت بلند ہے اس کا پہچاننا مشکل ہے میں کبھی امید نہیں کرتا کہ دنیا مجھ
سے محبت کرے کیونکہ دُنیا نے کبھی کسی راستباز سے محبت نہیں کی۔ مجھے اِس سے
خوشی ہے کہ مجھے گالیاں دی گئیں **دجال** کہا گیا **کافر** ٹھیرایا گیا کیونکہ سورۃ فاتحہ
میں ایک مخفی پیشگوئی موجود ہے اور وہ یہ کہ جس طرح **یہودی** لوگ حضرت عیسیٰ کو

کافر اور **دجال** کہہ کر مغضوب علیہم بن گئے بعض مسلمان بھی ایسے ہی بنیں گے۔
اسی لئے نیک لوگوں کو یہ دعا سکھلائی گئی کہ وہ منعم علیہم میں سے حصہ لیں اور مغضوب علیہم
نہ بنیں سورۃ فاتحہ کا اعلیٰ مقصود مسیح موعود اور اسکی جماعت اور اسلامی یہودی اور آنکی
جماعت اور ضالین یعنے عیسائیوں کے زمانہ ترقی کی خبر ہے سو کس قدر **خوشی**
کی بات ہے کہ وہ باتیں آج پوری ہوئیں۔

بالآخر میں ایک اور **رؤیا** لکھتا ہوں جو طاعون کی نسبت مجھے ہوئی اور
وہ یہ کہ مینے ایک جانور دیکھا جس کا قد ہاتھی کے قد کے برابر تھا مگر مونہہ آدمی کے مونہہ
سے ملتا تھا اور بعض اعضاء دوسرے جانوروں سے مشابہ تھے اور مینے دیکھا کہ وہ
یوں ہی قدرت کے ہاتھ سے پیدا ہو گیا اور میں ایک ایسی جگہ پر بیٹھا ہوں جہاں
چاروں طرف بن ہیں جنمیں بیل گدھے گھوڑے کُتے سؤر بھیڑئے اونٹ وغیرہ
ہر ایک قسم کے موجود ہیں اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ سب انسان
ہیں جو بدعملوں سے ان **صورتوں** میں ہیں۔ اور پھر مینے دیکھا کہ وہ ہاتھی کی ضخامت
کا جانور جو مختلف شکلوں کا مجموعہ ہے جو محض قدرت سے زمین میں سے پیدا ہو گیا ہے
وہ میرے پاس آبیٹھا ہے اور قطب کی طرف اُس کا **مونہہ** ہے خاموش صورت ہے
آنکھوں میں بہت حیا ہے اور بار بار چند منٹ کے بعد اُن بنوں میں سے کسی بن کیطرف
دوڑتا ہے اور جب بن میں داخل ہوتا ہے تو اسکے داخل ہونے کے ساتھ ہی شور
قیامت اُٹھتا ہے اور ان جانوروں کو کھانا شروع کرتا ہے اور ہڈیوں کے چابنے
کی آواز آتی ہے۔ تب وہ فراغت کر کے پھر میرے پاس آبیٹھتا ہے اور شاید دس منٹ
کے قریب بیٹھا رہتا ہے اور پھر دوسرے بن کی طرف جاتا ہے اور وہی صورت پیش
آتی ہے جو پہلے آئی تھی اور پھر میرے پاس آبیٹھتا ہے۔ آنکھیں اُس کی بہت لمبی
ہیں اور میں اس کو ہر ایک دفعہ جو میرے پاس آتا ہے خوب نظر لگا کر دیکھتا ہوں

اور وہ اپنے چہرہ کے اندازہ سے مجھے یہ بتلاتا ہے کہ میرا اس میں کیا قصور ہے میں مامور ہوں اور نہایت شریف اور پرہیزگار جانور معلوم ہوتا ہے اور کچھ اپنی طرف سے نہیں کرتا بلکہ وہی کرتا ہے جو اسکو حکم ہوتا ہے۔ تب میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہی طاعون ہے اور یہی وہ **دابۃ الارض** ہے جس کی نسبت قرآن شریف میں وعدہ تھا کہ آخری زمانہ میں ہم اس کو نکالیں گے اور وہ لوگوں کو اس لئے کاٹیگا کہ وہ ہمارے نشانوں پر ایمان نہیں لاتے تھے جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ۔ اور جب مسیح موعود کے بھیجنے سے خدا کی حجت ان پر پوری ہو جائے گی تو ہم زمین میں سے ایک جانور نکال کر کھڑا کریں گے وہ لوگوں کو کاٹیگا اور زخمی کرے گا اس لئے کہ لوگ خدا کے نشانوں پر ایمان نہیں لاتے تھے۔ دیکھو سورۃ النمل الجزو نمبر ۲۰۔

اور پھر آگے فرمایا ہے وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ۔ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ۝

ترجمہ۔ اُس دن ہم ہر ایک امت میں سے اس گروہ کو جمع کرینگے جو ہمارے نشانوں کو جھٹلاتے تھے اور اُن کو ہم جدا جدا جماعتیں بنا دینگے یہاں تک کہ جب وہ عدالت میں حاضر کئے جائیں گے تو خدائے عزوجل ان کو کہے گا کہ کیا تمنے میرے نشانوں کی بغیر تحقیق کے تکذیب کی یہ تمنے کیا کیا اور ان پر بوجہ ان کے ظالم ہونے کے حجت پوری ہو جائے گی اور وہ بول نہ سکیں گے۔ سورۃ النمل الجزو نمبر ۲۰۔

اب خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہی دابۃ الارض جو ان آیات میں مذکور ہے جس کا مسیح موعود کے زمانہ میں ظاہر ہونا ابتدا سے مقرر ہے یہی وہ مختلف صورتوں کا جانور

ہے جو مجھے **عالم کشف** میں نظر آیا اور دل میں ڈالا گیا کہ یہ **طاعون کا کیڑا** ہے اور خدا تعالیٰ نے اس کا نام دابۃ الارض رکھا کیونکہ زمین کے کیڑوں میں سے ہی یہ بیماری پیدا ہوتی ہے اسی لئے پہلے چوہوں پر اس کا اثر ہوتا ہے اور مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتی ہے اور جیسا کہ انسان کو ایسا ہی ہر ایک جانور کو یہ بیماری ہو سکتی ہے اسی لئے کشفی عالم میں اسکی مختلف شکلیں نظر آئیں اور اس بیان پر کہ دابۃ الارض درحقیقت مادہ طاعون کا نام ہے جس سے طاعون پیدا ہوتی ہے مفصلہ ذیل قرائن اور دلائل ہیں

(۱) اول یہ کہ دابۃ الارض کے ساتھ عذاب کا ذکر کیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ یعنی جب اُن پر آسمانی نشانوں اور عقلی دلائل کے ساتھ حجت پوری ہو جائیگی تب دابۃ الارض زمین میں سے نکالا جائے گا۔ اب ظاہر ہے کہ دابۃ الارض عذاب کے موقعہ پر زمین سے نکالا جائیگا نہ یہ کہ یوں ہی بیہودہ طور پر ظاہر ہوگا جس کا نہ کچھ نفع نہ نقصان۔ اور اگر کہو کہ طاعون تو ایک مرض ہے مگر دابۃ الارض لُغوی معنوں کے رو سے ایک کیڑا ہونا چاہئے جو زمین میں سے نکلے اس کا جواب یہ ہے کہ حال کی تحقیقات سے یہی ثابت ہوا ہے کہ طاعون کو پیدا کرنیوالا ہی ایک کیڑا ہے جو زمین میں سے نکلتا ہے بلکہ ٹیکا لگانے کے لئے وہی کیڑے جمع کئے جاتے ہیں اور اُن کا عرق نکالا جاتا ہے اور خوردبین سے ثابت ہوتا ہے کہ انکی شکل یوں ہے (۰۰) یعنے بشکل دو نقطہ گویا آسمان پر بھی نشان کسوف خسوف دو کے رنگ میں ظاہر ہوا اور ایسا ہی زمین میں۔

(۲) دوسرا قرینہ یہ ہے کہ قرآن شریف کے بعض مقامات بعض کی **تفسیر** ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن شریف میں جہاں کہیں یہ مرکب لفظ آیا ہے اس سے مراد کیڑا لیا گیا ہے مثلاً یہ آیت فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖۤ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ یعنی جبکہ سلیمان پر جب موت کا حکم جاری کیا تو جنات کو کسی نے

اُن کے مرنے کا پتہ نہ بتایا۔ مگر گھُن کے کیڑے نے کہ جو سلیمان کے عصا کو کہاتا تھا۔ سورہ السبا الجزو نمبر ۲۲۔ اب دیکھو اِس جگہ بہی ایک کیڑے کا نام دابۃ الارض رکھا گیا بس اس سے زیادہ دابۃ الارض کے اصلی معنون کی دریافت کیلئے اور کیا **شہادت** ہوگی کہ خود قرآن شریف نے اپنے دوسرے مقام مین دابۃ الارض کے معنے کیڑا کیا ہے۔ سو قرآن کے برخلاف اس کے اور معنی کرنا یہی تحریف اور الحاد اور دجل ہے۔

(۳) تیسرا قرینہ یہ ہے کہ آیت مین صریح معلوم ہوتا ہے کہ خدا کے نشانون کی تکذیب کے وقت مین کوئی **امام الوقت موجود** ہونا چاہئے کیونکہ وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ کا فقرہ یہی چاہتا ہے کہ اتمام حجت کے بعد یہ عذاب ہو اور یہ تو متفق علیہ عقیدہ ہے کہ خروج دابۃ الارض آخری زمانہ مین ہوگا جبکہ مسیح موعود ظاہر ہوگا تا کہ خدا کی حجت دنیا پر پوری کرے۔ پس ایک منصف کو یہ بات جلد تر سمجھ آسکتی ہے کہ جبکہ ایک شخص موجود ہے جو مسیح موعود ہونے کا دعوے کرتا ہے اور آسمان اور زمین مین بہت سے نشان اس کے ظاہر ہو چکے ہین تو اب بلاشبہ دابۃ الارض یہی طاعون ہے جس کا مسیح کے زمانہ مین ظاہر ہونا ضروری تہا اور چونکہ **یاجوج ماجوج موجود** ہے اور مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ کی پیشگوئی تمام دُنیا مین پوری ہو رہی ہے اور دجالی فتنے بہی انتہا تک پہونچ گئے ہین اور پیشگوئی يترکن القلاص فلا يسعى عليها بہی بخوبی ظاہر ہو چکی ہے۔ اور شراب اور زنا اور جہوٹ کی بہی کثرت ہوگئی ہے اور مسلمانون مین یہودیت کی فطرت بہی جوش مار رہی ہے تو صرف ایک بات باقی تہی جو دابۃ الارض زمین مین سے نکلے **سو وہ بہی** نکل آیا۔ اِس بات پر جہگڑنا جہالت ہے کہ **حدیث** سے معلوم ہوتا ہے کہ فلان جگہ **پہٹے گی اور دابۃ الارض وہان سے سر نکالے گا** پہر تمام دنیا مین چکر ماریگا کیونکہ اکثر پیشگوئیون پر **استعارات** کا رنگ **غالب** ہوتا ہے جب ایک بات کی حقیقت کہل جائے تو ایسے اوہام باطلہ کے ساتھ حقیقت کو چہوڑنا

کمال جہالت ہے اسی عادت سے بدبخت یہودی قبول حق سے محروم رہ گئے

(۴) قرینہ چہارم دابۃ الارض کے طاعون ہونے پر یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ میں ایک رنگ میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ کسی وقت بعض مسلمان بہی وہ یہودی بنجائینگے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت مین تہے جو آخر کار طاعون وغیرہ بلاؤن سے ہلاک کئے گئے تہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ عادت ہے کہ جب ایک قوم کو کسی فعل سے منع کرتا ہے تو ضرور اسکی تقدیر مین یہ ہوتا ہے کہ بعض انہین سے اس فعل کے ضرور مرتکب ہونگے جیسا کہ اوس نے توریت مین یہودیون کو منع کیا تہا کہ تمنے توریت اور دوسری خدا کی کتابون کی تحریف نہ کرنا۔ سو آخر ان مین سے بعض نے **تحریف** کی مگر قرآن مین یہ نہین کہا گیا کہ تمنے قرآن کی تحریف نہ کرنا بلکہ یہ کہا گیا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ۔ سو سورۃ فاتحہ مین خدا نے مسلمانون کو یہ دعا سکہلائی۔ **اهدنا الصراط المستقيم** صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ اِس جگہ احادیث صحیحہ کے رو سے بکمال تواتر یہ ثابت ہو چکا ہے کہ المغضوب علیہم سے مراد بدکار اور فاسق یہودی ہین جنہون نے حضرت مسیح کو کافر قرار دیا اور قتل کے درپئے رہے اور اوسکی سخت توہین و تحقیر کی اور جن پر حضرت عیسیٰ نے لعنت بہیجی جیسا کہ قرآن شریف مین مذکور ہے۔ اور **الضالین** سے مراد عیسائیون کا وہ گمراہ فرقہ ہے جنہون نے حضرت عیسیٰ کو خدا سمجھ لیا اور تثلیث کے قائل ہوئے اور خون مسیح پر **نجات** کا حصر کیا اور اوسکو زندہ خدا کے عرش پر بٹہایا۔ اب اِس دعا کا **مطلب** یہ ہے کہ خدایا ایسا فضل کر کہ ہم نہ تو وہ یہودی بنجائین جنہون نے مسیح کو **کافر** قرار دیا تہا اور انکے قتل کے درپئے ہوئے تہے اور نہ ہم مسیح کو خدا قرار دین اور **تثلیث** کے قائل ہون۔ چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تہا کہ **آخری زمانہ** مین اِسی امت مین سے **مسیح موعود** آئیگا۔ اور بعض یہودی صفت مسلمان مین سے اسکو **کافر** قرار دینگے اور **قتل** کے درپئے ہونگے اور اسکی سخت **توہین** و تحقیر کرینگے اور نیز **جانتا** تہا کہ اس زمانہ مین تثلیث کا مذہب **ترقی** پر ہوگا اور بہت سے بدقسمت انسان عیسائی ہو جائینگے اسلئے اُس نے مسلمانون کو یہ دعا سکہلائی

اور اس دعا میں مَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ کا جو لفظ ہے وہ بلند آواز سے کہہ رہا ہے کہ وہ لوگ جو اسلامی مسیح کی مخالفت کرینگے وہ بہی خدا تعالیٰ کی نظر مین مغضوب علیہم ہونگے جیسا کہ اسرائیلی مسیح کے مخالف مغضوب علیہم تہے اور حضرت مسیح خود انجیل مین اشارہ کرتے ہین کہ میرے منکرون پر مری یعنے طاعون پڑیگی* اور بعد اسکے دوسرے عذاب بہی نازل ہونگے اسلئے ضروری تہا کہ مسیح اسلامی کی تائید مین بہی یہ باتین ظہور مین آتین اور یہی وَلائل اس بات پر ہیبت مین کہ یہی دابّۃ الارض جسکا قرآن شریف مین ذکر ہے طاعون ہے اور بلاشبہ یہ زمینی بیماری ہے اور زمین مین سے ہی نکلتی ہے اس سے محفوظ رہنے کیلئے بعد اسکے جو ایک شخص اس جماعت مین داخل ہو اور تقویٰ اختیار کرے تکرار سورہ فاتحہ کا حضور دل سے اور اسکے معنون پر قایم ہونے سی بہت مؤثر ہے جو شخص طاعون کی ناگہانی آفات سے بچنا چاہتا ہے اس کیلئے اس سے بہتر اور کوئی بہی ذریعہ نہین جو خدائے قادر ذوالجلال پر سچا ایمان لاوے اور اپنے تمام اعضا کو معاصی سے بچاوے اور دین کو اور دینی خدمات کو دنیا پر مقدم رکہے اور اس سلسلہ حقہ مین صدق اور اخلاص کیساتہہ داخل ہوجائے اور دلی جوش کے ساتہ دعا مین لگا رہے اور اپنی عورتون کو جنکے شرکے بدا اثر مین وہ بہی شریک ہوسکتا ہے مخلانہ زندگی سے بچاوے اور کوشش کرے کہ اُس کے گہر مین ذکر الٰہی ہو پہر اسکے ساتہ قرآن شریف کے جمیع احکام کا پابند ہو کر ظاہری پلیدیون اور ناپاکیون سی بہی اپنے گہر کو صاف رکہے جو شخص ظاہری پلیدیون سے نفرت نہین کرتا اور اُسکا گہر اور اسکے گہر کا صحن ناپاک رہتے ہین وہ اندرونی پاکیزگی مین بہی سست ہوسکتا ہے سو تم کوشش کرو کہ تمہارے گہر کا کوئی بہی حصہ ناپاک نہ ہو اور نہ ناپاک پانی اور کیچڑ بدررون مین کہڑا رہے اور نہ کپڑے میلے کچیلے ہین۔ یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے جو قرآن شریف مین اچکا ہے ایسے احکام جو خدا تعالیٰ کی کتاب مین آئے ہین وہ اِسلئے آئے ہین تا تم سمجہو کہ جسمانی سلسلہ کو روحانی سلسلہ سے ایک تعلق ہے سو تم نہ تو ظاہری طور پر زمین کے نجس حصون کیطرف جہکو اور نہ روحانی طور پر بلکہ اگر ممکن ہو تو اوپر کے مکانون مین رہو اور ہوادار اور روشن مکان اختیار کرو اور نہ تم باطنی طور پر زمین کیطرف جہکو بلکہ آسمان مین سے حصہ لو۔ یہ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف مین فرمایا

* ذکریاہ ۱۴ باب میں مذکور ہے کہ آخری زمانہ میں مسیح موعود کے عہد میں سخت طاعون پڑیگی اس زمانہ میں تمام فرقے دنیا کے متفق ہونگے کہ یروشلم کو تباہ کردیں تب انہیں دنوں میں طاعون پہوٹیگی اور اسی دن یوں ہوگا کہ جیتا پانی یروشلم سے جاری ہوگا یعنی خدا کا مسیح ظاہر ہوجائیگا اور اس جگہ یروشلم سے مراد بیت المقدس نہیں بلکہ وہ مقام ہے جس سے دین کے زندہ کرنیکے لئے الٰہی تعلیم کا چشمہ جوش مارےگا اور وہ قادیان ہے جو خدا تعالیٰ کی نظر میں دار الامان ہے خدا تعالیٰ نے جیسا کہ اس امت کے خاتم الخلفاء کا نام مسیح رکہا ایسا ہی اس کے خروج کی جگہ کا نام یروشلم رکہدیا اور اس کے مخالفوں کا نام یہود رکہدیا۔ منہ

کہ وہ دابّۃ الارض یعنے طاعون کا کیڑا زمین مین سے نکلیگا اسمین یہی بہید ہے کہ تا وہ اس بات کیطرف اشارہ کرے کہ وہ اُسوقت نکلیگا کہ جب مسلمان اور انکے علما زمین کیطرف جہک کر خود دابّۃ الارض بنجائین گے ہم اپنی بعض کتابون مین یہ لکہہ آئے ہین کہ اس زمانہ کے ایسے مولوی اور سجادہ نشین جو متقی نہین ہین اور زمین کیطرف جہکے ہوئے ہین یہ دابّۃ الارض ہین اور اب ہمنے اس رسالہ مین یہ لکہا ہے کہ دابّۃ الارض طاعون کا کیڑا ہے۔ ان دونون بیانون مین کوئی شخص تناقض نہ سمجہے۔ قرآن شریف ذوالمعارف ہے اور کئی وجوہ سے اسکے معنی ہوتے ہین† جو ایکدوسرے کی ضد نہین اور جس طرح قرآن شریف یکدفعہ نہین اترا اسی طرح اسکے معارف بہی دلون پر یکدفعہ نہین اترتے اسی بنا پر محققین کا یہی مذہب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معارف بہی یکدفعہ آپ کو نہین ملے بلکہ تدریجی طور پر آپنے علمی ترقیات کا دائرہ پورا کیا ہے۔ ایسا ہی مین ہون جو بروزی طور پر آپ کی ذات کا مظہر ہون۔ آنحضرت کی تدریجی ترقی مین سِتر یہ تہا کہ آپ کی ترقی کا ذریعہ محض قرآن تہا پس جبکہ قرآن شریف کا نزول تدریجی تہا اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکمیل معارف بہی تدریجی تہی اور اسی قدم پر مسیح موعود ہے جو اسوقت تم مین ظاہر ہوا۔ علم غیب خدا تعالیٰ کا خاصہ ہے جس قدر وہ دیتا ہے اسی قدر ہم لیتے ہین پہلے اُسی نے غیب سے مجہے یہ فہم عطا کیا کہ ایسے سست زندگی والے جو خدا اور اسکے رسول پر ایمان تو لاتے ہین مگر عملی حالت مین بہت کمزور ہین یہ لوگ دابّۃ الارض ہین یعنی زمین کے کیڑے ہین آسمان سے اِنکو کچہہ حصہ نہین اور مقدر تہا کہ آخری زمانہ مین یہ لوگ بہت ہوجائین گے اور اپنے ہونٹون سے اسلام کی شہادت دینگے مگر انکے دل تاریکی مین ہونگے یہ تو وہ معنی ہین جو پہلے ہمنے شائع کئے اور یہ معنی بجائے خود صحیح اور درست ہین۔ اب ایک اور معنی خدا تعالیٰ کیطرف سے اس آیۃ کے متعلق کہلے جن کو ابہی ہمنے بیان کردیا ہے یعنی یہ کہ دابّۃ الارض سے مراد وہ کیڑا بہی ہے جو مقدر تہا جو مسیح موعود کے وقت مین زمین مین سے نکلے اور دنیا کو انکی بداعمالیون کی وجہ سے تباہ کرے یہ خوب یاد رکہنے کے لائق ہے کہ جیسی یہ آیت دو معنون پر مشتمل ہے ایسے ہی صدہا نمونے اسی قسم کے کلام الٰہی مین پائے جاتے ہین اور اسی وجہ سے اسکو معجزانہ کلام کہا جاتا ہے جو ایک ایک آیت

† جس طرح اللہ تعالیٰ نے نباتات وغیرہ مین کئی قسم کے خواص رکہے ہین مثلاً ایک بوٹی دماغ کو قوت دیتی ہے اور ساتہ ہی جگر کو بہی مفید ہے اسی طرح قرآن شریف کے ہر ایک آیت مختلف قسم کے معارف پر دلالت کرتی ہے ۱۲ منہ

دس دس پہلو پر مشتمل ہوتی ہے اور وہ تمام پہلو صحیح ہوتے ہیں بلکہ قرآن شریف کے حروف اور ان کے اعداد بھی معارف مخفیہ سے خالی نہیں ہوتے مثلاً سورۃ **والعصر** کیطرف دیکھو کہ ظاہری معنوں کی رو سے یہ بتلاتی ہے کہ یہ دنیوی زندگی جس کو انسان اس قدر غفلت سے گذار رہا ہے آخر یہی زندگی ابدی خسران اور وبال کا موجب ہو جاتی ہے اور اس خسران سے وہی بچتے ہیں جو خدائے واحد پر سچے دل سے ایمان لاتے ہیں کہ وہ **موجود** ہے اور پھر ایمان کے بعد کوشش کرتے ہیں کہ اچھے اچھے عملوں سے اسکو راضی کریں اور پھر اسی پر کفایت نہیں کرتے بلکہ چاہتے ہیں کہ اس راہ میں ہمارے جیسے اور بھی ہوں جو سچائی کو زمین پر پھیلا دیں اور خدا کے حقوق پر کاربند ہوں اور بنی نوع پر بھی رحم کریں لیکن اس سورۃ کے ساتھ یہ ایک عجیب معجزہ ہے کہ ہمیں **آدم** کے زمانہ سے لیکر **آنحضرتؐ** کے زمانہ تک دنیا کی تاریخ **ابجد** کے حساب سے یعنی حساب جمل سے بتلائی گئی ہے غرض قرآن شریف میں ہزارہا معارف و حقائق ہیں اور در حقیقت شمار سے باہر ہیں اسی بنا پر قرآن شریف فرماتا ہے کہ آخری زمانہ میں دو قسم کے دابۃ الارض پیدا ہو جائینگے (۱) ایک تو **علماء بے عمل** جنکے دل زمین کیساتھ چسپاں ہونگے زمین کی شہرت چاہیں گے۔ (۲) دوسرے طاعون کا کیڑا جو بطور سزا بھی ظاہر ہوگا۔ سو **اس زمانہ** میں دونوں باتیں ظہور میں آگئیں اور دراصل حدیثوں میں ان دونوں باتوں کیطرف اشارہ ہے۔ **صحیح مسلم** کی ایک حدیث میں صاف لکھا ہے کہ مسیح موعود کے وقت میں ملک میں طاعون پھوٹیگی اور شیعہ کی کتابوں کی حدیثوں میں بھی طاعون کا ذکر ہے اور پھر ساتھ اسکے یہ بھی ذکر ہے کہ اس وقت اکثر علماء یہودی صفت ہو جائیں گے یعنی محض زمین کے کیڑے بن جائیں گے۔ دیکھو یہ دونوں پہلو جو قرآن شریف میں سے نکلتے ہیں حدیث سے ثابت ہوئے ؛

بعض نادان شیعہ نے جنہوں نے حسین کی پرستش کو اسلام کا مغز سمجھ لیا ہے ہمارے رسالہ **دافع البلاء** کے دیکھنے سے بہت زہر اگلا ہے اور گالیاں دیکر یہ اعتراض کیا ہے کہ کیونکر ممکن ہے کہ شخص امام حسین سے افضل ہو اور جوش میں آکر یہ بھی لکھ دیا ہے کہ امام حسین کی وہ شان ہے

کہ تمام نبی اپنی مصیبتوں کے وقت میں **اسی امام** کو اپنا شفیع ٹھیراتے تھے اور اسکی طفیل انکی مصیبتیں دور ہوتی تھیں۔ ایسا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی مصیبت کے وقت میں امام حسین[†] کے ہی **دست نگر** تھے اور آپ کی مصیبتیں بھی امام حسین کی **شفاعت** سے ہی دور ہوتی تھیں۔ افسوس یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ قرآن نے تو امام حسین کو رتبہ ابنیت کا بھی نہیں دیا بلکہ نام تک مذکور نہیں ان سے تو زید ہی اچھا رہا جسکا نام قرآن شریف میں موجود ہے۔ انکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا کہنا قرآن شریف کے نص صریح کے برخلاف ہے جیسا کہ آیۃ ما کان محمد ابا احد من رجالکم سے سمجھا جاتا ہے اور ظاہر ہے کہ حضرت امام حسین رجال میں سے تھے عورتوں میں سے تو نہیں تھے حق تو یہ ہے کہ اس آیۃ نے اس تعلق کو جو

حاشیہ[†] ہم اس حاشیہ میں ایک شیعہ صاحب کا اشتہار مطبوعہ مطبع شریفی پشاور درج کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ علی حائری صاحب نے امام حسین کی نسبت جو خیال ظاہر کیا ہے وہ خود ان کے ہم مذہب لوگوں کی رائے میں صحیح نہیں ہے اور اس سے انکی غلطی کا اور کیا زیادہ ثبوت ہوگا کہ ان کا ہم مذہب ہی مخطیہ ٹھیراتا ہے اپنے اشتہار مندرجہ ذیل میں ان کے خیال کو رد کرتا ہے اور یہ ایک نصرت الٰہی ہے کہ عین اس رسالہ کی تحریر کے وقت ہمیں یہ اشتہار مل گیا ہے جو علی حائری صاحب کی تحریر کی حقیقت کھولنے کیلئے کافی ہے اور وہ یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آج یہ رسالہ وسیلۃ المستلا میری نظر سے گذرا ہر چند میں نے اپنے تئیں ضبط کیا اور دل کو سمجھایا کہ ایسے معاملات میں کیوں دخل دیتے ہو مگر دل قابو سے نکل گیا اور یہ خیال کیا کہ افسوس کا مقام ہے کہ ہمارے علماء امامیہ کیسے بودے خیال کے ہیں وہ عقل خداداد سے کام نہیں لیتے اپنے علم اور شرافت کا کوئی کرشمہ نہیں دکھلاتے کیا ایک ایسے مدعی امامت کے مقابلہ میں اس قسم کے جوابات بیدلیل کفایت کر سکتے ہیں اور اس قسم کی روایات موضوعہ مسکت للخصم ہو سکتی ہیں۔ بخدا میں امامیہ ہو کر انصافاً کہتا ہوں کہ ہرگز یہ روایات اور استدلال من غیر کلام اللہ ایک ایسے زبردست مدعی کے بالمقابل کفتنی نہیں ہو سکتی۔ گالیاں نکالنا اور کسیکو نجس اور خبیث

امام حسین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بوجہ پسر دختر ہونیکے تہا نہایت ہی ناچیز کردیا تو پہر اس قدر انکو آسمان پر چڑہانا
کہ وہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بہی افضل ہین یہ قرآن شریف پر بہی تقدم ہے ہر ایک کو فضیلت
وہ دینی چاہئے کہ قرآن سے ثابت ہو قرآن تو انکی ابنیت کی بہی نفی کرتا ہے مگر یہان حضرات شیعہ تمام
انبیاء کا انہین کو شفیع ٹہراتے ہین یہ کیسی فضولی ہے یہ قول کس قدر حیا سے دور ہے کہ تمام انبیاء علیہم
السلام امام حسین کے ہی طفیلی ہین اگر وہ نہ ہوتے تو تمام نبیون کا نجات پانا مشکل بلکہ غیر ممکن تہا۔ ہائے
افسوس کہان ہے اسلام ان لوگون کا جو عیسائیون کی طرح حسین کنجا طرا س سول پر بہی زبان دراز کر رہے
جو تمام انبیاء سے افضل ہے۔ کیا تعجب نہین کہ قرآن ابو بکر کی تعریف کرے اور اسکی خلافت کی صریح لفظون مین

بقیہ شیعہ حیا اور ضال لکہنا اور جس قدر الفاظ ناشایستہ لغت کے کتابون مین درج ہین اپنی تحریر کو اون سے
مزین کرنا علم اور شرافت کو بٹا لگانا ہے۔
علماء ربانی کا کام یہ ہے کہ دلیل اور برہان سے اپنے عندیات کو قوت دین۔ پہر انصاف پسند طبایع
پر اونکی معقولیت ظاہر کرین ناظرین حق اور باطل مین خود تمیز رکہین گے۔
اب مین جناب مولوی صاحب کی خدمت مین عرض کرتا ہون۔ جناب من آپ کا مخاطب ایک مدعی
امامت ہے اگرچہ آپ اوسکو کاذب اور مفتری جانتے ہین پس اوسکے مسلمات سے اوسے ساکت
کرنا لازم ہے۔ تفسیر برغانی اور طبرانی ابو نعیم وغیرہ کا حوالہ دینا یا اونکی روایات غیر معصومہ پیش کرنا
ایک مدعی امامت کے بالمقابل جسکا دعوے ہو کہ مین حکم ہوکر قران مجید اور رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کی عظمت قائم کرنیکے لئے دنیا مین آیا ہون اپنے اوپر جہالت کا الزام قائم کرنے
سے زیادہ نتیجہ خیز نہین ہوسکتا وہ نہ حنفی ہے نہ شافعی نہ مالکی نہ حنبلی اور نہ جعفری نہ مقلد نہ اہل حدیث
پہر آپ حنفیون یا شافعیون یا مالکیون وغیرہ کے علماء یا مفسرین کے اقوال پیش کرکے اوسکو ملزم
کیونکر کر سکتے ہین اگر وہ ان اقوال کا پابند ہو تو منصب امامت درحقیقت اسکے لئے سزاوار نہین ہے
وہ دعوی کرتا ہے کہ مین اسوقت کا حکم ہون برغانی ہو یا طبرانی آن مین مفسرین کے اپنے عندیات

بشارت دے مگر حسین جو تمام انبیاء کا شفیع ہے اسکا سارے قرآن مین ذکر ندارد۔ پہر عجیب تر یہ بات ہے
کہ حسین کو یہ شرف بہی نصیب نہین ہوا کہ وہ موت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے قریب دفن کیا جاتا
مگر ابو بکر و عمر جنکو حضرات شیعہ کافر کہتے ہین بلکہ تمام کافرون سے بدتر سمجہتے ہین انکو یہ مرتبہ ملا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے ایسے ملحق ہوکر دفن کئے گئے کہ گویا ایک ہی قبر ہے اگر وہ کافر تہے تو خدا نے ایسا کیون کیا کافر سے
بدتر تو دنیا مین کوئی نہین ہوتا۔ کیا کوئی شیعہ راضی ہوسکتا ہے کہ اسکی پاکدامن مان ایک زانیہ کنجری کے
ساتہ دفن کردی جائے اور کافر تو زنا کار سے بدتر ہے پہر خدا نے کیون ایسا کیا کوئی عقلمند اور خدا سے ڈرنے
والا اسکا جواب دے۔ غرض حسین کو نبیون پر فضیلت دینا بیہودہ خیال ہے ہان یہ سچ ہے کہ وہ بہی خدا

بقیہ شیعہ خفا کا ذخیرہ ہوگا یا کچہہ اور۔ اگر آپ کہین کہ تفسیر قرآن ہے تو ہم کہینگے کہ پہر اس قدر مختلف الاقوال تفاسیر
جنکی تعداد ہزارہا سے بڑہ گئی کیون شایع ہوئی ہین اور انمین اختلاف ہی کیون ملا تو ہوا اور حضرت
مہدی آخر الزمان کی نسبت کیا آپ کے مسلمات مین درج نہین کہ وہ **اختلاف رفع** کرینگے اور تمام
اور سب ادیان کو **ایک دین** بنا دینگے۔ کیا جب امام مہدی تشریف لا دینگے بلا وعظ و نصیحت بلا
اور بلا تغیر و تبدل دین خود بخود ایک ہوجاویگا آیا کچہہ ترمیم و تنسیخ بہی کرینگے یا نہین۔ کیا وہ ظاہر
ہوکر مجتہدین کربلا کے فتوے پر چلین گے۔ یا مجتہدین نجف و ایران یا مجتہدین لکہنؤ و لاہور قرار دینگے
وہ کس مجتہد کے مقلد ہونگے اور کس کے فتوی پر عمل کرینگے نہین مین بہول گیا وہ ضرور آپکے فتوی پر چلینگے مگر افسوس کہ آپ بہی
نا بنینگے پہر امام ہوتا ہے وہ کسیکا مقلد نہین ہوتا بلکہ وہ خود حکم ہوتا ہے اسکے بالمقابل تفسیر برغانی اور
اور دلائل النبوت کا حوالہ دینا کوئی عقلمند طبیعت اسکو جائز رکہ سکتی ہے۔ ہان اسکے مسلمات قرآن
مجید اور سنت صحیحہ ہین۔ مین بہت خوش ہوتا کہ جب آپنے سورۃ انعام+ کی آیت یا ایہا الذین آمنوا
پیش کی تہی اسکی تفسیر مین قرآن مجید ہی سے ثابت کیا ہوتا کہ لفظ وسیلہ سے جو آیہ مذکورہ
بالا مین ہے حسین اور اوسکے آباء کرام مراد ہین اور اپنے دعوے کو موکد کرنیکے لئے بخاری یا مسلم
کی کوئی حدیث پیش کی ہوتی جو مدعی امامت کے مسلم کتب ہین یا در اغصہ کو تھام کر اپنی ہی تفسیرین

+ مولوی صاحب کی تحریر کے مطابق ہمنے سورۃ الانعام لکہا ہے ورنہ آیۃ مذکورہ سورہ مائدہ مین ہے ۱۲ منہ

کے رہتباز بندون مین سے تہے لیکن ایسے بندے تو کروڑہا دُنیا مین گذر چکے ہین اور خدا جانے آئندہ کس قدر ہونگے۔ پس بلاوجہ انکو تمام انبیاء کا سردار بنانا خدا کے پاک رسولوں کی سخت ہتک کرنا ہے ایسا ہی خدا تعالی نے اور آپکے پاک رسول نے بہی مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکہا ہے اور تمام خدا تعالی کے نبیون نے اسکی تعریف کی ہے اور اسکو تمام انبیاء کے صفات کاملہ کا **مظہر** ٹہیرایا ہے اب سوچنے کے لائق ہے کہ امام حسین کو اس سے کیا نسبت ہے یاد رہے کہ شیعہ یا شیعہ مجہہ کو گالیان دین یا میرا نام کذاب دجال بے ایمان رکہین لیکن جس شخص کو خدا تعالی بصیرت عطا کریگا وہ مجہے پہچان لیگا کہ مین مسیح موعود ہون اور وہی ہون جس کا نام سرور انبیاء نے **نبی اللہ** رکہا ہے اور اسکو **سلام** کہا ہے

بقیہ حاشیہ کیطرف رجوع کیا ہوتا کہ وہ کیا کہتے ہین جہانتک مین اپنی تفسیرون کو دیکہتا ہون انمین بہی اس آیت کی تفسیر مین مختلف اقوال ہین۔ ایک شخص بیہقی اور حاکم اور ابو نعیم کا حوالہ دیتا ہے اور ایک روایت یا واقعہ بیان کرتا ہے دوسرا اسکے بالمقابل قرآن مجید سے نکال کر خدا کا کلام پیش کرتا ہے اور اپنے دعوی کیواسطے سنت صحیحہ اور حدیث پیش کرتا ہے ہم کس کو مانین اور کس کو جانین کہ وہ عالم اور عامل بالقرآن ہے۔ اسکے آگے آپ فرماتے ہین ثابت ہے کہ حسین م اور انکے آباء اطہار کو انبیاء و اوصیاء نے سخت تکلیف کے وقت خدا اور اپنے درمیان وسیلہ قرار دیا ہے جسکی وجہ سے انکی حاجتین پوری ہوئین۔ آپ اپنے زعم کی بنیاد مجاہد اور طبرانی اور حاکم وغیرہ کا قول قرار دیتے ہین اور آیت **فتلقی آدم من ربه کلمت** کو اپنے زعم کی تفسیر قرار دیتے ہین۔ گویا آپ کا قول مجمل تہا جو پہلے سے کسی کتاب آسمانی مین درج چلا آتا تہا قرآن نے اُسکی تصریح کر دی ہے۔ برین علم و دانش بباید گریست ۔

اسی فہم لطیف کے بہروسہ پر اپنے مخالف پر طعن کرتے ہین ذرا انصاف کرین اور اپنی ہی کتابون کو دیکہین کہ کیا علماء اور مفسرین امامیہ نے کلمات کی تفسیر مین صرف انہی ناموں مبارک پر حصر تفسیر کیا ہے میرے پاس اسوقت تین تفسیرین امامیہ کی موجود ہین۔ تفسیر عمدۃ البیان۔ خلاصۃ المنہج۔ مجمع البیان۔ انمین بہت سے مختلف اقوال درج ہین۔ پہر حیات القلوب نکالکر جلد اول صفحہ ۵۶ و ۵۷ مین روایات مختلفہ کا حال

✽ علی حائری صاحب نے اپنے رسالہ تبصرۃ العقلاء مین ستارہ پر بہی غور دیا ہے کہ اہل بیت کے برابر غیر اہل بیت نہیں ہوسکتا اسکا مختصر جواب یہ ہے کہ سادات کی جڑ ملک ہی ہے کہ وہ بنی فاطمہ ہیں سو میں اگرچہ علوی تو نہیں ہوں مگر بنی فاطمہ میں سے ہوں میری بعض دادیاں مشہور اور صحیح النسب سادات میں سے تہیں ہمارے خاندان میں یہ طریق جاری رہا ہے کہ کبھی سادات کی لڑکیاں ہمارے خاندان میں آئیں اور کبھی ہمارے خاندان کی لڑکیاں انکے گہر گئیں

اور اپنا دوسرا بازو اسکو قرار دیا ہے اور **خاتم الخلفاء** ٹہیرایا ہے وہ مجہے اسی طرح افضل سمجہے گا جس طرح خدا اور رسول نے مجہے فضیلت دی ہے کیا یہ سچ نہین ہے کہ قرآن اور احادیث اور تمام نبیون کی شہادت سے مسیح موعود حسین سے افضل ہے اور جامع کمالات متفرقہ ہے پہر اگر درحقیقت مین وہی مسیح موعود ہون

بقیہ حاشیہ دیکہین کہ کس قدر اقوال نقل کئے گئے ہین اور ہر ایک کو علامہ مجلسی نے لکہا ہے کہ بسند صحیح از امام محمد باقر منقول است و در حدیث معتبر دیگر منقول است و بسند صحیح از حضرت صادق منقول است وغیرہ وغیرہ کرکے لکہا ہے۔ پہر مولینا صاحب جب آپ کے گہر مین ہی روایات متعددہ مختلفہ ہین تو مہربان من آپنے کلمات کی تفسیر مین جزم کس طرح کر لیا کہ اون سے مراد اسماء پنجتن پاک ہین اور پہر اوسپر متفق علیہ کا جملہ جڑ دیا۔ انمین تو علماء و مفسرین امامیہ ہی متفق نہین اورون کا تو کیا ذکر۔ اسکے آگے آپ ارقام فرماتے ہین کہ تہتر مذہب کے متفق علیہ حدیثون سے یہی ثابت ہے کہ حضرت نوح م نے طوفان کیوقت اور حضرت ابراہیم ؑ نے الی آخرہ۔ ذرا مہربانی تہتر مذہب کے اتفاق کا جو آنجناب نے دعوے کیا ہے ہر ایک مذہب والیکی ایک ایک حدیث اِس مضمون کے متعلق درج فرماوین۔ اور ہم آپکی اون احادیث پیش کردہ مین مطابق اصول احادیث جرح بہی ذکر نہ کرینگے خواہ وہ ضعیف ہی کیون نہ ہون صرف مذہب والیکا نام اور حدیث کے وہ عربی الفاظ جو بقید روات درج کئے گئے ہون معہ حوالہ کتب جسمین وہ حدیث نقل کیگئی ہے مرحمت فرماوین۔ پہر مین اصل مطلب کیطرف عود کرکے آپسے دریافت کرتا ہون کہ آپ سالہ کے صہ پر یہ عبارت درج فرماتے ہین جسکے الفاظ یہ ہین (اسکے رد مین اور امام حسین کی فضیلت پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کل انبیاء پر) ۔(۱) ان الفاظ کے ثبوت مین آپنے کونسا قول خدا کا ذکر کیا ہے جہان اللہ جلشانہ نے فرمایا ہو کہ امام حسین م افضل ہین تمام انبیاء پر اجمالی طور یا تفصیلی طور جدا جدا انبیاء علیہم السلام کے نام ذکر کرکے۔ (۲) کسی حدیث صحیح مین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ حسین افضل ہین تمام انبیاء سے۔ (۳) امام حسین ؑ نے خود فرمایا ہو کہ مین افضل ہون تمام انبیاء سے سوائے آنحضرت کے (۴) باقی آئمہ اہلبیت م مین سے کسی امام نے فرمایا ہو کہ امام حسین ؑ افضل ہین تمام انبیاء سابقہ سے سوائے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ اب ہم آپ کا منطقی ثبوت دیکہتے ہین کہ کہان آپنے منطق کا صغری اور کبرے قائم کرکے اسکا ثبوت دیا ہے ملن (الاشارہ تکفی للعاقل) چونکہ تمام انبیاء نے حضرت حسین علیہ السلام اور اونکے آباء کرام کو وسیلہ اپنی حاجتون

ماسوا اس کے یہ مرتبہ فضیلت جو ہماری خاندان کو حاصل ہے صرف انسانی روایتون تک محدود نہین بلکہ خدا نے اپنی پاک وحی سے اسکی تصدیق کی ہے چنانچہ وہ عزوجل ایک اپنی وحی مین جو ہے سلمان منا اہل البیت علی مشرب الحسن رضی اللہ تعالی خبر دیتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ سلمان جو دو سلم کا موجب ہوگا یعنی دو صلح کا موجب ہوگا یہی شخص ہے

توخود سوچ لو کہ حسین کے مقابل مجھے کیا درجہ دینا چاہئے اور اگر مین وہ نہیں ہون تو خدا نے صد ہا
نشان کیون دکہلائے اور کیون وہ ہردم میری تائید مین ہے ؂

بقیہ حاشیہ

مین گردانا ہے۔ **نوٹ** (ایسکا ثبوت ابہی آپ کے ذمہ باقی ہے) اور اسی کے ذریعہ سے اونکی دعائین قبول ہوئین اسلئے جسکا وسیلہ ڈالا جاتا ہے اور اسکے طفیل انبیاء علیہم السلام کی دعائین قبول ہوتی ہین وہ وسیلہ ضرور خدا کے نزدیک افضل ہوتا ہے ورنہ انبیاء علیہم السلام اوسکو وسیلہ نہ گردانتے یہ ہے آپ کی انوکہی منطق اور بوسیدہ علم کلام مثالاً۔ کیا اگر کوئی حکیم کسی مریض کو ایک نسخہ بتلاوے کہ اگر تم یہ نسخہ استعمال کرو تو تم اچہے ہو جاؤگے اور تمہارا مرض سلب ہو جائیگا اور ایسا اتفاق بہی ہو جاوے کہ وہ مریض اچہا ہو جاوے تو کوئی عاقل اس سے یہ نتیجہ نکالیگا کہ وہ نسخہ افضل ہے بیمار سے۔ تعجب کا مقام ہے کہ جس الزام پر آپنے اپنے مخالف کو کوسا۔ کہ حسین سے اپنے کو افضل بتلاتے ہین خود اسمین مبتلا ہو گئے کہ خود حسین کی فضیلت تمام انبیاء پر ثابت کرنے لگے پہر سوے تو اس قدر دلیل نہ دارد آپکو چاہئے تہا کہ فضیلت کے وہ مدارج تحریر کرتے کہ ان باتون سے حسین ع م کی فضیلت ثابت ہوتی ہے جیسا کہ علماء امامیہ نے حضرت علی ع م کی فضیلت ثابت کرنیکے لئے بالمقابل باقی صحابہ کے مدارج فضیلت قایم کئے ہین۔ آپ کو چاہئے تہا کہ (مثالاً) تحریر کرتے کہ حضرت امام مظلوم حسین عابد تہے اور اسکے بالمقابل حضرت آدم یا حضرت نوح کی عبادت ان سے بہت کم تہی یا حضرت حسین صابر و شاکر تہے اور اسکے بالمقابل دیگر فلان فلان انبیاء مین صبر و شکر کم تہا اور اس کمی کو اس ترازو مین بہی وزن کر تو جو آپکے پاس ہے وغیرہ وغیرہ۔ جب اس قسم یا اس جیسے جو بخیال آپ کے وجہ فضیلت قرار پا سکتے ہون تمام مدارج اور اصول فضیلت بالمقابل باقی انبیاء علیہم السلام کے آپ بیان فرماتے اور انکو نص یا حدیث صحیح اور تواتر اور تعامل قومی سے بہی موکد کرتے تب اہل حق پر ظاہر ہو جاتا کہ واقعی امام حسین افضل ہین دیگر انبیاء پر یہ خشک منطق کہ چونکہ انبیاء گذشتہ نے حسین کو وسیلہ اپنی دعاؤن مین خدا کے پاس گردانا ہے اسلئے وہ افضل ہین ہمارے کس کام۔ اول تو آپ قرآن سے ثابت کرین کہ واقعی حضرت آدم ع م نے حسین کا نام لیکر اونکو وسیلہ گردانا تہا۔ اس وقت حسین کہان تہا نام لکہا ہوا دیکہا کہان ذکر ہے قرآن مین کہ حضرت آدم نے ساق عرش پر اسماء پنجتن لکہے ہوئے دیکہے کہان ذکر ہے کہ آدم نے

کتاب سیف چشتیائی

یہ کتاب مجہکو یکم جولائی سنہ ۱۹۰۲ء کو بذریعہ ڈاک ملی ہے جسکو پیر مہر علی شاہ گولڑوی نے شائد اس غرض سے بہیجا ہے کہ تا وہ اس بات سے اطلاع دین کہ انہون نے میری کتاب اعجاز المسیح اور نیز شمس بازغہ کا جواب

بقیہ حاشیہ

دیکہ کر سمجہ بہی لیا کہ یہ حسین یا پنجتن پاک میرے سے چہہ ہزار سال بعد پیدا ہونگے کس نے اُن کے دل مین القا کیا اور القاء کرنیکا ذکر قرآن مین کہان ہے قرآن مجید مین تو صاف ہے اور ایک لطیف بیان اپنے اندر رکہتا ہے دیکہو جہان اسماء کی تعلیم کا ذکر ہے وہان اللہ جلشانہ نے صاف فرمایا ہے کہ وعلم آدم الاسماء کلہا فقال انبئونی باسماء ھؤلاء قال یا آدم انبئہم باسمائہم فلما انباھم باسمائھم۔ مگر اسجگہ تو فتلقی آدم من ربہ کلمات صاف ہے۔ دوسرے موقعہ پر یعنے حضرت آدم کے قصہ مین قرآن شریف نے کلمات کی تفسیر کر دی ہے سورۃ اعراف ربنا ظلمنا انفسنا الخ اب جسکی تصریح خود قرآن کریم نے کر دی ہو نہ کنایہ اور اشارہ سے بلکہ صاف الفاظ مین۔ اور کچہہ ابہام اور شک بہی باقی نہ رہتا ہو۔ پہر ایسی منقول استدلال قرآنی کو چہوڑ کر آپ کے یا برغانی کے زعم کی پیروی کون عقلمند کر سکتا ہے ؂

(میان) سید علی ہمدانی اور طبرانی نے لکہا ہے اپنی اپنی کتابون مین۔ اے مدعی علم و تحقیق کیا یہ لوگ معصوم تہے کہ جو کچہہ انہون نے اپنی اپنی کتابون مین لکہا ہے واجب الاخذ ہے یا اُن پر وحی نازل ہوتی تہی یا حضرت آدم خواب مین اگر اُن کو بتلا گئے تہے کہ ابتلا کے وقت مینے یہ نام لئے تہے۔ (الستم شہداء ام علی اللہ تفترون) وہ سیکڑون سالون کے بعد زمانہ مین ہو کر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ایسا فرمایا ہے۔ اور منقولی روایت جس کے صحت کا کوئی معیار اُنکی پاس نہین اپنی اپنی کتابون مین درج کر دی ۔

لکہہ دیا ہے اور اس کتاب کے پہونچنے سے پہلے ہی مجھکو یہ خبر پہونچ چکی تہی کہ اعجاز المسیح کے مقابل پر وہ ایک کتاب لکھ رہے ہین مگر مجھہ کو یہ امید نہ تہی کہ وہ میری عربی کتاب کا جواب اردو مین لکھین گے بلکہ مجھے یہ خیال تہا کہ چونکہ اکثر باسمجھہ لوگون نے پیر صاحب کی اس مکارانہ کارروائی کو پسند نہین کیا

بقیہ حاشیہ ۱ سُنئے رسُول خدا نے تو یہ بہی فرمایا ہے کہ میرے بعد بہت کذاب پیدا ہونگے اور جہوٹی حدیثین میرے نام سے روایت کرینگے پس تمکو لازم ہے کہ اس وقت حدیث کو کتاب اللہ پر عرض کرو اگر موافق ہو تو لے لو ورنہ ترک کرو۔ پہر ہم بغیر اس معیار کے کسی حدیث کو کیونکر صحیح سمجھہ سکتے ہین جبکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ معیار تصحیح حدیث بتلا دیا ہے۔ اور مولٰنا صاحب نے بہی اس حدیث کو اپنے کسی رسالہ مین ذکر کیا ہوا ہے۔ پس یہ بات کہ جو حدیث کسی کتاب مین لکہی ہو وہ درحقیقت حدیث رسول ہوگی امر مسلم نہ رہا بلکہ جو حدیث مطابق کتاب اللہ ہوگی وہ حدیث رسول ہوگی۔ دیکہین اصول کافی کتاب العلم امام جعفر علیہ السلام فرماتے ہین فما وافق کتاب اللہ فخذوہ وما خالف فدعوہ کل حدیث لا یوافق کتاب اللہ فہو زخرف اصول کافی کے دیباچہ ہی مین نظر کرین کہ ہمارے شیخ المحدثین اپنے شیعون کی احادیث کی نسبت کیا تحریر فرماتے ہین۔ طرفہ برین یہ کہ آپ تو ان علماء پر جن کی روایات آپنے پیش کئی ہین تبرا بہیجتے ہین پہر اون سے حجت پکڑنا چہ معنی دارد۔ وہ حالتون سے خالی نہین یا تو آپ میرزا صاحب کے اصول سے بکلی ناواقف ہین یا عوام کو دہوکہ دیتے ہین اب آخری فیصلہ بہی درہ سُن لین۔ نہایۃ المقصود حصہ اول صفحہ ۱ سطر ۹ ملاحظہ ہو۔ جناب مولینا صاحب نے خود تسلیم کر لیا ہے کہ (نبوت افضل از امامت است قطعًا) اس جگہ امام حسین خود وقعی امام تہے انکی نسبت کوئی استثناء ذکر نہین فرمایا گیا پہر کس طرح یہ بات کہی جاتی ہے کہ امام حسینؑ افضل ہین سب انبیاء سے بغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ۞

خاکسار

نذر علی از پشاور ۱۹۰۲ء

جو اُنہون نے لاہور مین کی تہی † اسلئے ندامت مذکورہ بالا کا داغ دہونے کے لئے ضرور انہون نے یہ ارادہ کیا ہوگا کہ میرے مقابل تفسیر نویسی کیلئے کچھہ طبع آزمائی کرین اور میری کتاب اعجاز المسیح کی مانند سورۃ فاتحہ کی تفسیر عربی فصیح بلیغ مین شائع کردین تا لوگ یقین کرلین کہ پیرجی عربی بہی جانتے ہین اور تفسیر بہی لکھہ سکتے ہین لیکن افسوس کہ میرا یہ خیال صحیح نہ نکلا جب انکی کتاب سیف چشتیائی مجھے ملی تو پہلے تو اوس کتاب کو ہاتہہ مین لیکر مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ اب ہم انکی عربی تفسیر دیکہین گے اور بمقابل اسکے ہماری تفسیر کی قدر و منزلت لوگون پر اور بہی کہل جائیگی۔ مگر جب کتاب کو دیکہا گیا اور اسکو اردو زبان مین لکہا ہوا پایا اور تفسیر کا نام و نشان نہ تہا۔ تب تو بے اختیار اونکی حالت پر رونا آیا

† حاشیہ ۹ لاہور مین جو ایک قابل شرم کارروائی پیر مہر علیشاہ صاحب سے ہوئی وہ یہ تہی کہ انہون نے بذریعہ ایک پُر فریب حیلہ جوئی کے اوس مقابلہ سے انکار کر دیا جسکو وہ پہلے منظور کر چکے تہے اسکی تفصیل یہ ہے کہ جب میری طرف سے متواتر دُنیا مین اشتہارات شایع ہوئے کہ خدا تعالی کے تائیدی نشانون مین سے ایک یہ نشان بہی مجھے دیا گیا ہے کہ مین فصیح بلیغ عربی مین قرآن شریف کی کسی سورۃ کی تفسیر لکہہ سکتا ہون اور مجھے خدا تعالی کی طرف سے علم دیا گیا ہے کہ میرے بالمقابل اور بالمواجہہ بیٹہکر کوئی دوسرا شخص خواہ وہ مولوی ہو یا کوئی فقیر گدی نشین ایسی تفسیر ہرگز لکہہ نہین سکیگا اور اس مقابلہ کیلئے پیرجی موصوف کو بہی بلایا گیا تا وہ اگر حق پر ہین تو ایسی تفسیر بالمقابل بیٹہکر لکہنے سے اپنی کرامت دکہلاوین یا ہمارے دعوی کو قبول کرین۔ تو اول تو پیرجی نے دور بیٹہے یہ لاف ماردی کہ اس نشان کا مقابلہ مین کرونگا لیکن بعد اسکے انکو میری نسبت بکثرت روائتین پہنچ گئین کہ اس شخص کی قلم عربی نویسی مین دریا کی طرح چل رہی ہے اور پنجاب و ہندوستان کے تمام مولوی ڈرکر مقابلہ سے کنارہ کش ہوگئے ہین تب اسوقت پیرجی کو سوجہی کہ ہم بے موقعہ پہنس گئے آخر حسب مثل مشہور کہ مرتا کیا نہ کرتا انکار کیلئے یہ منصوبہ تراشا کہ ایک اشتہار شایع کردیا کہ ہم بالمقابل بیٹہکر تفسیر لکہنے کیلئے تیار تو ہین مگر ہماری طرف سے یہ شرط ضروری ہے کہ تفسیر لکہنے سے پہلے عقاید مین بحث ہو جائے کہ کس کے عقائد صحیح اور مسلم اور مدلل ہین اور مولوی

یہ کتاب اگرچہ اس لایق نہ تھی کہ ایک نظر بھی اُسکو دیکھ سکیں کیونکہ مولف کتاب نے جیسا کہ اُسکو چاہئے تھا بالمقابل عربی تفسیر لکھہ کر اپنی معجزانہ طاقت کا کچھہ ثبوت نہیں دیا اور جس فرض کو ادا کرنا تھا وہ اس قدر لمبی مدت میں بھی اُسکو ادا نہیں کر سکا بلکہ مقابلہ سے منہ پھیر کر اپنی درماندگی کی نسبت اپنے ہاتھہ سے مُہر لگا دی* اور آپ **گواہی دیدی** کہ درحقیقت اعجاز المسیح خدا کی طرف سے **ایک نشان** ہے جس کی نظیر پر وہ قادر نہ ہو سکا تاہم مینے اِس اردو کتاب کو غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ بجز بیہودہ نکتہ چینیوں کے کوئی امر بھی اُس میں قابل التفات نہیں اور نکتہ چینی بھی ایسی کمینہ پن اور جہالت کی کہ اگر اسکو ایک جائز اعتراض سمجھا جائے تو نہ اس سے قرآن شریف باہر رہ سکتا ہے اور نہ احادیث نبویہ۔ اور نہ اہل ادب کی کتابوں میں سے کوئی کتاب*

اب نکتہ چینی کو غور سے سُنو کہ پیر صاحب فرماتے ہیں کہ اس کتاب اعجاز المسیح میں جو دو سو صفحہ کی کتاب ہے چند فقرے جو اکٹھا کرنے کی حالت میں چار سطر سے زیادہ نہیں ہیں انہیں سے بعض مقامات حریری اور بعض قرآن شریف سے اور بعض کسی اور کتاب سے مسترقہ ہیں اور بعض کسیقدر تغییر تبدیل کیساتھہ لکھے گئے ہیں اور بعض عرب کی مشہور مثالوں میں سے ہیں یہ ہماری چوری ہوئی جو پیر صاحب نے پکڑی کہ بیس ہزار فقرہ میں سے دس باران فقرے جنمیں سے کوئی آیت قرآن شریف کی اور کوئی عرب کی مثال اور کوئی بقول اُنکے

بقیہ حاشیہ — محمد حسین بٹالوی کہ جو نزول مسیح میں انہیں کے ہم عقیدہ ہیں اس تصفیہ کیلئے منصف مقرر کئے جائیں پھر اگر مولوی صاحب موصوف یہ کہدیں کہ پیر جی کے عقاید صحیح ہیں اور مسیح ابن مریم کے متعلق جو کچھ انہوں نے سمجھا ہے وہی ٹھیک ہے تو فی الفور اسی جلسہ میں یہ راقم انکی بیعت کریگا اور انکے خادموں اور مریدوں میں داخل ہو جائیگا اور پھر تفسیر نویسی میں بھی مقابلہ کیا جائے۔ یہ اشتہار ایسا دیا تھا کہ اسکا مکر اور فریب لوگوں پر کھل نہ سکے آخر عقلمند لوگوں نے تاڑ لیا کہ اِس شخص نے ایک قابل شرم منصوبہ کے ذریعہ سے انکار کر دیا۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسکے بعد بہت سے لوگوں نے میری بیعت کی اور خود انکے بعض مرید بھی اُن سے بیزار ہو کر بیعت میں داخل ہوئے یہانتک کہ ستر ہزار کے قریب بیعت کرنیوالوں کی تعداد پہنچ گئی اور مولویوں اور پیرزادوں اور گدی نشینوں کی حقیقت لوگوں پر کھل گئی کہ وہ ایسی کارروائیوں سے حق کو چھپانا چاہتے ہیں۔ منہ

* گویا اُن کا نام مہر علی نہیں ہے بلکہ مُہر علی ہے کیونکہ وہ اپنے عاجز اور ساکت رہنے سے کتاب اعجاز المسیح کے اعجاز پر مُہر لگاتے ہیں۔ منہ*

حریری یا ہمدانی کے کسی فقرہ سے توارد تھا۔ افسوس کہ ان کو اس اعتراض کے کرتے ہوئے ذرہ شرم نہیں آئی اور ذرہ خیال نہیں کیا کہ اگر ان قلیل اور دو چار فقروں کو توارد نہ سمجھا جائے جیسا کہ ادیبوں کے کلام میں ہوا کرتا ہے اور یہ خیال کیا جائے کہ یہ چند فقرے بطور اقتباس کے لکھے گئے تو اسمیں کونسا اعتراض پیدا ہو سکتا ہے خود حریری کی کتاب میں بعض آیات قرآنی بطور اقتباس موجود ہیں ایسا ہی چند عبارات اور اشعار دوسروں کے بغیر تغییر تبدیل کے اسمیں پائے جاتے ہیں اور بعض عبارتیں ابو الفضل بدیع الزمان کی اسمیں بعینہ ملتی ہیں تو کیا اب یہ رائے ظاہر کیجائے کہ مقامات حریری سب کی سب مسروقہ ہے بلکہ بعض نے تو ابو القاسم حریری پر یہانتک بدظنی کی ہے کہ اسکی ساری کتاب ہی کسی غیر کی تالیف ٹھہرائی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ ایکدفعہ فن انشاء میں کامل سمجھہ کر ایک امیر کے پاس پیش کیا گیا اور امتحاناً حکم ہوا کہ ایک اظہار کو عربی فصیح بلیغ میں لکھے مگر وہ لکھہ نہ سکا اور یہ امر اُسکے لئے بڑی شرمندگی کا موجب ہوا مگر تاہم وہ ادبا میں بڑی عظمت کے ساتھہ شمار کیا گیا اور اُسکی مقامات حریری بڑی عزت کے ساتھہ دیکھی جاتی ہے۔ حالانکہ وہ کسی دینی یا علمی خدمت کے لئے کام نہیں آسکتی کیونکہ حریری اِس بات پر قادر نہیں ہو سکا کہ کسی سچے اور واقعی قصہ یا معارف اور حقائق کے اسرار کو بلیغ فصیح عبارت میں قلمبند کرکے یہ ثابت کرتا کہ وہ الفاظ کو معانی کا تابع کر سکتا ہے۔ بلکہ اوس نے اول سے آخر تک معانی کو الفاظ کا تابع کیا ہے جس سے ثابت ہوا کہ وہ ہرگز اِس بات پر قادر نہ تھا کہ واقعہ صحیحہ کا نقشہ عربی فصیح بلیغ میں لکھہ سکے لہذا ایسا شخص جسکو معانی سے غرض ہے اور معارف حقایق کا بیان کرنا اُسکا مقصد ہے وہ حریری کے جمع کردہ ہڈیوں سے کوئی مغز حاصل نہیں کر سکتا یہ اور بات ہے کہ کسی کے کلام کا اتفاقاً خدا تعالی کیطرف سے بعض فقرات میں کسی سے توارد ہو جائے کیونکہ بعض محاورات ادبیہ کا کوچہ ایسا تنگ ہے کہ یا تو اسمیں بعض ادباء کو بعض سے توارد ہوگا اور یا ایک شخص ایک ایسے محاورہ کو ترک کریگا جو واجب الاستعمال ہے ظاہر ہے کہ جس مقام پر خصوصیات بلاغت کے لحاظ سے ایک جگہ پر مثلاً اقتحم کا لفظ اختیار کرنا ہے نہ اور کوئی لفظ تو اِس لفظ پر تمام ادباء کا بالضرور توارد ہو جائیگا اور ہر ایک کے منہ سے یہی لفظ نکلیگا۔ ہان ایک جاہل غبی جو اسالیب بلاغت سے بیخبر اور ذوق مفردات سے ناواقف ہے وہ اسکی جگہ پر کوئی اور لفظ بول جائیگا اور ادباء کے نزدیک

قابل اعتراض ٹھہریگا۔ ایسا ہی ادبا کو یہ اتفاق بہی پیش آجاتا ہے کہ گو بیس شخص ایک مضمون کے لکھنے والے ہون جو بیس آپ ادیب اور بلیغ ہون مگر بعض صورتون کے ادائے بیان مین ایک ہی الفاظ اور ترکیبِ فقرہ یران کا توارد ہوجائیگا اور یہ باتین ادبا کے نزدیک مسلمات مین سے ہین جنہین کسی کو کلام نہین۔ اور اگر غور کرکے دیکہو تو ہر ایک زبان کا یہی حال ہے اگر اردو مین ہی مثلاً ایک فصیح شخص تقریر کرتا اور آپ ہی کہین مثالین لاتا ہے کہین دلچسپ فقرے بیان کرتا ہے تو دوسرا فصیح بہی اُسی رنگ مین کہدیتا ہے اور بجز ایک پاگل آدمی کے کوئی خیال نہین کرتا کہ یہ سرقہ ہے انسان تو انسان خدا کے کلام مین بھی یہی پایا جاتا ہے۔ اگر بعض پرفصاحت فقرے اور مثالین جو قرآن شریف مین موجود ہین شعراء جاہلیت کے قصاید مین دیکہی جائین تو ایک لمبی فہرست طیار ہوگی اور اِن امور کو محققین نے جائے اعتراض نہین سمجہا بلکہ اسی غرض سے ائمہ راشدین نے جاہلیت کے ہزارہا اشعار کو حفظ کر رکہا تہا اور قران شریف کی بلاغت فصاحت کے لئے انکو بطور سند لاتے تہے۔

یہ بات بہی اس جگہ بیان کردینے کے لائق ہے کہ مین خاص طور پر خداتعالی کی اعجاز نمائی کو انشاء پردازی کے وقت بہی اپنی نسبت دیکہتا ہون کیونکہ جب مین عربی مین یا اردو مین کوئی عبارت لکہتا ہون تو مین محسوس کرتا ہون کہ کوئی اندر سے مجہے تعلیم دے رہا ہے اور ہمیشہ میری تحریر گو عربی ہو یا اردو یا فارسی دو حصہ پر منقسم ہوتی ہے (۱) ایک تو یہ کہ بڑی سہولت سے سلسلہ الفاظ اور معانی کا میرے سامنے آتا جاتا ہے اور مین اسکو لکہتا جاتا ہون اور گو اس تحریر مین مجہے کوئی مشقت اٹہانی نہین پڑتی مگر دراصل وہ سلسلہ میری دماغی طاقت سے کچہہ زیادہ نہین ہوتا یعنی الفاظ اور معانی ایسے ہوتے ہین کہ اگر خداتعالی کی ایک خاص رنگ مین تائید نہ ہوتی تب بہی اُسکے فضل کیساتہہ ممکن تہا کہ اسکی معمولی تائید کی برکت سے جو لازمہ فطرت خواص انسانی ہے کسیقدر مشقت اٹہا کر اور بہت سا وقت لیکر اُن مضامین کو مین لکہہ سکتا واللہ اعلم۔ (۲) دوسرا حصہ میری تحریر کا محض خارق عادت کے طور پر ہے اور[۱] وہ یہ ہے کہ جب مین مثلاً ایک عربی عبارت لکہتا ہون اور سلسلہ عبارت مین بعض ایسے الفاظ کی حاجت پڑتی ہے کہ وہ مجہے معلوم نہین ہین تب ان کی نسبت خداتعالی کی وحی رہنمائی کرتی ہے اور وہ لفظ وحی متلو کی طرح روح القدس میرے دل

شرائط مشہورہ مقابلہ کرے سنہ

مین ڈالتا ہے اور زبان پر جاری کرتا ہے اور اس وقت مین اپنی حس سے غائب ہوتا ہون مثلاً عربی عبارت کے سلسلہ تحریر مین مجہے ایک لفظ کی ضرورت پڑی جو ٹہیک ٹہیک **بسیاری عیال** کا ترجمہ ہے اور وہ مجہے معلوم نہین اور سلسلہ عبارت اُسکا محتاج ہے تو فی الفور دل مین وحی متلو کی طرح لفظ **ضفف** ڈالا گیا جسکے معنی ہین بسیاری عیال۔ یا مثلاً سلسلہ تحریر مین مجہے ایسے لفظ کی ضرورت ہوئی جسکے معنی ہین غم وغصہ سے چُپ ہوجانا اور مجہے وہ لفظ معلوم نہین تو فی الفور دل پر وحی ہوئی کہ **وجوم**۔ ایسا ہی عربی فقرات کا حال ہے۔ عربی تحریرون کے وقت مین صدہا بنے بنائے فقرات وحی متلو کی طرح دل پر وارد ہوتے ہین اور یا یہ کہ کوئی **فرشتہ** ایک کاغذ پر لکہے ہوئے وہ فقرات دکہا دیتا ہے اور بعض فقرات آیات قرانی ہوتے ہین یا اُن کے مشابہ کچہہ تہوڑے تصرف سے اور بعض اوقات کچہہ مدت کے بعد پتہ لگتا ہے کہ فلان عربی فقرہ جو خداتعالی کیطرف سے بہ رنگ وحی متلو القا ہوا تہا وہ فلان کتاب مین موجود ہے چونکہ ہر ایک چیز کا خدا مالک ہے اس لئے وہ یہی اختیار رکہتا ہے کہ کوئی عمدہ فقرہ کسی کتاب کا یا کوئی عمدہ شعر کسی دیوان کا بطور وحی میرے دل پر نازل کرے یہ تو زبان عربی کے متعلق بیان ہے مگر اس سے زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے کہ بعض الہامات مجہے اُن زبانون مین بہی ہوتے ہین جن سے مجہے کچہہ بہی واقفیت نہین جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ جیسا کہ براہین احمدیہ مین کچہہ نمونہ اُنکا لکہا گیا ہے اور مجہے اُس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتہہ مین میری جان ہے کہ یہی عادت اللہ میرے ساتہہ ہے اور یہ نشانون کے قسم مین سے ایک نشان ہے جو مجہے دیا گیا ہے جو مختلف پیرایون مین امور غیبیہ میرے پر ظاہر ہوتے رہتے ہین اور میرے خدا کو اسکی کچہہ بہی پرواہ نہین کہ کوئی کلمہ جو میرے پر بطور وحی القا ہو وہ کسی عربی یا انگریزی یا سنسکرت کی کتاب مین درج ہو کیونکہ میرے لئے وہ غیب محض ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے قرآن شریف مین بہت سی توریت کے قصے بیان کرکے انکو علم غیب مین داخل کیا ہے کیونکہ وہ قصے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم غیب تہا گو یہودیون کیلئے وہ غیب نہ تہا۔ پس یہی راز ہے جسکی وجہ سے مین ایک دنیا کو معجزہ عربی بلیغ کی تفسیر نویسی مین بالمقابل بلاتا ہون ورنہ انسان کیا چیز اور ابن آدم کیا حقیقت کہ غرور

اور تکبر کی راہ سے ایک دنیا کو اپنے مقابل پر بلا دے۔ یہ عجیب بات ہے کہ بعض اوقات بعض فقرون مین خدا تعالیٰ کی وحی انسانون کی بنائی ہوئی صرفی نحوی قواعد کی بظاہر اتباع نہین کرتی مگر ادنیٰ توجہ سے تطبیق ہو سکتی ہے۔ اِسی وجہ سے بعض نادانون نے قرآن شریف پر بھی اپنی مصنوعی نحو کو پیش نظر رکھ کر اعتراض کئے ہین مگر یہ تمام اعتراض بیہودہ ہین۔ زبان کا علم وسیع خدا کو ہے نہ کسی اور کو اور زبان جیسا کہ تغیر مکانی سے کسیقدر بدلتی ہے ایسا ہی تغیر زمانی سے بھی تبدیلیان ہوتی رہتی ہین۔ آجکل کی عربی زبان کا اگر محاورہ دیکھا جائے جو مصر اور مکہ اور مدینہ اور دیار شام وغیرہ مین بولی جاتی ہے تو گویا وہ محاورہ صرف و نحو کے تمام قواعد کی بیخکنی کر رہا ہے اور ممکن ہے کہ اسی قسم کا محاورہ کسی زمانہ مین پہلے بھی گذر چکا ہو۔ پس خدا تعالیٰ کی وحی کو اِس بات سے کوئی روک نہین ہے کہ بعض فقرات گذشتہ محاورہ یا موجودہ محاورہ کے موافق بیان کرے اِسی وجہ سے قرآن مین بعض خصوصیات ہین علاوہ اِسکے اس ملک مین صرفی نحوی قواعد سے بھی لوگون کو اچھی طرح واقفیت نہین اصل بات یہ ہے جبتک زبان عرب مین پورا پورا توغل نہ ہو اور جاہلیت کے تمام اشعار نظر سے نہ گذر جائین اور کتب قدیمہ مبسوطہ لغت جو محاورات عرب پر مشتمل ہین غور سے نہ پڑھے جائین اور وسعت علمی کا دائرہ کمال تک نہ پہنچ جائے تبتک عربی محاورات کا کچھ بھی پتہ نہین لگتا اور نہ اونکی صرف اور نحو کا باستیفاء علم ہو سکتا ہے۔ ایک نادان نکتہ چینی کرتا ہے کہ فلان صلہ درست نہین یا ترکیب غلط ہے اور اسی قسم کا صلہ اور اسی قسم کی ترکیب اور اسی قسم کا صیغہ قدیم جاہلیت کے کسی شعر مین نکل آتا ہے اور اِس ملک مین جو لوگ علماء کہلاتے ہین بڑی دوڑ انکی قاموس تک ہے حالانکہ قاموس کی تحقیق پر بہت جرح ہوئی ہین اور کئی مقامات مین اس نے دھوکہ کھایا ہے۔ یہ بیچارے جو علماء یا مولوی کہلاتے ہین انکو تو قدیم معتبر کتابون کے نام بھی یاد نہین اور نہ انکو تحقیق اور توغل زبان عربی سے کچھ دلچسپی ہے۔ مشکوٰۃ یا ہدایہ پڑھ لیا تو مولوی کہلائے اور پھر وہ بڑھ پیٹ کیلئے وعظ کرنا شروع کر دیا۔ اگر وعظ سے کوئی عورت دام مین پھنس گئی تو اس سے نکاح کر لیا۔ یا کسی گدی پر بیٹھ کر تعویذ گنڈون سے اپنا معاش چلایا۔ پس اغراض نفسانیہ کیساتھ زبان پر کیونکر احاطہ ہو سکے اور معارف قرآنیہ کیونکر حاصل ہو سکین اور لغت عرب جو صرف نحو کی اصل کنجی ہے وہ ایک ایسا ناپیدا کنار

دریا ہے جو اسکی نسبت امام شافعی رحمۃ اللہ کا یہ مقولہ بالکل صحیح ہے کہ **لا یعلمہ الا نبی** یعنی اس زبان کو اور اس کے انواع اقسام کے محاورات کو بجز نبی کے اور کوئی شخص کامل طور پر معلوم ہی نہین کر سکتا اِس قول سے بھی ثابت ہوا کہ اس زبان پر ہر یک پہلو سے قدرت حاصل کرنا ہر ایک کا کام نہین بلکہ اسپر پورا احاطہ کرنا **معجزات انبیاء** علیہم السلام سے ہے۔

یہ بات یاد رکھنے کے لایق ہے کہ یہ نکتہ چینی مذکورہ بالا ایک **مُلہَم** کے مقابل پر کہ جو عربی نویسی مین بہت سے فقرے خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور الہام کے پاتا ہے بالکل مہمل ہے کیونکہ اگر خدا تعالیٰ اپنے بندون کو اس طرح پر بھی مدد دے کہ کبھی ایک مسلسل تقریر مین کسی کتاب کا کوئی عمدہ فقرہ بطور وحی اسکے دل پر القا کرے تو ایسا القا اس عبارت کو اعجازی طاقت سے باہر نہین کر سکتا۔ باہر تب ہو کہ جب دوسرا شخص اسکی مثل پر قادر ہو سکے مگر ابتک کون قادر ہوا؟ اور کس نے مقابلہ کیا اور خود ادباء کے نزدیک اس قدر قلیل توارد نہ جائے اعتراض ہے اور نہ جائے شک بلکہ مستحسن ہے کیونکہ طریق اقتباس بھی ادبیہ طاقت مین شمار کیا گیا ہے اور ایک جز بلاغت کی سمجھی گئی ہے۔ جو لوگ اس فن کے رجال ہین وہی اقتباس پر بھی قدرت رکھتے ہین ہر یک جاہل اور غبی کا یہ کام نہین ہے ماسوا اسکے ہمارا تو یہ دعویٰ ہے کہ معجزہ کے طور پر خدا تعالیٰ کی تائید سے اس انشا پردازی کی ہمین طاقت ملی ہے تا معارف حقایق قرآنی کو اس پیرایہ مین بھی دنیا پر ظاہر کرین۔ اور وہ بلاغت جو ایک بیہودہ اور لغو طور پر اسلام مین رائج ہو گئی تھی اسکو کلام الٰہی کا خادم بنایا جائے اور جبکہ ایسا دعویٰ ہے تو محض انکار سے کیا ہو سکتا ہے جبتک کہ اسکی مثل پیش نہ کرین یون تو بعض شریر اور بدذات انسانون نے قرآن شریف پر بھی یہ الزام لگایا ہے کہ اسکے مضامین توریت اور انجیل مین سے مسروقہ ہین اور اسکی امثلہ قدیم عرب کی امثلہ ہین جو بالفاظہا سرقہ کے طور پر قرآن شریف مین داخل کی گئی ہین ایسا ہی یہودی بھی کہتے ہین کہ انجیل کی عبارتین طالمود مین سے لفظ بلفظ چرائی گئی ہین چنانچہ ایک یہودی نے حال مین ایک کتاب بنائی ہے جو اسوقت میرے پاس موجود ہے اور بہت سی عبارتین طالمود کی پیش کی ہین جو بجنسہ بغیر کسی تغیر تبدل کے انجیل مین موجود ہین اور یہ عبارتین صرف

ایک دو فقرے نہین ہین بلکہ ایک بڑا حصہ انجیل کا ہے اور وہی فقرات اور وہی عبارتین ہین جو انجیل مین موجود ہین اور اس کثرت سے وہ عبارتین ہین جنکے دیکھنے سے ایک محتاط آدمی بھی شک مین پڑیگا کہ یہ کیا معاملہ ہے اور دل مین ضرور کہیگا کہ کہانتک اسکو توارد پر حمل کرتا جاؤن اور اس یہودی فاضل نے اسی پر بس نہین کی بلکہ باقی حصہ انجیل کی نسبت اُسنے ثابت کیا ہے کہ یہ عبارتین دوسرے نبیون کی کتابون مین سے لیگئی ہین اور بعینہٖ وہ عبارتین بائبل مین سے نکال کر پیش کی ہین اور ثابت کیا ہے کہ انجیل سب کی سب مسروقہ ہے اور یہ شخص خدا کا نبی نہین ہے بلکہ ادھر اُدھر سے فقرے چرا کر ایک کتاب بنالی اور اسکا نام انجیل رکھ لیا اور اس فاضل یہودی کیطرف سے یہ اس قدر سخت حملہ کیا گیا ہے کہ اب تک کوئی پادری اس کا جواب نہین دیسکا۔ یہ کتاب ہمارے پاس موجود ہے جو ابھی ملی ہے اب چونکہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ حضرت مسیح نے ایک یہودی اُستاد سے سبقاً سبقاً توریت پڑہی تھی اور طالمود کو بھی پڑہا تھا اس لیئے ایک شکی مزاج کے انسان کو اس شبہ سے نکلنا مشکل ہے کہ کیون اس قدر عبارتین پہلی کتابون کی انجیل مین بلفظہا داخل ہوگئین اور نہ صرف وہی عبارتین جو خدا کی کلام مین تہین بلکہ وہ عبارتین بھی جو انسانون کے کلام مین تہین مگر اس سنت اللہ پر نظر کرنے سے جسکو ابھی ہم لکھ چکے ہین یہ شبہ ہیچ ہے کیونکہ خدا تعالیٰ بباعث اپنی مالکیت کے اختیار رکھتا ہے کہ دوسری کتابون کی بعض عبارتین اپنی جدید وحی مین داخل کرے اسپر کوئی اعتراض نہین چنانچہ براہین احمدیہ کے دیکھنے سے ہر ایک پر ظاہر ہوگا کہ اکثر قرآنی آیتین اور بعض انجیل کی آیتین اور بعض اشعار کسی غیر ملہم کے اس وحی مین داخل کیئے گئے ہین جو زبردست پیشگوئیون سے بھری ہوئی ہے جس کے منجانب اللہ ہونے پر یہ قوی شہادت ہے کہ تمام پیشگوئیان اسکی آج پوری ہوگئین اور پوری ہورہی ہین۔ غرض خدا تعالیٰ کی یہ قدیم سے عادت ہے کہ وہ اپنی وحی کی عبارتون اور مضمونون کو دوسرے مقام سے بھی لیلیتا ہے اور پھر جاہلون کو اعتراض پیدا ہوتے ہین چنانچہ ان دنون مین ایک اور شخص نے تالیف کی ہے جس سے وہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ توریت کی کتاب پیدائش جو گویا توریت کا فلسفہ ہے کی ایک جڑ ڈالی گئی ہے ایک اور کتاب مین سے چورائی گئی ہے جو موسیٰ کے وقت مین

موجود تھی تو گویا ان لوگون کے خیال مین موسیٰ اور عیسیٰ سب چور ہی تہے یہ تو انبیاء علیہم السلام پر شک کئے گئے ہین مگر دوسرے ادیبون اور شاعرون پر نہایت قابل شرم الزام لگائے گئے ہین متنبّی جو ایک مشہور شاعر ہے اس کے **دیوان** کے ہر ایک شعر کی نسبت ایک شخص نے ثابت کیا ہے کہ وہ دوسرے شاعرون کے شعرون کا سرقہ ہے۔ غرض سرقہ کے الزام سے کوئی بچا نہین نہ خدا کی کتابین اور نہ انسانون کی کتابین۔ اب تنقیح طلب یہ امر ہے کہ کیا درحقیقت ان لوگون کے الزامات صحیح ہین اِسکا جواب یہی ہے کہ خدا کے ملہمون اور روحی پایون کی نسبت ایسے شبہات دل مین لانا تو بدیہی طور پر بے ایمانی ہے اور لعنتیون کا کام کیونکہ خدا تعالیٰ کے لئے کوئی عار کی جگہ نہین کہ بعض کتابون کی بعض عبارتین یا بعض فقرات اپنے ملہمون کے دل پر نازل کرے بلکہ ہمیشہ سے سنت اللہ اسی پر جاری ہے ؏

رہی یہ بات کہ دوسرے شاعرون اور ادیبون کی کتابون پر بھی یہی اعتراض آتا ہے کہ بعض کی عبارتین یا اشعار بلفظہا یا بتغیر ما بعض کی تحریرات مین پائے جاتے ہین تو اسکا جواب جو ایک کامل تجربہ کی روشنی سے ملتا ہے یہی ہے کہ ایسی صورتون کو بجز توارد کے ہم کچہ نہین کہہ سکتے کیونکہ جن لوگون نے ہزارہا جزین اپنی بلیغ عبارت کی پیش کردین انکی نسبت یہ ظلم ہوگا کہ اگر پانچ سات یا دس بیس فقرات اونکی کتابون مین ایسے پائے جائین کہ وہ یا اُن کے مشابہ کسی دوسری کتاب مین بھی ملتے ہین۔ تو اون کی ثابت شدہ لیاقتون سے انکار کردیا جائے اسیطرح ان لوگون کو انصاف سے دیکھنا چاہیئے کہ اب تک ہماری طرف سے بائیس[22] کتابین عربی فصیح بلیغ مین بطلب مقابلہ تصنیف و شائع ہوچکی ہین اور عربی کے اشتہارات اسکے علاوہ ہین اور کتابون کے نام یہ ہین۔ تبلیغ[1] ۔ نور الحق حصہ اول[2] ۔ نور الحق حصہ ثانی[3] ۔ اتمام الحجہ[4] ۔ خطبہ الہامیہ[5] الہدیٰ[6] ۔ اعجاز المسیح[7] کرامات الصادقین[8] ۔ سر الخلافہ[9] ۔ انجام آتھم[10] ۔ نجم الہدیٰ[11] ۔ منن الرحمٰن[12] حمامۃ البشریٰ[13] ۔ تحفۂ بغداد[14] البلاغ[15] ۔ ترغیب المومنین[16] ۔ لجّۃ النور[17]*۔ اس قدر تصانیف عربیہ جو مضامین دقیقہ علمیہ حکمیہ پر مشتمل ہین۔ بغیر ایک کامل علمی وسعت کے کیونکر انسان انکو انجام دیسکتا ہے

* رسالہ عربیہ حقیقۃ المہدی[18] ۔ رسالۃ الطاعون[19] ۔ القصائد[20] ۔ قصیدہ رسالہ ہذا[21] ۔ ایک رسالہ[22] عربی بطور خط ہمراہ نظم اردو ممانعت جہاد مورخہ جون ۱۹۰۰ء

کیا یہ تمام علمی کتابین حریری یا ہمدانی کے سرقہ سے طیار ہوگئیں اور ہزارہا معارف اور حقایق دینی
و قرآنی جو ان کتابون مین لکھے گئے ہین وہ حریری اور ہمدانی مین کہان ہین۔ اِس قدر بیشرمی سے
مُنہ کہولنا کیا انسانیت ہے۔ یہ لوگ اگر کچھ شرم رکھتے ہون تو اِس شرمندگی سے جیتے ہی مرجائین
کہ جس شخص کو جاہل اور علم عربی سے قطعاً بے خبر کہتے تہے اُس نے تو اِس قدر کتابین فصیح بلیغ
عربی مین تالیف کردین مگر خود انکی استعداد اور لیاقت کا یہ حال ہے کہ قریباً دس برس ہونے لگے
بار بار اُن سے مطالبہ ہو رہا ہے کہ ایک کتاب ہی بالمقابل اِن کتابون کے تالیف کرکے دکہلائین
مگر کچھ نہیں کرسکے صرف مکہ کے کفار کی طرح یہی کہتے رہے کہ لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ کہ اگر ہم
چاہین تو اسکی مانند کہہ دین۔ لیکن جس حالت مین انکو گالیان دینے کیلئے تو خوب فرصت ہے تو پہر
کیا وجہ کہ ایک عربی رسالہ کے تالیف کیلئے فرصت نہیں ہے اور جس حالت مین ہزارون اشتہار
گالیون کے چہاپ کر شایع کر رہے ہین تو پہر کیا وجہ کہ عربی کتاب کے چہاپنے کیلئے اِن کے پاس
کچھ نہیں ہے مین خیال نہیں کرتا کہ کوئی عاقل ایسے عذرات اِن کے کو قبول کرسکے اور صرف چند
فقرے بیس ہزار فقرون مین سے پیش کرکے یہ کہنا کہ یہ مسروقہ ہین یا اِس درجہ کی بیحیائی ہے جو بجز
پیر مہر علیشاہ کے کون ایسا کمال کہلا سکتا ہے *

اسے نادان! اگر علمی اور دینی کتابین جو ہزارہا معارف اور حقائق پر مندرج ہوتی ہین صرف
فرضی افسانون کی عبارتون کے سرقہ سے تالیف ہوسکتی ہین؟ تو اسوقت تک کس نے آپ لوگوں
کا منہ بند کر رکہا ہے کیا ایسی کتابین بازارون مین ملتی نہیں ہین جن سے سرقہ کرسکو۔ اُن لعنتون کو
کیون آپ لوگون نے ہضم کیا جو درحالت سکوت ہماری طرف سے آپ کے نذر ہوئین اور کیون ایک سورہ
کی ہی تفسیر عربی بلیغ فصیح مین تالیف کرکے شایع نہ کرسکے تا دنیا دیکہتی کہ کس قدر آپ عربی دان ہین
اگر آپ کی نیت بخیر ہوتی تو میرے مقابل تفسیر لکہنے کیلئے ایک مجلس مین بیٹہ جاتے تا وہ دروغگو بے حیا کا مونہہ ایک
ہی ساعت مین سیاہ ہوجاتا۔ خیر تمام دنیا اندہی نہیں ہے آخر سوچنے والے بہی موجود ہین ہمنے کئی
مرتبہ یہ بہی اشتہار دیا کہ تم ہمارے مقابلہ پر کوئی عربی رسالہ لکہو پہر عربی زبان جاننے والے اسکی منصف

ٹہرائے جائینگے پہر اگر تمہارا رسالہ فصیح بلیغ ثابت ہوا تو میرا تمام دعوی باطل ہوجائیگا اور مین اب
بہی اقرار کرتا ہون کہ بالمقابل تفسیر لکہنے کے بعد اگر تمہاری تفسیر لفظاً و معناً اعلیٰ ثابت ہوئی تو اس وقت اگر
تم میری تفسیر کی غلطیان نکالو تو فی غلطی پانچ روپیہ انعام دونگا۔ غرض بیہودہ نکتہ چینی سے پہلے
یہ ضروری ہے کہ بذریعہ تفسیر عربی اپنی عربی دانی ثابت کرو۔ کیونکہ جس فن مین کوئی شخص دخل نہیں رکہتا
اوس فن مین اسکی نکتہ چینی قبول کے لائق نہیں ہوتی۔ معمار معمار کی نکتہ چینی کرسکتا ہے اور حداد حداد
کی مگر ایک خاکروب کو حق نہیں پہونچتا کہ ایک دانا معمار کی نکتہ چینی کرے۔ آپ کی ذاتی لیاقت تو یہ
ہے کہ ایک سطر بہی عربی نہیں لکہہ سکتے۔ چنانچہ سیف چشتیائی مین بہی آپنے چوری کے مال کو اپنا
مال قرار دیا تو پہر اس لیاقت کیساتہہ کیون آپکے نزدیک شرم نہیں آتی۔ اے بہلے آدمی پہلے اپنی
عربی دانی ثابت کر۔ پہر میری کتاب کی غلطیان نکال اور فی غلطی ہمسے پانچ روپیہ لے اور بالمقابل عربی
رسالہ لکہہ کر میرے اس کلامی معجزہ کا باطل ہونا دکہلا۔ افسوس کہ دس برس کا عرصہ گذر گیا کسینے شریفانہ
طریق سے میرا مقابلہ نہیں کیا۔ غایت کار اگر کیا تو یہ کیا کہ تمہارے فلان لفظ مین فلان غلطی ہے۔
اور فلان فقرہ فلان کتاب کا مسروقہ معلوم ہوتا ہے۔ مگر صاف ظاہر ہے کہ جبتک خود انسان کا صاحب
علم ہونا ثابت نہ ہو کیونکر اسکی نکتہ چینی صحیح مان لیجائے کیا ممکن نہیں کہ وہ خود غلطی کرتا ہو اور جو شخص
بالمقابل لکھنے پر قادر نہیں وہ کیون کہتا ہے کہ کتاب مین بعض فقرے بطور سرقہ ہین اگر سرقہ سے یہ امر
ممکن ہے تو کیون وہ مقابل پر نہیں آتا۔ اور لومڑی کیطرح بہاگا پہرتا ہے اے نادان اول کسی تفسیر کو عربی
فصیح مین لکہنے سے اپنی عربی دانی ثابت کر پہر تیری نکتہ چینی بہی قابل توجہ ہوجاویگی ورنہ بغیر ثبوت عربی دانی
کے میری نکتہ چینی کرنا اور کبہی سرقہ کا الزام دینا اور کبہی صرفی نحوی غلطی کا۔ یہ صرف
گوہ کہانا ہے اے جاہل بیحیا اول عربی بلیغ فصیح مین کسی سورۃ کی تفسیر شایع کر پہر تجہے ہر ایک کے
نزدیک حق حاصل ہوگا کہ میری کتاب کی غلطیان نکالے یا مسروقہ قرار دے۔ جو شخص ہزارہا جزو عربی بلیغ
فصیح کی لکہہ چکا ہے نہ صرف بیہودہ طور پر بلکہ معارف حقیقی کے بیان مین تو کیا صرف انکار سے اسکا جواب
ہوسکتا ہے یا جبتک کام کے مقابل پر کام نہ دکہلایا جاوے صرف زبان کی بکبک حجت ہوسکتی ہے اور اسبات سے کونسی لیاقت ثابت

ہوسکتی ہو کہ صرف منہ سے یہ کہدین کہ یہ کتاب غلط ہے یا فلان کتاب سے بعض فقرے اسکے چرائے گئے ہین بہلا اس سے اپنا کمال کیا ثابت ہوا اور اگر کمال ثابت نہین تو کیونکر قبول کیا جائے کہ نکتہ چینی صحیح ہوگی۔ بلکہ جو شخص ایسے لایق اور کامل انسانون پر اعتراض کرتا ہے کہ جو لوگ اپنے کمال کا کچھہ نمونہ دکہا دیتے ہین اوس سے زیادہ کوئی دیوانہ اور پاگل نہین ہوتا اگر انسان ایسا سلطان القلم ہو جائے کہ امور علمیہ و حکمیہ کو انواع اقسام کی رنگین عبارتون اور بلیغ فصیح استعارات مین ادا کر سکے اور اوسکو موہبت الہیہ سے نظم اور نثر مین ایک ملکہ ہو جائے اور تکلف اور عجز باقی نہ رہے تو پہر ایسے کمال تام کی حالت مین اگر اسکی عبارتون مین مناسب مقامون اور محلون مین بعض آیات قرآنی آجائین۔ یا متقدمین کے بعض امثال یا فقرات آجاوین تو جائے اعتراض نہ ہوگا کیونکہ اسکی طلاقت لسانی کا کمال ایک ثابت شدہ امر ہے جو دریا کی طرح بہتا اور ہوا کی طرح چلتا ہے وہ لعنتی کیڑا ہے نہ آدمی جو خود بے ہنر ہو کر ایسے شخص کی بلاغت اور فصاحت پر اعتراض کرے جس نے بہت سی عربی کتابین تالیف کر کے بلیغ فصیح عبارت کا معجزہ ثابت کر دکہایا اور ظاہر کر دیا کہ اسکو بلیغ عبارت کی آمد کا معجزہ بحر ذخار کیطرح دیا گیا ہے۔ اِس قسم کے خبیث طبع ہمیشہ ہوتے رہے ہین جو خدا کی کلام پر بہی اعتراض کرتے ہوئے نہین ڈرے اور باوجود تہی مغز ہونیکے نکتہ چینی سے باز نہ آئے۔ مثلاً جن خبیث لوگون نے اعتراض کیا کہ قرآن شریف کی سورۃ اقتربت السّاعۃ وانشق القمر کے بعض فقرات دیوان امرء القیس کے ایک قصیدہ کا اقتباس ہے یعنی وہ فقرات اس سے لئے گئے ہین انکو یہ خیال آنا چاہئے تہا کہ قرآن شریف کے وہ تمام قصے پہلی کتابون کے جو نہایت رنگین عبارت مین بیان کئے گئے ہین اور وہ الٰہیات کے معارف حقایق جو اسمین معجزانہ عبارت مین بیان کئے گئے ہین وہ کس شاعر کی کلام کا اقتباس ہے پس ایسے شخص اندہے ہین جو سوچا کہ جو اس کمال کو نہین دیکہتے جو ایک دریا کی طرح بہتا ہے اور ایک دو فقرہ مین توارد پا کر بدظنی پیدا کرتے ہین یہ لوگ اسی مادہ کے آدمی ہین جیسا کہ وہ شخص تہا جسکی موجہ سے فتبارک اللہ احسن الخالقین نکلا تہا اور اتفاقاً وہی آیت نازل ہوگئی تب وہ مرتد ہوگیا کہ میرا ہی فقرہ قرآن مین داخل کیا گیا۔ اب پیر مہر علی شاہ صاحب کی کرتوت کو دیکہنا چاہئے کہ خود

تو بمقابلہ ساڑہے باران جز کی کتاب کے ایک جز بہی نہ لکھہ سکے اور اتنی ضخیم کتاب مین سے دو چار فقرے پیش کر دیئے کہ یہ فلان کتاب مین موجود ہین اب سوچو کہ یہ کس قدر کمینگی ہے۔ کیا کوئی اہل ادب اسکو پسند کریگا **ادیب** جانتے ہین کہ ہزارہا فقرات مین سے اگر دو چار **فقرات** بطور اقتباس ہون تو ان سے **بلاغت** کی طاقت مین کچھہ **فرق** نہین آتا بلکہ اس طرح کے تصرّفات بہی ایک **طاقت** ہے دیکہو سبعہ معلّقہ کے دو شاعرون کا ایک مصرعہ پر توارد ہے اور وہ یہ ہے

ایک شاعر کہتا ہے — یقولون لا تہلک اسیً وتجمّل

اور دوسرا شاعر کہتا ہے — یقولون لا تہلک اسیً وتجلّد

اب بتلاؤ کہ ان دونون مین سے چور کون قرار دیا جائے۔ نادان انسان کو اگر یہی اجازت دی جاوے کہ وہ چرا کر ہی کچھہ لکہے تب بہی وہ لکہنے پر قادر نہین ہو سکتا کیونکہ **اصلی طاقت** اُس کے اندر نہین مگر وہ شخص جو مسلسل اور بیروک آمد پر قادر ہے اُس کا تو بہر حال یہ **معجزہ** ہے کہ امور علمیہ اور حکمیہ اور معارف حقائق کو **بلا توقف** رنگین اور بلیغ فصیح عبارتون مین بیان کر دے گو محل پر چسپان ہو کر دس ہزار فقرات بہی کسی غیر کی عبارتون کا اسکی تحریر مین آجائے کیا ہر یک نادان غبی بلید ایسا کر سکتا ہے اور اگر کر سکتا ہے تو کیا وجہ کہ باوجود اتنی مدّت مدید گزرنے کے پیر مہر علیشاہ صاحب کتاب اعجاز المسیح کی مثل بنانے پر **قادر** نہ ہو سکے اور نہایت کار کام یہ کیا کہ دو سو صفحہ کی کتاب مین سے کہ جو چار ہزار سطر اور ساڑہے باران جز ہے ایسے دو چار فقرے پیش کر دیئے* کہ وہ بعض امثلہ مشہورہ سے یا مقامات وغیرہ کے بعض فقرات سے **توارد** رکہتے ہین یا مشابہ ہین بہلا بتلاؤ کہ اس مین انہون نے اپنا کمال کیا دکہلایا ایک منصف انسان سمجھہ سکتا ہے کہ جس شخص نے اتنی مدّت تک موقعہ پا کر اپنے گوشۂ **خلوت** مین دو چار ورق تک بہی اعجاز المسیح کا نمونہ پیش نہین کیا تو وہ **لاہور** کے **مقابلہ** پر اگر اتفاق ہوتا کیا لکھہ سکتا تہا وہ پیر **فرتوت**

* یہ چند فقرے بہی بطور نکتہ چینی آپ پیش نہین کر سکا بلکہ بدقسمت محمد حسن کے نوٹون کو چرا کر لکھہ دیا جو مباہلہ کر کے اسی نکتہ چینی کی حالت مین مر گیا چنانچہ مفصل ذکر اس کا عنقریب آئے گا۔ منہ

جو اس قدر سہارے کے ساتھ بھی اُٹھ نہ سکا وہ بے سہارے کیونکر اُٹھ سکتا یقیناً سمجھو کہ پیر مہر علیشاہ صاحب محض جھوٹ کے سہارے سے اپنی کوڑ مغزی پر پردہ ڈال رہے ہیں اور وہ نہ صرف دروغگو ہیں بلکہ سخت دروغگو ہیں اُن کا یہ آخری جھوٹ بھی ہمیں کبھی نہ بھولے گا جس پر انہوں نے دوبارہ اِس کتاب میں بھی اصرار کیا کہ میں لاہور میں وعدہ کے موافق آیا مگر تم قادیان سے باہر نہ نکلے لیکن جن لوگوں نے اُنکا اشتہار دیکھا ہوگا وہ اگر چاہیں تو گواہی دے سکتے ہیں کہ انہوں نے کمال روبہ بازی سے مقابلہ سے گریز اختیار کی تھی۔ کیا یہ دیانت کا طریق تھا کہ پیر مہر علیصاحب نے اپنے اشتہار میں لکھا کہ میں بالمقابل تفسیر عربی فصیح میں لکھنے کے لئے لاہور میں پہنچ گیا ہوں مگر میری طرف سے یہ شرط ہے کہ اول اختلافی عقائد میں زبانی گفتگو ہو اور مولوی محمد حسین منصف ہوں پھر اگر منصف مذکور یہ بات کہدے کہ عقائد پیر مہر علی شاہ کے درست اور صحیح ہیں اور انہوں نے اپنے عقائد کا خوب ثبوت دیدیا ہے تو فریق مخالف یعنے مجھ پر لازم ہوگا کہ بلا توقف پیر مہر علیشاہ سے بیعت کروں پھر بعد اسکے تفسیر نویسی کا بھی مقابلہ ہو جائے گا۔ اب دیکھو یہ کس قدر مکاری ہے جبکہ مولوی محمد حسین اور پیر مہر علیشاہ صاحب نزول مسیح اور صعود مسیح کے عقیدہ میں اتفاق رکھتے ہیں تو پھر کیونکر ممکن تھا کہ مولوی محمد حسین کے مونہہ سے یہ نکلتا کہ مہر علی کے عقائد صحیح نہیں ہیں یا اُس کے دلائل باطل ہیں جبکہ دونوں کے عقائد ایک ہیں تو پھر وہ پیر مہر علی کی تکذیب کیونکر کرسکتا تھا۔ ہاں بلاغت فصاحت کے امر میں جسکو اہل اسلام و غیر اہل اسلام جانچ سکتے ہیں کسی دشمن سے بھی دلیری نہیں ہوسکتی کہ ایسے فریق کو اعلیٰ درجہ کا سارٹیفکیٹ عطا کرے جسکی عبارت گندی اور بودی اور اغلاط نحوی صرفی سے بھری ہوئی ہو۔ سو کتاب اعجاز المسیح کی اشاعت سے پیر مہر علیصاحب کو دوبارہ موقعہ دیا گیا تھا کہ وہ اگر ممکن ہو تو اب بھی اپنی علمی لیاقت سے میری اس شان کو کالعدم کردیں جس سے صدہا آدمی سلسلہ بیعت میں داخل ہو رہے ہیں مگر وہ بالکل اُس گنگے کی طرح رہ گئے جس پر اشارہ سے بات

کرنا بھی مشکل ہوتا ہے اور اگر کیا تو یہ کیا کہ دو چار فقرے دو سو صفحہ کی کتاب میں سے پیش کر دئے کہ یہ مقامات حریری وغیرہ کے چند فقرات کا سرقہ ہے اور صرف ایک یا دو سہو کاتب کو صرفی نحوی غلطی قرار دیدیا اور اپنی جہالت سے بعض بلیغ اور صحیح ترکیبوں کو یونہی غیر فصیح اور غلط سمجھ لیا ہے یہ ہیں گدی نشین اس ملک کے جنہوں نے خواہ مخواہ **مولویت** کا دم بھر کر ہمیشہ کے لئے ایک سیاہ داغ اپنے چہرے پر لگا لیا* مگر چونکہ پیر مہر علی صاحب نے مجھے مُفتری

حاشیہ مینے ابھی اسیقدر مضمون لکھا تھا کہ مجھے آج ۲۶ر جولائی سنہ ۱۹۰۲ء کو موضع بھین سے میان شہاب الدین دوست مولوی محمد حسن بھین کا خط ملا جسمین انہوں نے تحریر کیا ہے کہ مین پیر مہر علیشاہ کی کتاب دیکھ رہا تھا کہ اتنے مین اتفاقاً ایک آدمی مجھ کو ملا جس کے پاس کچھ کتابین تھین اور وہ مولوی محمد حسن کے گھر کا پتہ پوچھتا تھا اور استفسار پر اُس نے بیان کیا کہ محمد حسن کی کتابین پیر صاحب نے منگوائی تھین اور اب واپس دینے آیا ہون مینے وہ کتابین جب دیکھین تو ایک اُن مین اعجاز المسیح تھی جسپر محمد حسن متوفی نے اپنے ہاتھ سے نوٹ لکھے ہوئے تھے اور ایک کتاب شمس بازغہ تھی اور اس پر بھی محمد حسن مذکور کے نوٹ لکھے ہوئے تھے اور اتفاقاً اس وقت کتاب سیف چشتیائی میرے پاس موجود تھی جب مینے ان نوٹون کا اس کتاب سے مقابلہ کیا تو جو کچھ محمد حسن نے لکھا تھا بلفظہا بغیر کسی تصرف کے پیر مہر علی نے بطور سرقہ اپنی کتاب میں اس کو نقل کرلیا تھا بلکہ بہ تبدیل الفاظ یون کہنا چاہئے کہ پیر مہر علیشاہ کی کتاب وہی مسروقہ نوٹ ہین اس سے زیادہ کچھہ نہین۔ پس مجھ کو اس **خیانت** اور **سرقہ** سے سخت حیرت ہوئی کہ کس طرح اُس نے اُن تمام نوٹون کو اپنی طرف منسوب کردیا۔ یہ ایسی کا ر سوائی تھی کہ اگر مہر علی کو کچھ شرم ہوتی تو اس قسم کے سرقہ کا **راز کھلنے** سے مرجاتا نہ کہ شوخی اور **ترک حیا** سے اب تک دوسرے شخص کی تالیف کو جسمین اسکی جان گئی اپنی طرف منسوب کرتا اور اس قسمت مُردہ کی تحریر کیطرف ایک ذرہ بھی اشارہ نہ کرتا اور پھر بعد اسکے میان شہاب الدین

ٹھہرایا ہے اور چور قرار دیا ہے اور بار بار بطور مباہلہ میرے پر لعنت بھیجی ہے اس لئے مین اپنی
بریت پبلک پر ظاہر کرنے کے لئے **تیسری دفعہ** پیر مہر علیصاحب کو موقعہ دیتا
ہون اور وہ یہ کہ ہمنے ارادہ کیا ہے کہ ہم اس رسالہ کے آخر مین اگر خدا تعالیٰ نے چاہا تو چند
عربی اشعار لکھین گے اور پیر مہر علی صاحب سے اور نیز ایک اور شخص سے جو شیعہ ہے
اور علی حائری کے نام سے موسوم ہے ان اشعار کی مثل کا **مطالبہ** کرین گے۔ اور

بقیہ حاشیہ لکھتا ہے کہ مین ہر ایک شخص کو جو مہر علی کی اس خیانت کو دیکھنا چاہے اسکی یہ **قابل شرم**
چوری دکھا سکتا ہون بلکہ اسنے خود پیر مہر علیشاہ کا دستخطی ایک کارڈ بھیجدیا ہے جسمین وہ
اس چوری کا اقرار کرتا ہے لیکن بعد اس کے یہ بیہودہ جواب دیتا ہے کہ اس نے اپنی زندگی
مین مجھے اجازت دیدی تھی کہ اپنے نام پر اس کتاب کو چھاپ دین لیکن یہ عذر بدتر از گناہ ہے
کیونکہ اگر اس کی طرف سے یہ اجازت تھی کہ اسکے مرنیکے بعد مہر علی اپنے تئین اس کتاب کا
مؤلف ظاہر کرے تو کیون مہر علی نے اس کتاب مین اس اجازت کا ذکر نہین کیا اور کیون
دعوے کر دیا کہ مینے ہی اس کتاب کو تالیف کیا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ یہ تو بے ایمانی کا
طریق ہے کہ ایک شخص وفات یافتہ کی کل کتاب کو اپنی طرف منسوب کر لیا اور اس کا نام تک
نہ لیا جس حالت مین محمد حسن نے خدا تعالیٰ کا مقابلہ کر کے اپنے تئین **اعجاز المسیح** کے
ٹائیٹل پیج کے مندرجہ پیشگوئی **انہ تندم و تذمر** کے موافق ایسا نامراد بنایا
کہ جان ہی دیدی اور پیر اعجاز المسیح صفحہ ۱۹۹ کی مباہلانہ دعا کا مصداق بنکر اپنے تئین ہلاکت
مین ڈال لیا تو ایسے گشتہ مقابلہ کے احسان کا ذکر کرنا بہت ضروری تھا اور دیانت کا یہ
تقاضا تھا کہ پیر مہر علی شاہ صاف لفظون مین لکھہ دیتا کہ یہ کتاب میری تالیف نہین ہے
بلکہ محمد حسن کی تالیف ہے اور مین صرف چور ہون نہ یہ کہ دروغگوئی کی راہ سے خطبہ کتاب مین
اُس تالیف کو اپنی طرف منسوب کرتا۔ بلکہ چاہئے تھا کہ اس بدقسمت وفات یافتہ کی بیوہ کے

درخواست یہ ہے کہ ان اشعار کی برعایت تعداد و پابندی مضمون نظیر پیش کر کے پیر صاحب
اپنی کرامت دکھلاوین۔ اور **علی حائری** صاحب امام حسین کی کرامت۔ اگر ایسا کر دکھاوین
اور جس قدر تعداد مین ہمنے یہ شعر لکھے ہین اور جن مضامین کے متعلق یہ اشعار ہین اگر ان
دونون شرطون کو بلاغت فصاحت کے پیرایہ مین یہہ دونون بزرگ یا کوئی ان مین سے پورا کر
دکھاوینگے تو ہم قبول کر لین گے کہ اس بارے مین ہمارا **معجزہ** کا دعوی باطل ہے۔

بقیہ حاشیہ گذارہ کے لئے اوس کتاب مین سے حصہ رکھہ دیتا جس حالت مین محض لاف زنی کے
طور پر اوس نے یہ مشہور کیا ہے کہ مینے یہ کتاب مفت تقسیم کی ہے تو کس قدر ضروری تھا کہ وہ
کتاب کے ابتدا مین لکھہ دیتا کہ مین اپنا حق تو اس کتاب کے متعلق چھوڑتا ہون لیکن چونکہ
دراصل یہ کتاب محمد حسن کی تالیف ہے جس کو مینے بطور سرقہ اپنی طرف منسوب کیا ہے
اس لئے مین اسکی بیوہ کے گذارہ کیلئے ہر فی جلد خریدارون سے مانگتا ہون تا وہ چکی
پیسنے کی مصیبت سے بچے اور اگر وہ ایسا طریق اختیار کرتا اور فی جلد ہر وصول کر کے
مصیبت زدہ بیوہ کو دیتا تو اس روسیاہی سے کسی قدر بچ جاتا مگر ضرور تھا کہ وہ اس قابل
شرم چوری کا ارتکاب کرتا تا خدا تعالیٰ کا وہ کلام پورا ہو جاتا کہ جو آج سے کئی برس پہلے
میرے پر نازل ہوا اور وہ یہ ہے **انی مھین من اراد اھانتک**
یعنے مین اوسکی اہانت کرون گا جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا۔ اس شخص نے کتاب
سیف چشتیائی مین میرے پر الزام سرقہ کا لگایا تھا اور سرقہ یہ کہ کتاب اعجاز المسیح کے
تقریباً بیس ہزار فقرہ مین سے دو چار فقرے ایسے ہین جو عرب کے بعض مشہور مثالین
یا مقامات حریری وغیرہ کے چند جملے ہین جو الہامی توارد سے لکھے گئے۔
اور اپنی کرتوت اسکی اب یہ ثابت ہوئی جو محمد حسن مُردہ کا سارا مسودہ اپنے نام منسوب
کر لیا اور اوس بدبخت کا ذکر تک نہ کیا۔ اب دیکھو خدا تعالیٰ کا نشان ہے یا نہین کہ وہ چاہ

مگر شرط یہ ہے کہ اُس تاریخ سے کہ یہ رسالہ شائع ہو ٹھیک ٹھیک عرصہ میں یوم تک اِسی مقدار اور اسی بلاغت فصاحت کے لحاظ سے اور انہیں مضامین کے مقابل پر اشعار بنا کر اور طبع کرا کر ملک میں شائع کردیں ورنہ اخبار کے ذریعہ سے اُن کا عجز شائع کردیا جائیگا۔ اور ہم دوبارہ اقرار کرتے ہیں کہ اگر ان اشعار میں تاریخ معینہ کے اندر وہ ہمارا مقابلہ کرسکیں گے اور اہل علم کی شہادت سے ان کے اشعار ہمارے اشعار کے ہم رتبہ ہونگے اور تعداد میں بھی برابر

بقیہ حاشیہ فقروں کا سرقہ میری طرف منسوب کرنیکے ساتھ ہی خود ایک پوری کتاب کا سارق ثابت ہو گیا اگر اُس کا اعتراض صحیح تھا تو کیوں خدا تعالے نے اُسکو رسوا کیا اور جب لوگوں میں مشہور ہو گیا کہ پہلی ایک مُردہ کا مضمون چرا کر کفن دزدوں کی طرح قابل شرم چوری کی ہے اور بعض اُسکے دوستوں نے اُسکو خط لکھے کہ ایسا کرنا مناسب تھا تو یہ جواب دیا کہ میں نے محمد حسن مُردہ سے اجازت لیلی تھی۔ صاف ظاہر ہے کہ اگر محمد حسن مُردہ اجازت دیتا تو اپنی زندگی میں ہی دیتا سو وہ اُس کے پاس بھیجتا نہ یہ کہ اُس کے مرنے کے بعد اسکی بیوہ کے پاس سے منگوایا جاتا اور پھر بہرحال یہ ذکر تو کرنا چاہئے تھا کہ میں بذات خود عربیت اور علم ادب سے بے نصیب ہوں اور یہ مسودات محمد حسن مُردہ کے مجھے ملے ہیں مگر کہاں ذکر کیا بلکہ بڑے فخر سے دعویٰ کیا کہ یہ کتاب میں نے آپ بنائی ہے دیکھو اہل حق پر حملہ کرنے کا یہ اثر ہوتا ہے کہ مجھے چند فقرہ کا سارق قرار دینے سے ایک تمام وکمال کتاب کا خود چور ثابت ہو گیا اور **نہ صرف چور بلکہ کذاب بھی** کہ ایک گندہ جھوٹ اپنی کتاب میں شائع کیا لو کتاب میں لکھ مارا کہ یہہ میری تالیف ہے۔ حالانکہ یہ اُس کی تالیف نہیں۔ کیوں پیر جی اب اجازت ہے کہ اِس وقت ہم بھی کہدیں کہ لعنتُ اللّٰہ علی الکاذبین۔ رہا محمد حسن پس چونکہ وہ مر چکا ہے اسلئے اسکی نسبت لمبی بحث کی ضرورت نہیں وہ اپنے سزا کو پہنچ گیا اُس نے جھوٹ کی نجاست کھا کر **وہی نجاست پیر صاحب کے مونہہ** میں رکھدی۔ میں نے کتاب اعجاز المسیح کے سر پر بطور پیشگوئی بیان کر دیا تھا کہ جو شخص اِس

ہونگے تو پھر بلاشبہ ہمارا یہ دعوے باطل ہو جائیگا کہ اعجازی طاقت جو انشاپردازی اور نظم اور نثر میں ہے یہ بھی خدا کا ایک نشان ہے جو ہمارے مسیح موعود ہونے پر ایک گواہ ہے بلکہ ہم خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر حلفی وعدہ کرتے ہیں کہ اگر اس عرصہ میں اسی تعداد کے لحاظ سے انہیں مضامین کی پابندی سے انکی اشعار مقرر کردہ مضمون کی شہادت سے جو اہل علم ہونگے ہمارے اشعار سے فصاحت بلاغت کے رو سے بہتر ثابت ہوں تو دونوں مخاطبین کو ایک

بقیہ حاشیہ کتاب کے جواب کا ارادہ کریگا وہی نامراد رہیگا سو اس سے زیادہ کیا نامرادی ہے کہ وہ اپنی لغو کتاب کو چھاپ ہی نہ سکا اور مر گیا اور پھر اُس کے مُردار کو چرا کر پیر مہر علی نے اپنی کتاب میں کھایا اور وہ بھی نامراد رہا کیونکہ مہر علی کی غرض یہ تھی کہ اس کتاب کے لکھنے سے اپنی مشیخت ظاہر کرے کہ میں بھی عربی خوان ہوں اور ادیب ہوں مگر سچائی کی نامرادی کے اس کا چور ہونا ثابت ہوا کون اِس سے تعجب نہیں کریگا کہ چور بھی ایسا دلیر چور نکلا کہ مُردہ کی ساری کتاب کو نگل گیا اور ڈکار نہ لیا اور محمد حسن بدقسمت کا ایک دفعہ بھی ذکر نہ کیا۔ اور ایک **دوسرا نشان** یہ ہے کہ اسی کتاب اعجاز المسیح کے صفحہ ۱۹۹ میں میں نے یہ دعا کی تھی ربِّ ان کنت تعلم ان اعدائی ھم الصادقون المخلصون فاھلکنی کما تُھلک الکاذبون۔ وان کنت تعلم انی منک ومن حضرتک فقم لنصرتی۔ ترجمہ یعنے اسے میرے خدا اگر تو جانتا ہے کہ میرے دشمن سچے ہیں اور مخلص ہیں پس تو مجھے ہلاک کر جیسا کہ تو جھوٹوں کو ہلاک کرتا ہے اور اگر تو جانتا ہے کہ میں تیری طرف سے ہوں تو دشمن کے مقابل پر میری مدد کرنے کے لئے تو کھڑا ہو جا۔ پس صاف ظاہر ہے کہ اِس کتاب اعجاز المسیح کے شائع ہونیکے بعد محمد حسن بھیں مقابلہ کے لئے میدان میں نکلا اس لئے بموجب اِس مباہلہ کی دعا کے مارا گیا۔

ایک سو روپیہ انعام دیا جائیگا ان کا اختیار ہے کہ یہ انعام کسی بینک مین پہلے جمع کرا دین اب بالخصوص میان مہر علی صاحب کو اس مقابلہ سے بالکل نہین ڈرنا چاہئے کیونکہ ان کو معلوم ہوگیا ہے کہ سرقہ کے ذریعہ سے نظم اور نثر طیار ہو سکتی ہے تو گویا اب ان کو اس کام کی کل ہاتھ آگئی ہے سو اب یقین ہے کہ اس کل کی وجہ سے انکی تمام بزدلی دور ہو جائیگی بلکہ وہ اس لائق بھی ہو جائینگے کہ بالمقابل حوصلہ کر کے کسی سورۃ کی تفسیر بھی لکھ سکین کیونکہ اب تو بات

بقیہ حاشیہ اب ہم اس بات کے ثابت کرنیکے لئے کہ درحقیقت پیر مہر علی صاحب نے اپنی کتاب سیف چشتیائی مین جسکو درحقیقت طنبور چشتیائی کہنا چاہئے اپنی طرف سے اور اپنے دماغ سے کام لیکر کچھ نہین لکھا بلکہ اسمین تمام و کمال چوری کا سرمایہ جمع کر دیا اور چوری بھی مردہ کے مال کی جو ہر طرح قابل رحم تھا مفصلہ ذیل ثبوت پیش کرتے ہین۔

نقل خط میان شہاب الدین ساکن بہین

پہلے ہم صفائی بیان کے لئے لکھنا چاہتے ہین کہ میان شہاب الدین جن کا نام عنوان میں درج ہے یہ محمد حسن متوفی کے دوست ہین اور علاوہ اسکے یہ اس بدقسمت وفات یافتہ کے ہمسایہ بھی ہین اور اس کے اسرار سے واقف اور انہین کی کوشش سے پیر مہر علیشاہ کے سرقہ کا عقدہ برآمد ہوا اور بڑی صفائی سے ثابت ہوگیا کہ اسکی کتاب سیف چشتیائی مال مسروقہ ہے اور اسمین مہر علی کی عقل اور علم کا کچھ بھی دخل نہین اور بجز اس کے کہ وہ اس کارروائی سے نہ صرف جرم سرقہ کا مرتکب ہوا بلکہ اوس نے اس شیخی کو حاصل کرنے کے لئے بہت قابل شرم جھوٹ بولا اور اپنی کتاب سیف چشتیائی مین اُس مردہ بدقسمت کا نام تک نہین لیا اور بڑے زور اور دعوی سے کہا کہ اس کتاب کا مین مولف ہون چنانچہ نقل خطوط یہ ہے

پہلے خط کی نقل

مرسل یزدانی و مامور رحمانی حضرت اقدس جناب مرزا جی صاحب دام برکاتکم وفیوضکم۔

بہت سہل ہوگئی دوسرے لوگوں کی عبارتیں چورالیں اور تفسیر کو لکھ مارا لیکن اول ہم اُن اشعار کے مقابل پران بزرگوں کی علمی طاقت کا نمونہ دیکھنا چاہتے ہیں اگر اس نمونہ میں پیر مہر علی صاحب نے اپنی کرامت دکھلا دی تو پھر یقین ہے کہ وہ تفسیر نویسی میں بھی گذشتہ بزدلی کو دور کر کے سیدھی نیت سے میرے مقابل پر آجائیں گے لیکن کل کے دن جبکہ ہمیں موضع بہین سے پیر مہر علی کی اس کرتوت پر اطلاع ہوئی جسکی تفصیل حاشیہ میں درج ہے تب سے ہم ایسا

بقیہ حاشیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اما بعد آپ کا خط رجسٹری شدہ آیا دل غمناک کو تازہ کیا روئداد معلوم ہوئی۔ حال یہ ہے کہ محمد حسن کا مسودہ علیحدہ تو خاکسار کو نہیں دکھایا گیا کیونکہ اُس کے مرنے کے بعد اس کی کتابیں اور سب کاغذات جمع کر کے مقفل کئے گئے ہیں **شمس بازغہ** اور **اعجاز المسیح** پر جو مذکور نے نوٹ کئے تھے وہ دیکھے ہیں اور وہی نوٹ گولڑی ظالم نے کتابیں منگوا کر درج کر دیئے ہیں اپنی لیاقت سے کچھ نہیں لکھا اب محمد حسن کا والد وغیرہ میرے تو جانی دشمن بن گئے ہیں کتابیں تو بجائے خود ایک ورقہ تک نہیں دکھلاتے پہلے بھی دیکھنے کا ذریعہ یہ ہوا تھا کہ جب گولڑی نے کتابیں یعنے شمس بازغہ اور اعجاز المسیح محمد حسن کے والد سے منگوائیں اور فارغ ہوکر واپس روانہ کیں تو چونکہ وہ حامل کتب اجنبی تھا اس لئے بھولکر میرے پاس مسجد میں آیا اور کہنے لگا کہ مولوی محمد حسن کا گھر کدھر ہے میںنے پوچھا کیا کام کہنے لگا کہ مہر علیشاہ نے مجھکو کتابیں دیکر روانہ کیا ہے کہ مولوی محمد حسن کے والد کو یہ کتابیں شمس بازغہ اور اعجاز المسیح دے آ پھر میںنے کتابیں لیکر دیکھیں تو ہر صفحہ ہر سطر پر نوٹ ہوئے ہوئے دیکھے۔ میرے پاس سیف چشتیائی بھی موجود تھی عبارت کو ملایا تو بعینہ وہ عبارت تھی۔ آپ کا حکم منظور لاکن محمد حسن کا والد کتابیں نہیں دیتا اور کہتا ہے کہ میرے روبرو بیشک دیکھ لو مگر مہلت کے واسطے نہیں دیتا خاکسار معذور ہے کیا کرے۔ دوسری مجھ سے

+ پھر بعد اس کے محمد حسن کے بیٹے نے جو اصل وارث ہی مبلغ ے روپے لیکر وہ دونوں کتابیں جن پر محمد حسن متوفیٰ کے نوٹ درج ہیں میرے سپرد کر دیں اور اب وہ میرے پاس موجود ہیں جن سے پیر مہر علی کی چوری ایسی کھلی ہے جیسا کہ کوئی چور عین نقب لگاتے وقت پکڑا جائے فالحمد للہ علی ذلک سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے انی مھین من اراد اھانتک ۱۲ من المولف

سمجھتے ہیں کہ گویا پیر صاحب فوت ہوگئے اور اب اونکو مخاطب کرنا ہی ان کو وہ عزت دینا ہے جس کے وہ ہرگز لائق نہیں ہیں لیکن ہمنے مناسب دیکھا کہ ایک شروع کئے ہوئے مضمون کو انجام دیدیں اور حاشیہ کے پڑھنے سے ناظرین کو بخوبی معلوم ہو جائیگا کہ جس قدر پیر مہر علی نے اعجاز المسیح پر نکتہ چینی کی ہے یا جو شمس بازغہ پر نکتہ چینی ہے یہ اسکی طرف سے نکتہ چینی نہیں ہے بلکہ اصل نکتہ چینی کرنیوالا محمد حسن بہیں ہے اور جب وہ دونوں کتابوں پر نکتہ چینی کرچکا

بقیہ حاشیہ ایک غلطی ہوگئی کہ ایک خط گولڑی کو بھی لکھا کہ تمنے خاک لکھا کہ جو کچھ محمد حسن کے نوٹ تھے وہی درج کردیئے اسواسطے گولڑی نے محمد حسن کے والد کو لکھا ہے کہ ان کو کتابیں مت دکھاؤ کیونکہ یہ شخص ہمارا مخالف ہے اب مشکل بنی کہ محمد حسن کا والد گولڑی کا مرید ہے اور اس کے کہنے پر چلتا ہے مجھکو نہایت افسوس ہے کہ میں نے گولڑی کو کیوں خط لکھا جسکے سبب سے سب میرے دشمن بن گئے براہ عنایت خاکسار کو معاف فرمادیں کیونکہ خالی میرا آنا مفت کا خرچ ہے اور کتابیں وہ نہیں دیتے فقط

خاکسار شہاب الدین از مقام بہیں تحصیل چکوال

دوسرے خط کی نقل

مکرمی و معظمی و مولائی جناب مولوی عبد الکریم صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ اما بعد خاکسار خیریت سے ہے آپکی خیریت مطلوب۔ میں آنے سے کچھ انکار نہ کرتا لاکن کتابیں نہیں دیتے جن پر نوٹ ہیں یعنے شمس بازغہ اور اعجاز المسیح سیف چشتیائی میں جتنی سخت زبانی ہے اکثر محمد حسن کی ہے اسی وجہ سے اسکی موت کا...... نمونہ ہوا........... اب میرے خط لکھنے سے گولڑی خود اقراری ہے چنانچہ یہ کارڈ گولڑی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے جو اُس نے مولوی

تو اُسنے میری کتاب کے حاشیہ پر مباہلہ کی دعا لکھی یعنے یہ کہ جو شخص ہم دونوں میں سے جھوٹا ہے اس کیلئے خداتعالی کی لعنت* اور اس کا قہر مانگا اور اب تک وہ دعا مباہلہ کتاب کے حاشیہ پر خاص اسکی قلم سے درج ہے چنانچہ فی الفور دعا قبول ہوگئی اور بعد اس کے وہ ایک سخت بیماری اور سرسام میں مبتلا ہوکر چند روز میں ہی قبر میں جا پڑا اور کتاب کے چھپنے کی نوبت نہ آئی وہی مضمون اس کا پیر مہر علی نے اپنے نام سے چھپوایا۔ اور جبکہ حسب درخواست اسکی جو مباہلہ کے رنگ میں تھی خدا کا قہر گرا یعنے اپنی عزیز

بقیہ حاشیہ کرم الدین صاحب کو لکھا ہے۔ غرض گولڑی نے محمد حسن کے والد کو بہت تاکید کی ہے کہ ان کو کتابیں مت دکھاؤ یعنے اس راقم خاکسار کو۔ گولڑی کارڈ میں لکھتا ہے کہ محمد حسن کی اجازت سے لکھا گیا مگر یہ اعتراف راستبازی کے تقاضا سے نہیں بلکہ اس لئے کہ یہ بھید ہمپر کھل گیا اس لئے ناچار شرمندہ ہوکر اقراری ہوا۔ دوسرے خط میں گولڑی کا کارڈ ہے جو اس نے اپنے ہاتھ سے لکھکر روانہ کیا ہے ملاحظہ ہو۔

خاکسار شہاب الدین از مقام بہیں

مولوی کرم الدین کے خط کی نقل

مکرمنا حضرت اقدس مرزا صاحب جی مدظلہ العالی۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میں ایک عرصہ سے آپ کی کتابیں دیکھا کرتا ہوں مجھے آپ کے کلام سے تعشق ہے۔ میں نے کئی دفعہ عالم رویا میں بھی آپکی نسبت اچھے واقعات دیکھے ہیں۔ اکثر آپ کے مخالفین سے بھی جھگڑا کرتا ہوں۔ اگرچہ مجھے ابھی تک جناب سے سلسلہ پیری مریدی نہیں ہے کیونکہ اس بارہ میں میرے خیال میں بہت احتیاط درکار ہے جبتک بالمشافہ اطمینان نہ کیا جاوے بیعت کرنا مناسب نہیں ہوتا لیکن تاہم مجھے جناب سے غائبانہ محبت ہے۔ میں نے چار پانچ یوم کا عرصہ ہوا ہے کہ جناب کو خواب میں دیکھا ہے آپ نے مجھے مباکباد فرمائی

---

* اسلام میں لعنت اللہ علی الکاذبین کہنا ایک بددعا ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ جو شخص کاذب ہے وہ خدا کی رحمت سے نومید ہو اور اس کے قہر کے نیچے آجائے اسی لئے قرآن شریف میں ایسے مردوں یا ایسی عورتوں کے لئے جنپر جرم ہونے کا شبہ ہو اور انپر اور کوئی گواہ نہ ہو جس کی گواہی سے سزا دیجائے ایسی قسم رکھی ہے جو موکد بلعنت ہو تا اس کا نتیجہ وہی ہو جو گواہ کے بیان کا نتیجہ ہوتا ہے یعنے سزا اور قہر الہی۔ منہ

زندگی سے خلاف خواہش اپنی فوت ہوگیا اُسی کے مضمون کی چوری کی افسوس کہ اس قدر عظیم الشان معجزہ کے ظاہر ہونے کے بعد بھی پیر مہر علی اپنی شوخی سے باز نہ آیا اور وہ شخص جو اپنے مباہلہ کے اثر سے مرگیا اسی کے پلید مال کی چوری کی۔

اب ہم بعض دوسرے اعتراضات اور شبہات پیر مہر علیشاہ صاحب کے جو درحقیقت محمد حسن متوفی کے ہیں مع جواب ذیل میں درج کرتے ہیں اور ناظرین سے امیدوار ہیں کہ وہ انصافاً گواہی دیں کہ کیا

بقیہ حاشیہ ہے اور کچھ شیرینی بھی عنایت کی ہے اور اُسوقت میرے دل میں دو باتیں تھیں جن کو آپ نے بیان کر دیا ہے اور اُسی خواب کے عالم میں یہ کہتا تھا کہ آپکے کشف کا تو میں قائل ہوگیا ہوں واللہ اعلم بالصواب بعض باتوں کی سمجھ بھی نہیں آتی ہے اس واسطے میرا خیال ابھی تک جناب کی نسبت یکرخہ نہیں ہے گو آپکے صلاح و تورع کا میں قائل ہوں میں نے اگلے روز آپ کی کتاب سرمۂ چشم آریہ کی ابتدا میں چند اشعار فارسی اور چند اردو پڑھے ہیں اور وہ پڑھکر مجھے رونا آتا تھا اور کہتا تھا کہ کذابوں کی کلام میں کبھی بھی ایسا درد نہیں ہوتا۔

کل میرے عزیز دوست میاں شہاب الدین طالبعلم کے ذریعہ سے مجھے ایک خط رجسٹری شدہ جناب مولوی عبد الکریم صاحب کی طرف سے ملا جس میں پیر صاحب گولڑی کی سیف چشتیائی کی نسبت ذکر تھا۔ میاں شہاب الدین کو خاکسار نے بھی اس امر کی اطلاع دی تھی کہ پیر صاحب کی کتاب میں اکثر حصہ مولوی محمد حسن صاحب مرحوم کے اُن نوٹوں کا ہے جو مرحوم نے کتاب اعجاز المسیح اور شمس بازغہ کے حواشی پر اپنے خیالات لکھے تھے وہ دونوں کتابیں پیر صاحب نے مجھ سے منگوائی تھیں اور اب واپس آگئی ہیں۔ مقابلہ کرنے سے وہ نوٹ باصلہ صحیح کتاب پائے گئے۔ یہ ایک نہایت سارقانہ کارروائی ہے کہ ایک فوت شدہ شخص کے خیالات لکھکر اپنی طرف منسوب کرلئے اور اُس کا نام تک نہ لیا۔ اور طرفہ یہ کہ بعض وہ عیوب جو آپ کی کلام کی نسبت وہ پکڑتے ہیں پیر صاحب کی کتاب میں خود اسکی نظیریں موجود ہیں۔ وہ دونوں کتابیں چونکہ مولوی محمد حسن صاحب

یہ اعتراضات دیانت اور تقویٰ اور حق پرستی کی راہ سے کئے گئے ہیں یا بددیانتی اور ترک تقویٰ اور دھوکہ دہی اور ظلم اور تعصب کے طریق سے لکھے گئے ہیں اور ہم ان کے تمام اعتراضات اسجگہ بجنسہٖ انکی عبارت میں ہی نقل کر دیتے ہیں تا خلاصہ کرنیکی حالت میں شبہات پیدا نہ ہوں اور وہ یہ ہیں۔

نقل مطابق اصل از کتاب سیف چشتیائی صفحہ ۶ و ۷ و ۸

"نبوت اصلیہ کے مدعی ہونیکا ثبوت اور اُس کی تردید"

بقیہ حاشیہ کے باپ کی تحویل میں ہیں اسواسطے جناب کی خدمت میں وہ کتابیں بھیجنا مشکل ہے کیونکہ ان کا خیال آپ کے خلاف میں ہے اور وہ کبھی بھی اس امر کی اجازت نہیں دے سکتے ہاں یہہ ہوسکیگا کہ اُن نوٹوں کو بجنسہٖ نقل کرکے آپ کے پاس روانہ کیا جائے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کوئی خاص آدمی جنابکی جماعت سے یہاں آکر خود دیکھ جاوے لیکن جلدی آنے پر دیکھا جا سکیگا۔ پیر صاحب کا ایک کارڈ جو مجھے پرسوں ہی پہنچا ہے باصلہا جناب کے ملاحظہ کیلئے روانہ کیا جاتا ہے جسمیں انہوں نے خود اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ مولوی محمد حسن کے نوٹ انہوں نے چرا کر سیف چشتیائی کی رونق بڑھائی ہے لیکن ان سب باتوں کو میری طرف سے ظاہر فرمایا جانا خلاف مصلحت ہے ہاں اگر میاں شہاب الدین کا نام ظاہر بھی کر دیا جائے تو کچھ مضائقہ نہ ہوگا کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ پیر صاحب کی جماعت مجھ پر سخت ناراض ہو آپ دعا فرماویں کہ آپ کی نسبت میرا اعتقاد بالکل صاف ہو جاوے اور مجھے سمجھ آجاوے کہ واقعی آپ ملہم اور مامور من اللہ ہیں۔ جناب مولوی عبد الکریم صاحب و مولینا مولوی نور الدین صاحب کی خدمت میں دست بستہ السلام علیکم عرض ہے۔ زیادہ لکھنے میں ضیق وقت مانع ہے۔ میاں شہاب الدین کیطرف سے بعد سلام علیکم مضمون واحد ہے والسلام

خاکسار محمد کرم الدین عفی عنہ از بھیں تحصیل چکوال

مورخہ ۲۱ ؍ جولائی سنہ ۱۹۰۲

"دیکھو اشتہار مذکور" (۵ نومبر ۱۹۰۱ء جس کا عنوان ہے ایک غلطی کا ازالہ) "صفحہ (۱) سطر (۱۳) چنانچہ وہ مکالمات الٰہیہ جو براہین احمدیہ میں شایع ہو چکی ہیں۔ اُن میں سے ایک یہ وحی اللہ ہے **ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ** دیکھو صفحہ ۴۹۸ براہین احمدیہ اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے۔

بقیہ حاشیہ دوسرا خط مولوی کرم الدین صاحب بنام حکیم فضل دین صاحب معتبر این عاجز

مکرم معظم بندہ جناب حکیم صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ۳۱۔ جولائی کو لڑکا گھر پہنچ گیا اسیوقت سے کار معلومہ کی نسبت اس سے کوشش شروع کی گئی۔ پہلے تو کتابیں دینے سے اس نے سخت انکار کیا اور کہا کہ کتابیں جعفر زٹلی کی ہیں اور وہ مولوی محمد حسن مرحوم کا خط شناخت کرتا ہے اور اُس نے بتاکید مجھے کہا ہے کہ فوراً کتابیں لاہور زٹلی کے پاس پہنچا دوں لیکن بہت سی حکمت عملیوں اور طمع دینے کے بعد اس کو تسلیم کرایا گیا مبلغ چھہ روپیہ معاوضہ پر آخر راضی ہوا اور کتاب اعجاز مسیح کے نوٹوں کی نقل دوسرے نسخہ پر کر کے اصل کتاب جس پر مولوی مرحوم کی اپنی قلم کے نوٹ ہیں بدست حامل عریضہ ابلاغ خدمت ہے کتاب وصول کر کے اسکی رسید حامل عریضہ کو مرحمت فرماویں اور نیز اگر موجود ہوں تو چھہ روپے بھی حامل کو دیدیجئیگا تاکہ لڑکے کو دیدیئے جاویں اور تاکہ دوسری کتاب شمس بازغہ کے حاصل کرنے میں دقت نہو۔ کتاب شمس بازغہ کا جسوقت بیجلد نسخہ آپ روانہ فرمائیں گے فوراً اصل نسخہ جس پر نوٹ ہیں اسی طرح روانہ خدمت ہوگا آپ بالکل تسلی فرماویں انشاء اللہ تعالیٰ ہرگز وعدہ خلافی نہوگی اُس لڑکے نے کہا ہے کہ اور بھی مولوی مرحوم کے ہاتھ کے لکھے ہوئی کئی ایک نوٹ ہیں جو تلاش پر مل سکتے ہیں۔ جس وقت ہاتھ لگے تو انکا معاوضہ علیحدہ اس سے مقرر کر کے نوٹ قلمی فیضی مرحوم بشرط ضرورت لیکر ارسال خدمت ہوں گے آپ شمس بازغہ کا نسخہ

✠ لڑکے سے مراد محمد حسن متوفی کا لڑکا ہے جو اُس کا وارث ہے اُسی نے بقول مولوی کرم دین صاحب چھہ روپے نقد لیکر دونوں کتابیں یعنے اعجاز المسیح اور شمس بازغہ جن پر محمد حسن مذکور کے دستخطی نوٹ تھے ملہم کو دیدیں اور پیر مہر علی کی پردہ [illegible]

اقول یہ آیت سورۂ فتح کے رکوع اخیر میں موجود ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت اور آپ کے دین پاک کے غالب کر دینے کا ذکر ہے کوئی عاقل کہہ سکتا ہے کہ اگر کسی شخص کو خواب میں یا بیداری میں آیت مذکورہ سُنائی دی جیساکہ اکثر حفاظ اور شاغلین کو کثرت استعمال وخیال کے سبب سے ایسا ہوا کرتا ہے۔ فرض کیا بذریعہ الہام ہی سہی۔ تو کیا وہ شخص بشہادت اس آیت کے رسول کہلوانے کا مجاز

بقیہ حاشیہ بہت جلدی منگا کر روانہ فرماویں کیونکہ لڑکا صرف ایکماہ کی رخصت پر گھر میں آیا ہے اس عرصہ کے انقضاء پر اُس نے کتاب لاہور لیجانی ہے اور پھر کتاب کا ملنا متعذر ہو جائیگا چکوال سے تلاش کریں شاید نسخہ مل جاوے تو حامل عریضہ کے ہاتھ روانہ فرماویں اور اپنا آدمی بھی ساتھ بھیجدیں تاکہ کتاب لیجاوے امید ہے کہ میری یہ ناچیز خدمت حضرت مرزا صاحب اور آپکی جماعت قبول فرما کر میرے لئے دعاء خیر فرمائیں گے لیکن میرا التماس ہے کہ میرا نام بالفعل ہرگز ظاہر نہ کیا جاوے تاکہ پھر بھی مجھ سے ایسی مدد مل سکے۔ مولوی شہاب الدین کیجانب سے السلام علیکم۔ والسلام

خاکسار محمد کرم الدین عفی عنہ از بھیں تحصیل چکوال ۲ اگست ۱۹۰۲ء

کارڈ پیر مہر علیشاہ کی کارڈ کی نقل جسمیں وہ اقرار کرتا ہے کہ کتاب سیف چشتیائی درحقیقت محمد حسن کا مضمون ہے

مجی ومخلصی مولوی کرم الدین صاحب سلامت باشند وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ امابعد یک نسخہ بذریعہ ڈاک یا کسے آدم معتبر فرستادہ خواہد شد۔ آپکو واضح ہو کہ اس کتاب (سیف چشتیائی) میں تردید متعلق تفسیر فاتحہ (یعنے اعجاز المسیح) جو فیضی صاحب مرحوم ومغفور کی ہے باجازت اُن کے مندرج ہے چنانچہ فیمابین تحریراً ونیز مشافۃً جہلم میں قرار پا چکا تھا بلکہ فیضی صاحب مرحوم کی درخواست پر میں نے تحریر جواب شمس بازغہ پیر مضامین ضروریہ لاہور میں انکے پاس بھیجدیئے تھے اور ان کو اجازت دی تھی کہ وہ اپنے نام پر طبع کرا دیویں افسوس کہ حیات نے وفا نہ کی اور نہ وہ میرے مضامین منگوا ہو دیں بھیجے بلا آخر الامر مجکو ہی یہ کام کرنا پڑا لہٰذا آپ سے انکی کتابیں مستعملہ منگوا کر تفسیر کی تردید مندرجہ حسب اجازت سابقہ بغیر ذکر انکی اندراج کی گئی آیندہ شاید آپکو یا مولوی غلام محمد صاحب کو تکلیف اُٹھانی ہوگی والسلام

+ اگر اجازت سے یہ کام تھا چوری سے نہیں تھا تو کیوں کتاب میں محمد حسن کا ذکر نہیں کیا گیا کہ اسکی اجازت سے میں نے ایک مضمون لکھی ہیں اور کیوں جھوٹ بولا گیا کہ یہ میں نے تالیف کی ہے اور کیوں اپنی کتاب میں اسکی کوئی تحریر طبع نہیں کی جس میں ایسی اجازت تھی اور کیوں [illegible]

ہوسکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ ورنہ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم کے سننے سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اور اصحاب کبار بھی ہر ایک سننے والا کیوں نہ ہو۔ جبکہ (رسولہ) کے سننے سے رسول بنگیا تو (محمد رسول اللہ) کے سننے سے محمد رسول اللہ۔ اور (والذین معہ) کے سننے سے اصحاب کبار اور (الکفار) کے سننے سے کفار کیوں نہیں بن سکتا۔ ایسا ہی

بقیہ حاشیہ

نقل اُن نوٹوں کی جو محمد حسن نے

اعجاز المسیح اور شمس بازغہ پر لکھے تھے

یہ تمام نقل بعینہ ہمارے پاس آ گئی ہے جسکو محمد حسن متوفی نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے اور چونکہ یہ تمام نوٹ وہی ہیں جو کتاب سیف چشتیائی میں لکھے گئے ہیں اس لئے ان کا اس جگہ نقل کرنا طوالت سے خالی نہیں مگر اس بات کے گواہ کہ یہی وہ نوٹ ہیں جو محمد حسن نے کتاب اعجاز المسیح اور شمس بازغہ پر لکھے تھے پانچ آدمی ہیں۔ (۱) پہلے میاں شہاب الدین ہیں جیسا کہ اُن کے دونوں خطوط ہم نقل کر چکے ہیں (۲) دوسرے مولوی کرم الدین صاحب دوست پیر مہر علی صاحب جن کا ہم سے کچھ بھی تعلق نہیں جنہوں نے اپنے ہاتھ سے اعجاز المسیح اور شمس بازغہ کے حاشیہ پر سے یہ نوٹ نقل کئے ہیں جن کا خط ہم ابھی نقل کر چکے ہیں۔ (۳) مہر علیشاہ کا اپنے ہاتھ کا کارڈ بنام مولوی کرم الدین صاحب جو ابھی نقل ہو چکا ہے (۴) محمد حسن متوفی کا باپ جس نے وہ دونوں کتابیں میاں شہاب الدین اور مولوی کرم الدین صاحب کے حوالہ کیں جن پر محمد حسن متوفی کے نوٹ لکھے ہوئے تھے اور نیز اپنے روبرو یہ نوٹ نقل کرائے (۵) محمد حسن متوفی کا لڑکا جس نے اپنے گھر سے اس کام کے لئے کتابیں نکالیں کہ اپنے خسر کو دیوے تا وہ فروخت کرا دیوے اور جواب مفصل حاشیہ میں آ گیا ہے ان نوٹوں میں اس نے اپنی جہالت اور تعصب اور شتابکاری کی وجہ سے بہت سی قابل شرم غلطیاں کی ہیں لیکن اب مردہ کو ملامت کرنا بے فائدہ ہے

(اَقِیمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ) کے سننے سے کوئی دعویٰ کر سکتا ہے کہ میں نبی و رسول ہوں۔ اور نہ نماز و زکوٰۃ کا حکم میرے پر نازل ہوا ہے ہرگز نہیں۔ اگر یہ نہیں کر سکتا تو پھر آیت اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی کے الہام ہونے سے بروزی رسالت کو (رسولہ) کے لفظ سے کس طرح مراد لے سکتا ہے۔ بینوا انصفوا۔ الغرض بر تقدیر تسلیم الہام بآیۃ مذکورہ کادیانی کو استحقاق (رسول) کہلوانے کا ہرگز نہیں پہونچتا۔ بفرض محال اگر آیۃ مذکورہ کے سننے سے (رسول) کہلوانے کے مستحق بنیں تو اسی معنے سے رسول ہوں گے۔ جو معنے آیت مذکورہ میں مراد ہے یعنی رسول اصلی۔ ورنہ دلیل معویٰ پر منطبق نہ ہوگی۔ کیونکہ دعوے میں رسول ظلی اور دلیل یعنے (ارسل رسولہ) میں رسول اصلی ع ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا۔ اور نیز (رسولہ) سے رسول ظلی مراد لینے کی تقدیر پر تحریف معنوی کلام الٰہی میں لازم آوے گی۔ لہٰذا استدلال بآیت مسطورہ بلند آواز سے پکار رہا ہے کہ کادیانی رسول اصلی ہونے کا مدعی ہے۔ چنانچہ اس کا للکار کر کہلوانا بھی اسپر شاہد ہے کیونکہ صرف فنا فی الرسول ہونا اس کا مقتضے نہیں۔

پھر اُسی اشتہار میں متصل عبارت منقولہ بالا کے لکھتے ہیں۔ ”پھر اس کے بعد اسی کتاب میں میری نسبت یہ وحی اللہ ہے جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء۔ یعنے خدا کا رسول نبیوں کے حلوں میں۔ دیکھو براہین صفحہ ۵۰۴“

الجواب

اول یہ وسوسہ پیر جی کا کہ کیوں یہ تمہاری وحی از قبیل اضغاث احلام اور حدیث النفس نہیں ہے اس کا یہی جواب ہے کہ جیسا کہ وحی تمام انبیاء علیہم السلام کی حضرت آدم سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک از قبیل اضغاث احلام و حدیث النفس نہیں ہے ایسا ہی

بقیہ حاشیہ اسقدر اس کے نوٹوں میں فحش غلطیاں ہیں کہ اگر اسکو جلدی سے موت نہ پکڑ لیتی تو وہ ضرور نظر کرکے اپنی غلطیوں کی حتی المقدور اصلاح کرتا۔ مگر یہ سوال کہ اس قدر جلد تر کیوں موت آ گئی اس کا جواب یہی ہے کہ اس موت کی تین وجہ ہیں اول تو یہی کہ اس نے ان نوٹوں میں اپنے مونہہ سے موت مانگی اور اپنے ہاتھ سے کتاب پر لکھا کہ لعنت اللہ علی الکاذبین چنانچہ جن نوٹوں میں اس نے فرض کا ذب

٭ خدا کی وحی پر یہ دلیل پیش کرنا قیاس مع الفارق ہے وہ اپنی کلام میں ہر ایک اختیار رکھتا ہے اس نے رسول کا لفظ اُن رسولوں کیلئے بھی استعمال کیا ہے کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت کمتر تھے اور آپ کے لئے بھی جو سب سے افضل و اکمل ہیں بطور افعل کے ہیں یہی رسول کا لفظ استعمال ہوا اور آیات کے معنوں میں تحریف وہ ہے جو انسان کرے نہ کہ جو خود خدا ایک آیت کے [illegible] صرف لفظوں کو [illegible]

یہ وحی بھی ان شبہات سے پاک اور منزہ ہے اور اگر کہو کہ اس وحی کے ساتھ جو اس سے پہلے انبیاء علیہم السلام کو ہوئی تھی معجزات اور پیشگوئیاں ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس جگہ اکثر گذشتہ نبیوں کی نسبت بہت زیادہ معجزات اور پیشگوئیاں موجود ہیں بلکہ بعض گذشتہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات اور پیشگوئیوں کو ان معجزات اور پیشگوئیوں سے کچھ نسبت ہی نہیں اور نیز انکی پیشگوئیاں اور معجزات اس وقت محض بطور قصوں اور کہانیوں کے ہیں مگر یہ معجزات اور پیشگوئیاں ہزارہا لوگوں کے لئے واقعات چشم دید ہیں اور اس مرتبہ اور شان کے ہیں کہ اس سے بڑھکر متصور نہیں یعنے دنیا میں ہزارہا انسان

بقیہ حاشیہ پر ہم دونوں فریق میں سے **لعنت** کی سہے وہ اس وقت ہمارے سامنے رکھے ہیں جو پانچ گواہوں کی شہادت سے وہی نوٹ ہیں جو اس نے اپنی قلم سے کتاب اعجاز المسیح اور شمس بازغہ پر لکھے تھے اور خود اصل نوٹ جنکی یہ نقل اس کے باپ نے ان گواہوں کے حوالہ کی اُس کے گھر میں موجود ہے✦ جو اُس کے مباہلہ کی ایک پختہ نشانی ہے جو **باوا نانک** کے چولہ کی طرح زمانہ دراز تک یادگار رہے گی اور یہ مباہلہ جس کے بعد وہ دو ہفتہ بھی زندہ نہ رہ سکا اُن لوگوں کے لئے خدا تعالے کی طرف سے جواب ہے جو کہا کرتے ہیں کہ ہم اس مباہلہ کو مانیں گے جس کے آخری نتیجہ پر دو تین ہفتہ سے زیادہ طول نہ کھیچے۔ سو اب ہم **منتظر** ہیں کہ وہ اس نشان کو مانتے ہیں یا نہیں اور عجیب تر کہ محمد حسن مباہلہ کے بعد مرا۔ اسی طرح **غلام دستگیر** قصوری کا حال ہوا تھا کہ اس نے بھی محمد حسن کی طرح میری رد میں ایک کتاب بنائی اور اس کا نام فتح رحمانی رکھا اور اس کے صفحہ ۲۷ میں جوش میں آکر دعا کردی جس کا یہ خلاصہ ہے کہ یا الٰہی جو شخص کاذب ہے اور جھوٹ بول رہا ہے اور سچ کو چھوڑ رہا ہے اس کو ہلاک کر آمین تب ایک مہینہ بھی اس کتاب کے لکھنے

✦ بعد اس کے وہ کتابیں محمد حسن کے بیٹے سے ہم کو مل گئیں جن پر اصل نوٹ ہیں یعنے محمد حسن کے خود دستخطی وہ نوٹ ہیں۔ منہ

ان کے گواہ ہیں مگر گذشتہ نبیوں کے معجزات اور پیشگوئیوں کا ایک بھی زندہ گواہ پیدا نہیں ہو سکتا باستثناء ہمارے **نبی** صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ آپ کے معجزات اور پیشگوئیوں کا میں **زندہ** گواہ موجود ہوں اور قرآن شریف زندہ گواہ موجود ہے اور **میں وہ ہوں** جس کے بعض معجزات اور پیشگوئیوں کے **کروڑہا** انسان گواہ ہیں پھر اگر درمیان میں تعصب نہ ہو تو کون ایماندار ہے جو واقعات پر اطلاع پانے کے بعد اس بات کی گواہی نہ دے کہ درحقیقت

بقیہ حاشیہ پر نہ گذرنے پایا تھا کہ آپ ہلاک ہو گیا اسکی یہ کتاب یعنی فتح رحمانی چھپی ہوئی موجود ہے دیکھو صفحہ ۲۶ و ۲۷ اور خدا سے ڈرو۔ یہ دونوں پنجاب کے آدمی ہیں جو اپنے مونہہ سے **مباہلہ** کر کے آپ ہی مر گئے اگر یہ نشان نہیں تو معلوم نہیں ہمارے مخالفوں کے نزدیک **نشان** کس چیز کا نام ہے✦ دوسری محمد حسن کی موت کا موجب وہ پیشگوئی ہے جو اعجاز المسیح کے ٹائٹل پیج پر لکھی گئی اور وہ یہ ہے۔ من قام للجواب وتنمر۔ فسوف یری انہ تندم وتدمر یعنے جو شخص اس کتاب کے جواب پر آمادہ ہوگا اور پلنگی دکھلائے گا وہ عنقریب دیکھیگا کہ اس کام سے نامراد رہا اور اپنے نفس کا ملامت گر ہوا اور اس سے بڑھکر کیا نامرادی ہو سکتی ہے کہ محمد حسن حسرت کو ساتھ ہی لیگیا۔ اور مر گیا۔ اور اس ارادہ کو جو کہ وہ عربی کتاب کا عربی میں جواب لکھے پورا نہ کر سکا اور نہ کچھ شایع کر سکا۔ **تیسری**۔ محمد حسن کی موت کا موجب وہ دعائے **مباہلہ** ہی جو اعجاز المسیح کے صفحہ ۱۹۹ میں کیگئی تہی۔ **چوتھے** محمد حسن کی موت کا موجب وہ وحی الٰہی ہے جو مدت ہوئی جو دنیا میں شایع ہو چکی یعنی یہ کہ انی مھین من اراد اھانتک یعنی میں اسکو ذلیل کرونگا جو تیری ذلت چاہتا ہے۔ پس چونکہ اُس نے اعجاز المسیح پر قلم اٹھا کر میری ذلت کا ارادہ کیا اس لئے خدا نے اُس کو ذلیل کر دیا اور اپنے مونہہ سے موت مانگ کر چند روز میں ہی مر گیا اور اپنی موت کو ہمارے لئے ایک نشان چھوڑ گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ منہ

✦ اسی طرح محی الدین لکھو کے والے کا حال ہوا۔ جب اس نے یہ الہام چھپوایا کہ "مرزا صاحب فرعون" تب اسکی وفات سے پہلے میں نے اسکو بذریعہ ایک خط کے جو اگست ۱۸۹۴ء کو لکھا گیا تھا اطلاع دی کہ اب وہ فرعون کی طرح اس موسیٰ کے سامنے اپنی سزا کو پہونچیگا۔ چنانچہ انہیں دنوں اور اسکی زندگی میں وہ خط الحق سیالکوٹ میں چھپا اور پھر اس کے مرنے کے بعد اس نشان کے اظہار کے لئے وہی خط مع اسکی تاریخ وفات کے اخبار الحکم قادیان مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۰۱ء میں چھاپا گیا دیکھو الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۱ء صفحہ ۵ کالم ۲ و ۳۔ منہ

اگر گذشتہ نبیوں کے معجزات کی نسبت یہ معجزات اور پیشگوئیاں ہر ایک پہلو سے بہت **قوی** اور بہت زیادہ ہیں۔ اور اگر کوئی **اندھا انکار** کرے تو ہم موجود ہیں اور ہمارے گواہ موجود ہیں ولیس الخبر کالمعاینۃ۔ پھر جس حالت میں صدہا نبیوں کی نسبت ہمارے **معجزات** اور پیشگوئیاں **سبقت** لے گئی ہیں تو اب خود سوچ لو کہ اس وحی الٰہی کو اضغاث احلام اور حدیث النفس کہنا درحقیقت تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوت سے انکار کرنا ہے اور اگر شک ہو تو خدا تعالیٰ کا خوف کر کے **ایک جلسہ کرو** اور ہمارے معجزات اور پیشگوئیاں سنو اور ہمارے گواہوں کی شہادت رویت جو حلفی شہادت ہوگی قلمبند کرتے جاؤ اور پھر اگر آپ لوگوں کے لئے ممکن ہو تو باستثناء ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں کسی نبی یا ولی کے معجزات کو اُن کے مقابل پیش کرو لیکن نہ قصوں کے رنگ میں بلکہ رویت کے گواہ پیش کرو کیونکہ قصے تو ہندوؤں کے پاس بھی کچھ کم نہیں۔ قصوں کو پیش کرنا تو ایسا ہے جیسا کہ ایک گوبر کا انبار مشک اور عنبر کے مقابل پر۔ مگر یاد رکھو کہ ان معجزات اور پیش گوئیوں کی نظیر جو میرے ہاتھ پر ظاہر ہوئے اور ہو رہے ہیں کمیت اور کیفیت اور ثبوت کے لحاظ سے ہرگز پیش نہ کر سکو گے خواہ تلاش کرتے کرتے مر ہی جاؤ۔ پھر اگر یہ وحی جسکی تائید میں یہ نشان ظاہر ہوئے خدا کا کلام نہیں ہے تو پھر تمہیں لازم ہے کہ **دہریہ** بن جاؤ اور خدا تعالےٰ کے تمام نبیوں سے انکار کر دو کیونکہ نبوت کی عمارت کی **شکست ریخت** جس قدر ہو چکی ہے اب خدا تعالےٰ نے ان تازہ معجزات اور پیشگوئیوں سے سب کی **مرمت** کر رہا ہے اور اب وہ گذشتہ قصوں کو واقعات کے رنگ میں **دکھلا رہا ہے** اور منقولات کو مشہودات کا پیرایہ پہنا رہا ہے تا جو لوگ شکوک کے گڑھے میں گر گئے ہیں دوبارہ ان کو یقین کا لباس پہناوے لہٰذا جو شخص مجھے قبول کرتا ہے وہ تمام انبیاء اور ان کے معجزات کو بھی **نئے سرے** قبول کرتا ہے اور جو شخص مجھے قبول نہیں کرتا اس کا پہلا ایمان بھی کبھی قائم نہیں رہیگا کیونکہ اس کے پاس نرے قصے ہیں نہ مشاہدات۔ خدا نمائی کا **آئینہ میں ہوں** جو شخص میرے

پاس آئیگا اور مجھے قبول کریگا وہ نئے سرے اُس **خدا** کو دیکھ لیگا جسکی نسبت دوسرے لوگوں کے ہاتھ میں صرف قصے باقی ہیں۔ میں اُس خدا پر ایمان لایا ہوں جس کو میرے منکر نہیں پہچانتے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جس پر وہ ایمان لاتے ہیں ان کے وہ خیالی **بت** ہیں نہ خدا اسی وجہ سے وہ بت اُنکی کچھ مدد نہیں کر سکتے ان کو کچھ **قوت** نہیں دے سکتے اُن میں کوئی **پاک تبدیلی** پیدا نہیں کر سکتے ان کے لئے کوئی تائیدی نشان نہیں دکھلا سکتے اور یاد رہے کہ یہ اندھوں کے بیہودہ شکوک اور شبہات ہیں جو اس وحی الٰہی کی نسبت اُنکے دلوں کو پکڑتے ہیں جو میرے پر نازل ہو رہی ہے اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ممکن ہے کہ یہ خدا کا کلام نہ ہو بلکہ انسان کے اپنے دل کے ہی اوہام ہوں مگر ان کو یاد رہے کہ خدا اپنی قدرتوں میں کمزور نہیں وہ یقین دلانے کیلئے ایسے خارق عادت طریقے اختیار کر لیتا ہے کہ انسان جیسے آفتاب کو دیکھ کر پہچان لیتا ہے کہ یہ آفتاب ہی ایسا ہی خدا کے کلام کو پہچان لیتا ہے کیا اُن کا یہ خیال ہے کہ آدم سے لیکر آنحضرت تک خدا تعالےٰ اس بات پر قادر تھا کہ اپنی پاک وحی کے ذریعہ سے حق کے طالبوں کو سرچشمہ یقین تک پہنچا وے مگر پھر بعد اس کے اس فیضان پر قادر نہ رہا یا قادر تو تھا مگر دانستہ اس امت غیر مرحومہ کیساتھ بخل کیا اور اس دعا کو بھول گیا جو آپ ہی سکھلائی تھی اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔

اگر مجھ سے سوال کیا جاوے کہ تم نے کیونکر پہچانا اور یقین کیا کہ وہ کلمات جو تمہاری زبان پر جاری کئے جاتے ہیں وہ خدا کا کلام ہے حدیث النفس یا شیطانی القاء نہیں تو میری روح اس سوال کا مندرجہ ذیل جواب دیتی ہے۔

(۱) اول جو کلام مجھ پر نازل ہوتا ہے اس کے ساتھ ایک شوکت اور لذت اور تاثیر ہے وہ ایک فولادی میخ کی طرح میرے دل کے اندر دھنس جاتا ہے اور تاریکی کو دور کرتا ہے اور اُس کے ورود سے مجھے ایک نہایت لطیف لذت آتی ہے کاش اگر میں قادر ہو سکتا تو میں اُسکو بیان کرتا مگر روحانی لذتیں ہوں خواہ جسمانی اُنکی کیفیات کا پورا نقشہ کھینچ کر

دکھلانا انسانی طاقت سے بڑھکر ہے ایک شخص ایک محبوب کو دیکھتا ہے اور اُسکی ملاحت حُسن سے لذت اُٹھاتا ہے مگر وہ بیان نہیں کر سکتا کہ وہ لذت کیا چیز ہے اسی طرح وہ خدا جو تمام ہستیوں کا علت العلل ہے جیسا کہ اس کا **دیدار** اعلیٰ درجہ کی لذت کا **سرچشمہ** ہے ایسا ہی اُس کی گفتار بھی لذات کا سرچشمہ ہے اگر ایک کلام انسان سُنے یعنے ایک آواز اُس کے دل پر پہونچے اور اُس کی زبان پر جاری ہو اور اُس کو شبہ باقی رہ جاوے کہ شاید یہ شیطانی آواز ہے یا حدیث النفس ہے تو درحقیقت وہ شیطانی آواز ہوگی یا حدیث النفس ہوگی کیونکہ خدا کا کلام جس قوت اور برکت اور روشنی اور تاثیر اور لذت اور خدائی طاقت اور چمکتے ہوئے چہرہ کے ساتھ دلپر نازل ہوتا ہے خود یقین دلا دیتا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اور ہرگز مردہ آوازوں سے مشابہت نہیں رکھتا بلکہ اُس کے اندر ایک جان ہوتی ہے اور اس کے اندر ایک طاقت ہوتی ہے اور اُس کے اندر ایک کشش ہوتی ہے اور اس کے اندر یقین بخشنے کی ایک خاصیت ہوتی ہے اور اس کے اندر ایک لذت ہوتی ہے اور اُس کے اندر ایک روشنی ہوتی ہے اور اُس کے اندر ایک خارق عادت تجلی ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ذرہ ذرہ وجود پر تصرف کرنے والے **ملایک** ہوتے ہیں اور علاوہ اس کے اُس کے ساتھ خدائی صفات کے اور بہت سی **خوارق** ہوتے ہیں اس لئے ممکن ہی نہیں ہوتا کہ ایسی وحی کے مورد کے دل میں شبہ پیدا ہو سکے بلکہ وہ شبہ کو کفر سمجھتا ہے اور اگر اس کو کوئی اور معجزہ نہ دیا جاوے تو وہ اس وحی کو جو ان صفات پر مشتمل ہے بجائے خود ایک معجزہ قرار دیتا ہے ایسی وحی جس شخص پر نازل ہوتی ہے اُس شخص کو خدا کی راہ میں اور خدا کی محبت میں ایسے عاشق زار کیطرح بنا دیتی ہے جو اپنے تبتُّل صدق و ثبات کے کمال کی وجہ سے دیوانہ کی طرح بنا دیتا ہے اس کا یقین اس کے دل کو شہنشاہ کر دیتا ہے **وہ میدان کا بہادر** اور استغنا کے تخت کا **مالک بنجاتا ہے**۔ یہی میرا حال ہے جس کو دنیا نہیں جانتی قبل اس کے جو میں معجزات دیکھوں اور آسمانی تائیدوں کا مشاہدہ کروں میں اُسکی کلام سے ہی اُسکی طرف ایسا کھینچا گیا کہ کچھ اٹکل نہیں آتی کہ مجھے کیا ہو گیا تیز تلواریں میرے

اس پیوند کو چھوڑا نہیں سکتیں۔ کوئی آگ مجھے ڈرا نہیں سکتی۔ وہ کشش جس نے میرے دل پر کام کیا وہ دلائل سے باہر ہے اور بیان سے بُلندتر اور براہین سے بالاتر۔ ابتداء میں کلام تھا اُس کلام نے جو کچھ کیا سو کیا۔ وہ خدا جو نہاں در نہاں ہے اُس نے میری روح پر ابتداء میں محض کلام کے ساتھ **تجلی** کی اور اپنے مکالمات کا دروازہ میرے پر کھولا پس وہی ایک بات تھی جو بالخصوص میرے لئے کافی **کشش** ہوئی اور حضرت احدیت کی طرف مجھے کھینچ کر لیگئی اور یہ کہ کلام کی طاقت نے میرے دلپر کیا کیا اثر ڈالے اور مجھے کہاں تک پہنچا دیا اور کیا کیا **تبدیلیاں** کیں اور کیا میرے دل میں سے **لے لیا اور کیا دے دیا**۔ ان باتوں کو میں کن لفظوں میں ادا کروں اور کس پیرایہ میں لوں پر بہادوں جن خارق عادت عنایات کے ساتھ وہ مجھ سے نزدیک ہوا **کوئی نہیں** جانتا مگر میں اور جس محبت کے مقام پر **میرا قدم** ہے کوئی نہیں جانتا مگر وہ۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ابتدا اس ترقی اور تعلق کا خدا کا کلام ہے جس کی ناگہانی کشش نے مجھے ایسا اٹھا لیا جیسا کہ ایک **زبردست** بگولا ایک تنکے کو ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ پھینک دیتا ہے پس میرے پاس یہ ذکر کرنا کہ کیوں وہ کلام جو تمپر نازل ہوا حدیث النفس نہیں یہ بات ایسی ہی ہے جیسا کہ کوئی کہے کہ کیوں ممکن نہیں کہ تمہارا یہ خیال کہ تم آنکھوں سے دیکھتے ہو اور زبان سے بولتے ہو اور کانوں سے سنتے ہو یہ غلط خیال ہو۔ پس عزیزو! تم سوچو اور سمجھ لو کہ کیا وہ شخص جس کو معلوم ہے کہ میں آنکھ بند کرنے سے پھر کچھ دیکھ نہیں سکتا اور کانوں کے بند کرنے سے پھر کچھ سُن نہیں سکتا اور زبان کے کاٹنے جانے سے پھر کچھ بول نہیں سکتا وہ ایسے منکرانہ جرح کو کچھ حقیقت نہیں سمجھیگا یا شک میں پڑے گا کہ شاید میں آنکھ سے نہیں دیکھتا اور کان سے نہیں سنتا اور زبان سے نہیں بولتا۔ سو اسی طرح میرا حال ہے خدا کا کلام جو میرے پر نازل ہوا اور ہوتا ہے وہ میری روحانی والدہ ہے جس سے میں پیدا ہوا اُس نے مجھے ایک وجود بخشا ہے جو پہلے نہ تھا اور ایک روح عطا کی ہے جو پہلے نہ تھی میں نے ایک بچہ کیطرح اُسکی گود میں پرورش پائی اور اُس نے

مجھے ہر ایک ٹھوکر سے سنبھالا اور ہر ایک گرنے کی جگہ سے بچا لیا وہ کلام ایک شمع کی طرح میرے آگے آگے چلا یہاں تک کہ میں **منزل مقصود** تک پہونچ گیا۔ اِس سے زیادہ کوئی بزدلی نہیں ہوگی کہ میں یہ کہوں کہ وہ خدا کا کلام نہیں۔ میں اُسی طرح اُس کو خدا کا کلام جانتا ہوں جس طرح **میں** یقین رکھتا ہوں کہ میں **زبان** سے بولتا ہوں اور **کانوں** سے سُنتا ہوں اور میں کیونکر اُس سے انکار کروں اُس نے تو مجھے **خدا** دکھلایا اور **چشمہ شیرین** کی طرح معارف کا پانی مجھے پلاتا رہا اور ایک **ٹھنڈی** ہوا کی طرح ہر ایک حبس کے وقت میں مجھے راحت بخش ہوا۔ وہ اُن زبانوں میں بھی مجھ پر **نازل** ہوا جن زبانوں کو میں نہیں جانتا تھا جیسا کہ زبان انگریزی اور سنسکرت اور عبرانی اُس نے بڑی بڑی پیشگوئیوں اور **عظیم الشان** نشانوں سے ثابت کر دیا کہ وہ خدا کا کلام ہے اور اس نے حقایق و معارف کا ایک خزانہ میرے پر کھول دیا جس سے میں اور میری **تمام قوم** بے خبر تھی وہ کبھی کبھی زبان عربی یا انگریزی یا کسی دوسری زبان کے اُن دقیق اور نامعلوم الفاظ میں میرے پر نازل ہوا جن سے میں بے خبر تھا تو کیا باوجود ان **روشن ثبوتوں** کے کوئی شک کا مقام ہو سکتا ہے۔ کیا یہ باتیں چھینک دینے کے لائق ہیں کہ ایک کلام جس نے **معجزہ** کی طاقت دکھلائی اور اپنی قوی کشش* ثابت کی اور **غیب** کے بیان کرنے میں وہ بخیل نہیں نکلا بلکہ ہزارہا امور غیبیہ اُس نے ظاہر کئے اور ایک باطنی کمند سے **مجھے** اپنی طرف کھینچا اور ایک کمند دنیا کے سعید دلوں پر ڈالا اور میری طرف اُن کو لایا اور اُن کو آنکھیں دیں جن سے وہ دیکھنے لگے اور کان دیئے جن سے وہ سننے لگے اور صدق و ثبات بخشا جس سے وہ اس راہ میں قربانی ہونے کیلئے موجود ہو گئی تو کیا یہ تمام کاروبار شیطانی یا وسوسہ نفسانی ہے۔ کیا شیطان خدا کے برابر ہو سکتا ہے تو پھر کیوں وہ تمہاری مدد نہیں کرتا۔ سنو وہ جس نے یہ کلام نازل کیا وہ کیا کہتا ہے اُس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی چمکار دکھلاؤنگا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھکو اٹھاؤنگا **دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور**

* بعض میرے معجزات کے ظہور کا باعث خود میرے دشمن ہو گئے کہ انہوں نے مجھکو مقابل پر رکھکر خود دعا کر دی کہ جو ہم دونوں میں سے جھوٹا ہے وہ پہلے مر جائے جیسا کہ مولوی غلام دستگیر قصوری اور مولوی اسمٰعیل علیگڈھی اور جیسا کہ جھوٹے پر لعنت کی دعا محمد حسن متوفی نے کی اور پھر بعد اس کے وہ سب کے سب مر گئے اور یقیناً سمجھو کہ اگر انہیں سے ہزار مولوی بھی میرے مقابل پر ہو کر ایسی دعا کرتا کہ جو ہم میں سے جھوٹا ہے وہ پہلے مر جائے تو ضرور وہ تمام گروہ علماء مر جاتا جیسا کہ یہ لوگ مر گئے کیا کسی منصف مزاج مولوی کو اس معجزہ میں بھی شک ہے۔ منہ

حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ سو ضرور ہے کہ یہ زمانہ گذر جائے اور ہم اِس دنیا سے کوچ نہ کریں جبتک خدا کے وہ تمام وعدے پورے نہ ہوں جو شخص تاریکی میں پڑا ہوا ہے اور اس سے بیخبر ہے کہ خدا کا یقینی اور قطعی کلام بھی اُسکے بندوں پر **نازل** ہوا کرتا ہے وہ خدا کے وجود سے ہی بے خبر ہے لہذا وہ اپنی طرح تمام دنیا کو وساوس کے نیچے پامال دیکھتا ہے اور اس کا یہی عقیدہ ہوتا ہے کہ بجز وساوس اور اضغاث احلام اور حدیث النفس کے اور کچھ نہیں اور غائت کار وہ ظنی طور پر نہ یقینی اور قطعی طور پر الہام الٰہی کا خیال دل میں لاتا ہے مگر ابھی ہم لکھ چکے ہیں کہ جس دل پر درحقیقت آفتاب وحی الٰہی تجلی فرماتا ہے اُس کے ساتھ ظن اور شک کی تاریکی ہرگز نہیں رہتی۔ کیا خالص نور کے ساتھ ظلمت رہ سکتی ہے پھر جس حالت میں موسٰی کی ماں کو بھی یقینی الہام ہوا جس پر پورا یقین رکھ کر اس نے اپنے بچہ کو معرض ہلاکت میں ڈالدیا اور خدا تعالیٰ کے نزدیک بجرم اقدام قتل مجرم نہ ہوئی تو کیا یہ امت اسرائیل کے خاندان کی عورتوں سے بھی گئی گذری ہے اور پھر اسی طرح **مریم** کو بھی یقینی الہام ہوا جس پر بھروسہ کر کے اس نے قوم کی کچھ پرواہ نہیں کی توحیف ہے اس امت مخذول پر جو ان عورتوں سے بھی کمتر ہے پس اِس صورت میں یہ امت خیر الامم کا ہے کو ہوئی بلکہ **شر الامم** اور **اجہل الامم** ہوئی۔ اسی طرح **خضر** جو نبی نہیں تھا اور اسکو علم **لدنی** دیا گیا تو کیا اگر اس کا الہام ظنی تھا یقینی نہیں تھا تو کیوں اس نے ناحق ایک بچہ کو قتل کر دیا اور اگر **صحابہ** رضی اللہ عنہم کا یہ **الہام کہ نبی** صلے اللہ علیہ وسلم کو غسل دینا چاہیئے یقینی اور قطعی نہ تھا تو کیوں انہوں نے اس پر عمل کیا۔ پس اگر ایک شخص اپنی نابینائی سے میری **وحی** سے **منکر** ہے تاہم اگر وہ مسلمان کہلاتا ہے اور پوشیدہ **دہریہ** نہیں تو اسکے ایمان میں یہ بات داخل ہونی چاہیئے کہ یقینی قطعی مکالمہ الٰہیہ ہو سکتا ہے اور جیسا کہ خدا تعالیٰ کی وحی یقینی پہلی امتوں میں اکثر مردوں اور عورتوں کو ہوتی رہی ہے اور وہ نبی بھی نہ تھے اس امت میں بھی اُس یقینی اور قطعی وحی کا وجود ضروری ہے تا یہ امت بجائے افضل الامم ہونے کے احقر الامم نہ ٹھہر جائے سو خدا نے آخری زمانہ

مین اکمل اور اتم طور پر یہ نمونہ دکہایا ان واقعات سے تعجب نہین کرنا چاہئے بلکہ درحقیقت انسان
کی نجات اسی پر موقوف ہے کہ یا تو وہ خود ایسا شخص ہو جو براہ راست خدا تعالی سے شرف مکالمہ
اور مخاطبت رکہتا ہو مگر ایسا مکالمہ مخاطبہ نہ ہو کہ جسمین قطعی فیصلہ نہ ہو کہ وہ رحمانی ہے یا شیطانی ہے
اور یا وہ شخص نجات پا سکتا ہے جو ایسے شخص کا ہم صحبت اور اُس کے دامن سے وابستہ ہے کیونکہ ظاہر
ہے کہ جس قدر دنیا مین گناہ پیدا ہوئے ہین انکی یہی وجہ ہے کہ جس قدر انسان کو دُنیا کی لذات
اور دنیا کی عزت اور دنیا کے مال و متاع پر یقین ہے یہ یقین آخرت پر نہین ہے اور جیسا کہ وہ ایک ایسے
صندوق پر توکل کرسکتا ہے جو قیمتی جواہرات اور خالص سونے سے بہرا ہوا ہے اور اسکے قبضہ مین
ہے ایسا وہ خدا پر توکل نہین کرسکتا اور جیسا کہ دُنیا کی گورنمنٹ اور دُنیا کے حکام سے لوگ ڈرتے
ہین اور بدامنہ سے زندگی بسر کرتے ہین ایسا خدا تعالی سے نہین ڈرتے اسکا کیا سبب ہے؟
یہی سبب ہے کہ دُنیا کے پیش افتادہ اسباب اور وسائل انکی نظر مین ایسے یقینی ہین کہ دینی عقائد
ان کے آگے کچہہ بہی چیز نہین۔ اب اس جگہ طبعًا یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ چونکہ نجات بجز حق
الیقین کے ممکن نہین جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے مَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ
اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا یعنے جو شخص اس جہان مین اندہا ہے وہ اُس دوسرے جہان مین بہی اندہا
ہی ہوگا بلکہ اس سے بہی بدتر۔ تو بغیر یقین کامل کے کیونکر نجات ہو۔ اور اگر ایک مذہب کی
پابندی سے نجات نہین تو اس مذہب سے حاصل کیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ مین تو یقین کے
چشمے جاری تہے اور وہ خدائی نشانون کو اپنی آنکہون سے دیکہتے تہے اور انہین نشانون
کے ذریعہ سے خدا کی کلام پر انہین یقین ہوگیا تہا اس لئے انکی زندگی نہایت پاک ہوگئی تہی
لیکن بعد مین جب وہ زمانہ جاتا رہا اور اس زمانہ پر صدہا سال گذر گئے تو پہر ذریعہ یقین کا کونسا تہا
سچ ہے کہ قرآن شریف اُن کے پاس تہا اور قرآن شریف اس ذوالفقار تلوار کی مانند ہے جسکے
دو طرف دہارین ہین ایک طرف کی دہار مومنون کی اندرونی غلاظت کو کاٹتی ہے اور
دوسری طرف کی دہار دشمنون کا کام تمام کرتی ہے مگر پہر بہی وہ تلوار اس کام کے لئے ایک

بہادر کے دست و بازو کی محتاج ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ
وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ پس قرآن سے جو تزکیہ حاصل ہوتا ہے اُس کو اکیلا بیان
نہین کیا بلکہ وہ نبی کی صفت مین داخل کرکے بیان کیا یہی وجہ ہے کہ خدا تعالی کا کلام
یون ہی آسمان پر سے کبہی نازل نہین ہوا بلکہ اس تلوار کو چلانے والا بہادر ہمیشہ ساتہہ آیا ہے
جو اس تلوار کا اصل جوہر شناس ہے لہذا قرآن شریف پر سچا اور تازہ یقین دلانے کے لئے
اور اس کے جوہر دکہلانے کیلئے اور اسکے ذریعہ سے اتمام حجت کرنیکے لئے ایک بہادر کے
دست و بازو کی ہمیشہ حاجت ہوتی رہی ہے اور آخری زمانہ مین یہ حاجت سب سے زیادہ
پیش آئی کیونکہ دجالی زمانہ ہے اور زمین و آسمان کی باہمی لڑائی ہے غرض جب
خدا تعالی نے فرمادیا کہ جو شخص اس جہان مین اندہا ہے وہ دوسرے جہان مین بہی اندہا ہی
ہوگا تو ہر ایک طالب حق کے لئے ضروری ہوا کہ اسی جہان مین آنکہون کا نور تلاش کرے
اور اس زندہ مذہب کا طالب ہو جسمین زندہ خدا کے انوار نمایان ہون۔ وہ مذہب
مردار ہے جسمین ہمیشہ کے لئے یقینی وحی کا سلسلہ جاری نہین کیونکہ وہ انسانون پر یقین
کی راہ بند کرتا ہے اور انکو قصون کہانیون پر چہوڑتا ہے اور انکو خدا سے نومید کرتا اور تاریکی
مین ڈالتا ہے اور کیونکر کوئی مذہب خدا نما ہوسکتا ہے اور کیونکر گناہون سے چہڑا سکتا ہے جبتک
کوئی یقین کا ذریعہ اپنے پاس نہین رکہتا اور جبتک سورج نہ چڑہے کیونکر دن چڑہ سکتا ہے
پس دُنیا مین سچا مذہب وہی ہے جو بذریعہ زندہ نشانون کے یقین کی راہ دکہلاتا ہے باقی لوگ اسی
زندگی مین دوزخ مین گرے ہوئے ہین بہلا بتلاؤ کہ ظن بہی کچہہ چیز ہے جس کے دوسرے
لفظون مین یہ معنے ہین کہ شائد یہ بات صحیح ہے یا غلط یاد رکہو کہ گناہ سے پاک ہونا بجز یقین
کے کبہی ممکن نہین فرشتون کی سی زندگی بجز یقین کے کبہی ممکن نہین دُنیا کی بیجا عیاشیون
کو ترک کرنا بجز یقین کے کبہی ممکن نہین ایک پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لینا اور خدا کی طرف
ایک خارق عادت کشش سے کہینچے جانا بجز یقین کے کبہی ممکن نہین زمین کو چہوڑنا اور آسمان

پر چڑھ جانا بجز یقین کے کبھی ممکن نہین۔ خدا سے پورے طور پر ڈرنا بجز یقین کے کبھی ممکن نہین۔ **تقویٰ** کی باریک راہون پر قدم مارنا اور اپنے عمل کو ریاکاری کی ملونی سے پاک کر دینا بجز یقین کے کبھی ممکن نہین۔ ایسا ہی دنیا کی دولت اور حشمت اور اسکی کیمیا پر لعنت بھیجنا اور بادشاہون کے قرب سے بے پروا ہو جانا اور صرف خدا کو اپنا ایک خزانہ سمجھنا بجز یقین کے ہرگز ممکن نہین۔ اب بتلاؤ اے مسلمان کہلانے والو کہ ظلمات شک سے نور یقین کیطرف تم کیونکر پہنچ سکتے ہو یقین کا ذریعہ تو خدا کا کلام ہے جو **یُخۡرِجُهُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ** کا مصداق ہے۔ سو چونکہ **عہدِ نبوّت** پر تیرہ سو برس گذر گئے اور تمنے وہ زمانہ نہین پایا جبکہ صدہا نشانون اور چمکتے ہوئے نورون کے ساتھ قرآن اُترتا تھا اور وہ زمانہ پایا جسمین خدا کی کتاب اور اسکے رسول اور اسکے دین پر ہزارہا اعتراض عیسائی اور دہریہ اور آریہ وغیرہ کر رہے ہین اور تمہارے پاس بجز لکھے ہوئے چند ورقون کے جنکی اعجازی طاقت سے تمہین خبر نہین اور کوئی ثبوت نہین اور جو معجزات پیش کرتے ہو وہ محض قصون کے رنگ مین ہین تو اب بتلاؤ کہ تم کس راہ سے اپنے تئین یقین کے بلند **مینار** تک پہنچا سکتے ہو اور کس طرح اپنے دشمن کو بتلا سکتے ہو کہ تمہارے پاس خدا پر یقین لانیکے لئے اور گناہ سے بچنے کیلئے ایک ایسی چیز ہے جو دشمن کے پاس نہین تا وہ انصاف کرکے تمہارے مذہب کا طالب ہو جائے اس حرکت سے ایک عقلمند کو کیا فائدہ کہ ایک گوبر کو چھوڑ دے اور دوسرے گوبر کو کھا لے سچائی کو ہر ایک سعید دل لینے کو طیار ہے بشرطیکہ سچائی اپنے نور کو ثابت کر کے دکھلا وے جس اسلام کو آج یہ **مخالف مولوی** اور اُن کا گروہ غیر مذہب کے لوگون کے سامنے پیش کر رہے ہین وہ صرف پوست ہے نہ مغز اور محض افسانہ ہے نہ حقیقت پھر کوئی کیونکر اسکو قبول کرے اور جس بیماری سے نجات حاصل کرنے کے لئے ایک شخص مذہب کو تبدیل کرنا چاہتا ہے اگر وہی بیماری اُس دوسرے مذہب مین بھی ہے تو اس تبدیلی سے بھی کیا فائدہ یون تو برہمو بھی دعوے کرتے ہین کہ ہم ایک خدا کے قائل ہین مگر خدا کا قائل وہی ہے جسکی یقین کی آنکھین کھل گئی ہین اور وہی گناہ سے بچ سکتا ہے

کہ جو یقین کی آنکھ سے خدا کو دیکھتا ہے باقی سب قصے جھوٹ ہین اور سب کفارے باطل ہین سو وہی زندہ خدا اس آخری زمانہ مین اپنے تئین پیش کرتا ہے تا لوگ ایمان لاوین اور ہلاک نہ ہون۔ قرآن شریف خدا کا کلام تو ہے بلکہ سب سے بڑا کلام مگر وہ تم سے بہت دور ہے تمہاری آنکھین اُسکو دیکھ نہین سکتین اب وہ تمہارے ہاتھ مین ایسا ہی ہے جیسا کہ توریت یہودیون کے ہاتھ مین اسی وجہ سے اگر تم انصاف کرو تو گواہی دے سکتے ہو کہ باعث اسکے کہ اس پاک کلام کے یقینی انوار تمہاری آنکھون سے پوشیدہ ہین تم اِس سے باطنی تقدس کا کچھ بھی فائدہ حاصل نہین کر سکتے اور اگر واقعات خارجیہ کی شہادت کچھ چیز ہے تو تم انصافاً آپ ہی شہادت دے سکتے ہو کہ اِس موجودہ زمانہ مین تمہاری کیا حالتین ہین سچ کہو کہ کیا تم گناہون سے اور تمام ان حرکات سے جو تقوے کے برخلاف ہین ایسے ڈرتے ہو جیسا کہ ایک زہر ہلاہل کے استعمال سے انسان ڈرتا ہے سچ کہو کہ کیا تم اُس تقوے پر قائم ہو جس تقوے کیلئے قرآن شریف مین ہدایت کیگئی تھی سچ کہو کہ وہ آثار جو سچے یقین کے بعد ظاہر ہوتے ہین وہ تم مین ظاہر ہین۔ تم اِسوقت جھوٹ نہ بولو اور بالکل سچ کہو کہ کیا وہ محبت جو خدا سے کرنی چاہیئے اور وہ صدق و ثبات جو اس کی راہ مین دکھلانا چاہیئے وہ تم مین موجود ہے تم خدائے عزوجل کی قسم کھا کر کہو کہ اس مردار دُنیا کو جس صفائی سے ترک کرنا چاہیئے کیا تم اُسی صفائی سے ترک کر چکے ہو۔ اور جس اخلاص اور توحید اور تفرید سے خدائے واحد لاشریک کیطرف دوڑنا چاہیئے کیا تم اُسی اخلاص سے اُس کی راہ مین دوڑ رہے ہو ریاکاری سے بات مت کرو اور لاف زنی سے لوگون کو خوش کرنا مت چاہو کہ وہ خدا درحقیقت موجود ہے جو تمہارے ہر ایک قول اور فعل کو دیکھ رہا ہے تم بات کرتے وقت اس قادر کا خیال کر لو جسکا غضب کھا جانیوالی آگ ہے وہ جھوٹی شیخیون کو ایک دم مین جہنم کا ہیزم کر سکتا ہے سو تم سچ سچ کہو کہ تمہارے قدم دنیا کی خواہشون یا دُنیا کی آبروؤن یا دنیا کے مال متاع مین پھنسے ہوئے ہین یا نہین پس اگر تمہین خدا پر یقین حاصل ہوتا تو تم اِس زہر کو ہرگز نہ کھاتے اور قریب تھا کہ دُنیا اس زہر سے مرجاتی اگر خدا یہ آسمانی سلسلہ اپنے ہاتھ سے

قائم نہ کرنا اور اگر تم چالاکی سے کہو کہ ہم ایسے ہی ہین جیسا کہ بیان کیا گیا اور ہم مین گناہ کی کوئی تاریکی نہین اور پورے یقین کے انجن سے ہم کھینچے جارہے ہین تو تمنے جھوٹ بولا ہے اور آسمان اور زمین کے بنانے والے پر تہمت لگائی ہے اسلئے قبل اسکے جو تم مرو خدا کی لعنت تمہاری پردہ دری کریگی یقین اپنے نوردن کے سمیت آتا ہے کوئی آسمان تک نہین پہنچ سکتا ہے مگر وہی جو آسمان سے آتا ہے اگر تم جانتے کہ خدا کا تازہ بتازہ اور یقینی اور قطعی کلام تمہاری بیماریون کا علاج ہے تو تم اس سے انکار نہ کرتے جو عین صدی کے سر پر تمہارے لئے آیا اے غافلو یقین کے بغیر کوئی عمل آسمان پر جا نہین سکتا اور اندرونی کدورتین اور دل کی مہلک بیماریان بغیر یقین کے دور نہین ہوسکتین جس اسلام پر تم فخر کرتے ہو یہ رسم اسلام ہے نہ حقیقت اسلام حقیقی اسلام سے شکل بدل جاتی ہے اور دل مین ایک نور پیدا ہوجاتا ہے اور سفلی زندگی مرجاتی ہے اور ایک اور زندگی پیدا ہوتی ہے جسکو تم نہین جانتے یہ سب کچھ یقین کے بعد آتا ہے اور یقین باوس یقینی کلام کے بعد جو آسمان سے نازل ہوتا ہے۔ خدا۔ خدا کے ذریعہ سے ہی پہچانا جاتا ہے کسی اور ذریعہ سے تم مین سے کون ہے جو اپنے ہم کلام کو شناخت نہین کرسکتا۔ پس اسی طرح مکالمات کی حالت مین معرفت مین ترقی ہوتی جاتی ہے بندہ کا دعا کرنا اور خداتعالی کا لطف اور رحم سے اس دعا کا جواب دینا نہ ایک دفعہ نہ دو دفعہ بلکہ بعض موقعہ پر بیس بیس دفعہ یا تیس تیس دفعہ یا پچاس پچاس دفعہ یا قریبًا تمام رات یا قریبًا تمام دن اسی طرح ہر ایک دعا کا جواب پانا اور جواب بھی فصیح تقریر مین اور بعض دفعہ مختلف زبانون مین اور بعض دفعہ ایسی زبانون مین جن کا علم بھی نہین اور پھر اسکے ساتھ نشانون کی بارش اور معجزات اور تائیدون کا سلسلہ کیا یہ ایسا امر ہے کہ اس قدر مسلسل مکالمات اور مخاطبات اور آیات بینات کے بعد پھر خدا کی کلام مین شک رہے نہین نہین بلکہ یہ ایسا امر ہے کہ اس کے ذریعہ سے بندہ اسی عالم مین اپنے خدا کو دیکھ لیتا ہے اور دونون عالم اسکے لئے بلاتفاوت یکسان ہوجاتے ہین اور جس طرح **نورہ** کے استعمال سے یکدفعہ بال گرجاتے ہین ایسا ہی **اس نور** کے نزول جلال سے

وحشیانہ زندگی کے بال جو جرائم اور معاصی سے مراد ہے کالعدم ہوجاتے ہین اور انسان مُردون سے بیزار ہو کر اس دلارام زندہ کا عاشق ہوجاتا ہے جسکو دنیا نہین جانتی اور جیسا کہ تم دنیا کی چیزون سے بیصبر ہو ویسا ہی وہ خدا کی دوری پر صبر نہین کرسکتا غرض تمام برکات اور یقین کی کنجی وہ کلام قطعی اور یقینی ہے جو خداتعالی کیطرف سے بندہ پر نازل ہوتا ہے۔

جب خدائے ذوالجلال کسی اپنے بندہ کو اپنی طرف کھینچنا چاہتا ہے تو اپنا **کلام** اس پر نازل کرتا ہے اور اپنے مکالمات کا اسکو شرف بخشتا ہے اور اپنے خارق عادت نشانون سے اسکو تسلی دیتا ہے اور ہر ایک پہلو سے اس پر ثابت کردیتا ہے کہ وہ اس کا کلام ہے تب وہ کلام قائم مقام دیدار کا ہوجاتا ہے اس وقت انسان سمجھتا ہے کہ خدا ہے کیونکہ **انا الموجود** کی **آواز سنتا** ہے خداتعالی کی کلام سے پہلے اگر انسان کا خداتعالی کے وجود پر ایمان ہوتا ہے تو بس اسی قدر کہ وہ مصنوعات پر نظر کرکے یہ خیال کرلیتا ہے کہ اس ترکیب محکم ابلغ کا کوئی **صانع** ہونا چاہئے لیکن یہ کہ درحقیقت وہ صانع موجود بھی ہے یہ مرتبہ ہرگز بجز **مکالمات** الہیہ کے حاصل نہین ہوسکتا اور گندی زندگی جو **تحت الثرٰی** کیطرف ہر لمحہ کھینچ رہی ہے وہ ہرگز دور نہین ہوتی۔ اسی جگہ سے عیسائیون کے خیالات کا باطل ہونا ثابت ہوتا ہے کیونکہ وہ خیال کرتے ہین کہ **ابن مریم** کی خودکشی نے انکو **نجات** دیدی ہے حالانکہ وہ جانتے ہین کہ وہ تنگ و تاریک دوزخ مین پڑے ہوئے ہین جو محجوبیت اور شکوک اور شبہات اور گناہ کا **دوزخ** ہے پھر **نجات** کہان ہے نجات کا سرچشمہ یقین سے شروع ہوجاتا ہے سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ انسان کو اس بات کا یقین دیا جائے کہ اس کا خدا درحقیقت موجود ہے جو مجرم اور سرکش کو بے گناہ نہین چھوڑتا اور رجوع کرنے والے کیطرف رجوع کرتا ہے یہی یقین تمام گناہون کا **علاج** ہے بجز اس کے دنیا مین نہ کوئی **کفارہ** ہے نہ کوئی خون ہے جو گناہ سے بچاوے کیا تم دیکھتے نہین کہ ہر ایک جگہ تمہین یقین ہی ناکردنی باتون سے روک دیتا ہے تم آگ مین ہاتھ نہین ڈال سکتے کہ وہ مجھے

ہم

جلادیگی۔ تم شیر کے آگے اپنے تئین کہڑا نہین کرتے کیونکہ تم یقین رکہتے ہو کہ وہ مجہے کہالے گا۔ تم کوئی زہر نہین کہاتے کیونکہ تم یقین رکہتے ہو کہ وہ مجہے ہلاک کردیگی۔ پس اسمین کیا شک ہے کہ بشیار تجارب سے تم پر ثابت ہو چکا ہے کہ جس جگہ تمہین یقین ہو جاتا ہی کہ یہ فعل یا یہ حرکت بلاشبہ مجہے ہلاکت تک پہنچا ئیگی تم فی الفور اس سے رُک جاتے ہو اور پہر وہ گناہ تم سے سرزد نہین ہوتا۔ پہر خدا تعالی کے مقابل پر کیون اس ثابت شدہ فلسفہ سے کام نہین لیتے کیا تجربہ نے اب تک گواہی نہین دی کہ بجز یقین کے انسان گناہ سے رُک نہین سکتا ایک بکری یقین کی حالت مین اُس مرغزار مین چر نہین سکتی جسمین شیر سامنے کہڑا ہے پس جبکہ یقین لایعقل حیوانات پر بہی اثر ڈالتا ہے اور تم تو انسان ہو۔ اگر کسی دل مین خدا کی ہستی اور اسکی ہیبت اور عظمت اور جبروت کا یقین ہے تو وہ یقین ضرور اُسے گناہ سے بچالیگا اور اگر وہ نہین بچ سکا تو اُسے یقین نہین کیا خدا پر یقین لانا اِس یقین سے کمتر ہے کہ جو شیر اور سانپ اور زہر کے وجود کا یقین ہوتا ہے۔ سو وہ گناہ جو خدا سے دور ڈالتا ہے اور جہنمی زندگی پیدا کرتا ہی اس کا اصل سبب عدم یقین ہے۔ **کاش** مین کس دف کے ساتہہ اسکی منادی کرون کہ گناہ سے چہوڑنا یقین کا کام ہے۔ جہوٹی فقیری اور مشیخت سے توبہ کرانا یقین کا کام ہے خدا کو دکہلانا یقین کا کام ہے۔ وہ مذہب کچہہ بہی نہین اور گندہ ہے اور مُردار ہے اور ناپاک ہے اور جہنمی ہی اور خود جہنم ہی جو یقین کے چشمہ تک نہین پہنچا سکتا۔ زندگی کا چشمہ یقین سے ہی نکلتا ہے اور وہ پر جو آسمان کیطرف اُڑاتے ہین وہ یقین ہی ہے کوشش کرو کہ اُس خدا کو تم دیکہہ لو جسکی طرف تمنے جانا ہے۔ اور وہ مرکب یقین ہے جو تمہین خدا تک پہنچائیگا کس قدر اُسکی تیز رفتار ہے کہ وہ روشنی جو سورج سے آتی اور زمین پر پہیلتی ہے وہ بہی اسکی سرعت رفتار کے ساتہہ مقابلہ نہین کرسکتی **اے پاکیزگی کے ڈہونڈہنے والو** اگر تم چاہتے ہو کہ پاک دل بنکر زمین پر چلو اور فرشتے تم سے مصافحہ کرین تو تم یقین کے راہون کو ڈہونڈو۔ اور اگر تمہین اِس منزل تک ابہی رسائی نہین تو اس شخص کا دامن پکڑو جس نے یقین کی آنکہہ سے اپنے خدا کو

دیکہہ لیا ہے اور یہ کہ کیونکر یقین کی آنکہہ سے خدا کو دیکہا جاوے اسکا جواب کوئی مجہہ سے سُنے یا نہ سُنے مگر مین یہی کہون گا کہ اوس یقین کے حاصل کرنیکا ذریعہ خدا کا زندہ کلام ہے جو زندہ نشان اپنے اندر لوہ تما رکہتا ہے جب وہ آسمان پر سے اُترتا ہے تو نئے سر سے مردون کو قبرون مین سے نکالتا ہے تم دیکہتے ہو کہ باوجود آنکہون کے بینا ہونے کے تم آسمانی آفتاب کے محتاج ہو اسیطرح خداشناسی کی بینائی محض اپنی عقلون سے حاصل نہین ہوسکتی وہ بہی ایک آفتاب کی محتاج ہے اور وہ آفتاب بہی آسمان پر سے اپنی روشنی زمین پر نازل کرتا ہے یعنی خدا کا کلام کوئی معرفت خدا کے کلام کے بغیر کامل نہین ہوسکتی۔ خدا کا کلام بندہ اور خدا مین ایک دلالہ ہے وہ اُترتا ہے اور خدا کا نور اسکے ساتہہ ہوتا ہے اور جسپر وہ اپنے پورے کرشمہ اور پوری تجلی اور پوری خدائی عظمت اور قدرت اور برہنہ کرشمہ کے ساتہہ اُترتا ہے اسکو وہ آسمان پر لیجاتا ہے۔ غرض خدا تک پہنچنے کے لئے بجز خدا تعالے کے کلام کے اور کوئی سبیل نہین۔

نظم

کے شوی عاشق رخ یارے — تا نہ بر دل رخش کند کارے
لاجرم عشق دلبر خوش خو — خیزد از گفتگو چو دیدن رو
ہر کہ ذوق کلام یافتہ است — راز این رہ تمام یافتہ است
دوزخی کز عذاب پر چون خم — اصل آن ہست لا یکلمہم
ہست دارو ئے دل کلام خدا — کے شوی مست جز بجام خدا
تا نشد مشعلے زغیب پدید — از شب تار جہل کس نرہید
تا نہ خود از سخن یقین بخشید — کس ز زندان ریب و شک نرہید
گر یقین نیست برہدے ایگان — از محالات قوت ایمان
بی یقین و تجلیات یقین — کس نہ رستہ ز دام دیو لعین
ہم چنین زان بے گفتارے — آن کنند کارہا کہ دیدارے
گفتگو را کشش بود بسیار — بی سخن کم اثر کند دیدار
زیر لب گفتگوئے جانانے — زندگی بخشدت بیک آنے
دل نہ گردد صفا نہ خیز و بیم — تا چو موسے نیشوی تو کلیم
تا نہ او گفت خود انا الموجود — عقدۂ ہستیش کسے نکشود
تا نہ خود را نمود خود دادار — کس ندانست کوئی آن دلدار
ہر چہ باشد ز زہد و صدق و سداد — بی یقین سست باشدش بنیاد
بی یقین دین و کیش بیہودہ — بی یقین ہیچ دل نیاسودہ
بے یقین از گنہ نہ رست کسے — دانم احوال شیخ و شاب بسے

آن خدای کہ ذات اوست نہان
دورتر از دو چشم عالمیان

بر وجودش یقین چسان آید
گر نظر نیست گفتگو باید

زین سبب ہست حاجت گفتار
گر سبب نیست کے شود بیدار

بے کلام و شہادت آیات
کی یقین مے شود کہ ہست آن ذات

بے یقین کے ہمی شود دل پاک
مردہ چون سر برآرد از تہ خاک

جز یقین شکست عہد و ثبات
سخت و شور ترک منہیات

زین سبب خلق شد چو مردارے
سر نہی گشت از سر بارے

روز و شب کار و بار فسق و فجور
حاصل عمر کفر و کبر و غرور

دین و مذہب برائے آن باشد
کز یقین سوی حق کشان باشد

این چہ دینی کہ می کشد ہر آن
سوی شیطان و سیرت شیطان

از ریا عیب خویش میپوشند
ہر دم از حرص و آز می جوشند

چون یقین نیست بر خدائے وحید
لاجرم نفس شد خبیث و پلید

نفس دون تا نہ بیند آن انوار
کے شود سرد خواہش مردار

ہست واحد کلام ربانی
از خدا آنکہ خدادانی

اژدہائے دمان کہ نفسش نام
بے کلام خدا نہ گردد رام

این فسون است بہر این مارے
کز لب یار کید و گفتارے

وہ چہ دارد اثر کلام خدا
دیو بگریزد از پیام خدا

دزد را کار ہست با شب تار
چون سحر شد گریزد آن غدار

ہمچو قول خدا کدام سحر
کہ رود تیرگی ازو یکسر

ہر کہ این در بروے خدا بکشاد
بے توقف خدائش آمد یاد

آن چنان دور شد ز خبث و فساد
کہ نماند اثر ز استعداد

وان کہ در عمر خود ندید آن نور
کور ماند و ز نور حق مہجور

کس نیابد از ان یگان اسرار
جز سعیدے کہ یابد آن گفتار

ہر کہ این مہر بر سر او تافت
ذوق مہر خدا ہمان کس یافت

ہیچ دانی کلام رحمان چیست
وان کہ آن خور بیافت آن کیست

آن کلامش کہ نورہا دارد
شک و ریب از قلوب بردارد

نور در ذات خویش نور دہد
رگ ہر شک و ہر گمان ببرد

دل کہ باشد گرفتہ اوہام
یابد از وے سکینت و آرام

ہمچو میخے کہ ہست فولادی
در دل آید فزائدت شادی

زو سہد عادت فساد و شقاق
چارہ زہر نفس چون تریاق

کار ہا میکند بانسانی
ہمچو باد صبا بہ بستانی

می کشاید دو چشم انسان را
می نماید جمال جانان را

در وحی خدا چو گردد باز
بستہ گردد بر آدمی در آز

یک کشش کار میکند بدرون
در دل آید فروغ بیچون

زان کشش دل ہمی شود بیدار
متنفر ز غیر و طالب یار

رو ز ہر حرص و آز تابندہ
سوئے یار ازل شتابندہ

میوہ از روضہ فنا خوردہ
واز خود و آرزوئے خود مردہ

سیل عشقش ز جائے خود بردہ
رخت در جائے دیگر آوردہ

پاک و طیب بچشم بیچونی
پیش کوران خبیث و ملعونی

از یقین ہمچو شیشہ عطار
لا ابالی ز لعنت اغیار

دست غیبی کشیدہ دامن دل
بر کشیدہ دو دست یار ز گل

پاک دل پاک جان و پاک ضمیر
دور تر از مکائد و تزویر

گر یقین نیست نیز ایمان نیست ٭ نور و صدق و ثبات و عرفان نیست

آنچنان عشق تیز مرکب راند
کہ از ان مشت خاک ہیچ نماند

کشتہ دلبر و دلارامے
رستہ یکسر ز ننگ و از نامے

پر ز عشق و تہی ز ہر آنچے
قصہ کوتاہ کرد آوازے

آن ندائی یقین کہ گوش شنید
کرد کار و ز غیر حق ببرید

رفتہ بیرون ز حلقہ اغیار
دل بریدہ ز غیر آن دلدار

پاک گشتہ ز لوث ہستی خویش
رستہ از بند خود پرستی خویش

آنچنان یار در کمند انداخت
کہ نداند بدیگرے پرداخت

قدم خود زدہ براہ عدم
گم بیادش ز فرق تا بقدم

ذکر دلبر غذائے او گشتہ
ہمہ دلبر برائے او گشتہ

سوختہ ہر غرض بجز دلدار
دوختہ چشم دل ز غیر نگار

دل و جان بر رخی فدا کردہ
وصل او اصل مدعا کردہ

مردہ و خویشتن فنا کردہ
عشق جوشید و کارہا کردہ

از نمودی ہائے خود فنا و جدا
سیل پندار بود برد از جا

تن چو فرسود دل ستان آمد
دل چو از دست رفت جان آمد

عشق دلبر بروے او بارید
ابر رحمت بکوئے او بارید

از یقینے کہ شد ز گفتارے
در دل او برست گلزارے

ہر ظہورے یکی سبب دارد
واند آن کو بدل طلب دارد

پس چنین شورش محبت یار
کی بشوید ہم از خودی آثار

این میسر نمے شود زہا
جز سخن ہائے دلبر و دلدار

عشق کور و نمائید از دیدار
نیز گہ بہ خیزد از گفتار

بالخصوص آن سخن کہ از دلدار
خاصیتہا در اندرین اسرار

کشتہ او نہ یک نہ دو نہ ہزار
این قتیلان او برون ز شمار

ہر زمانے قتیل تازہ بخواست
غازہ روئے او دم شہداست

این سعادت چو بود قسمت ما
رفتہ رفتہ رسید نوبت ما

کربلائے است سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

آدمم نیز احمد مختار
در برم جامہ ہمہ ابرار

کارہائے کہ کرد با من یار
برتر آن و فترست از اظہار

آنچہ داد است ہر نبی را جام
داد آن جام را مرا بتمام

دل من بردہ الفت خود داد
خود مرا شد بوحی خود استاد

وحی او را عجب اثر دیدم
روئے آن مہر زان قمر دیدم

دیدم از خلق رنج و مکروہات
و آنچہ چیز است پیش این لذات

دیدم از ہجر خلق جلوہ یار
کار دیگر برآمد از یک کار

آنچہ من بشنوم ز وحی خدا
بخدا پاک دانمش ز خطا

ہمچو قرآن منزہ اش دانم
از خطاہا ہمین است ایمانم

من خدا را بدو شناختہ ام
دل بدین آتشش گداختہ ام

بخدا ہست این کلام مجید
از دہان خدائے پاک و وحید

آنچہ بر من عیان شد از دادار
آفتابی است با دو صد انوار

این خدا نیست ربّ اربابم
بکہ رو آرم ار ازو تابم

انبیا گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفان نہ کمترم ز کسے

وارث مصطفٰی شدم بیقین
شدہ رنگین برنگ یار حسین

آن یقینے کہ بود عیسی را
بر کلامے کہ شد برو القا

وان یقین کلیم بر تورات
وان یقین ہای سید السادات

کز نیم زنان همه بوی یقین   هر که گوید دروغ هست لعین
لیک آیینه‌ام ز رب غنی   از پی صورت مه مدنی
هر چه آن یار بر دل من ریخت   نه شیاطین بدو نه نفس آمیخت
خالص آمد کلام آن دادار   زین سبب شد دلم پر از انوار
هست آن وحی تیره و نه ظنی   که نبوده است بر یقین مبنی
لیکن این وحی بالیقین ز خداست   همه کارم از آن یقین شد راست
آمدم آن زمان که باد خزان   کرد یکسر ریاض دین ویران
در مشایخ نماند جز تزویر   عالمان هم نشسته همچو ضریر
عاشق زر شدند و دولت و جاه   دل تهی از محبت آن شاه
اندرین روزها چو شب تار   قوم ما دید حق بحالت زار
پس مرا از جهانیان بگزید   در دلم روح پاک خویش دمید
در دل من ز عشق شور افگند   خود مرا شد گسست هر پیوند
کرد دیوانه و خردها داد   بست یک در هزار در بگشاد
خلق و مردم نصیحتم بکنند   تا ببرّم ز یار خود پیوند
من نیم کور تا چو کورانی   بگزینم سپه ز بستانی
آن ببرّ تازه کان عطیهٔ یار   چون ز دست افگنم پی مردار
گر جهانی بدشمنی خیزد   تیغ گیرد که خون من ریزد
من نه آنم که ترک او گویم   جان من هست یار مه رویم
رخت هرگز ز کوچه‌اش نبرم   بزدلان دیگر اند من دگرم
فارغم کرد عشق صورت یار   از غم حمله‌های این اغیار
شورش عشق هست آئینی   تا بکی غیر این گزیدنی
ناصحان را خبر ز حالم نیست   گذری سوی آنکه لائم نیست
آمدم چون سحر بجیب نور   تا شود تیرگی ز نورم دور
شور افگنده‌ام کنار کنار   خلق گردد ز خواب خود بیدار
غافلان من ز یار آمده‌ام   همچو باد بهار آمده‌ام
این زمانم زمانهٔ گلزار   موسم لاله زار و وقت بهار
آمدم تا نگار باز آید   بیدلان را قرار باز آید
دست غیبم بپرورد هر دم   کرد وحیش بمن ظهور اتم
نور الهام همچو باد صبا   نزدم آرد ز غیب خوشبوها
زنده شد هر نبی بآمدنم   هر رسولی نهان به پیراهنم
پر شد از نور من جهان و زمین   سر منورت بر آسمان لیکن
با خدا جنگها کنی هیهات   این چه جور و جفا کنی هیهات
از تورع برون نهادی پا   هوش کن ای بریده از یکتا
از پی خلق و ننگ و نام و رسوم   تا فتی رو ز حضرت قیوم
رو بدو کن که روی یار است   همه روها فدای دلدار است
وحی حق را چو بشنوی از ما   این مگو ما نیافتیم چرا
تا نه کار دولت سبحان بود   چون پیامت ز دلستان بود
تا نه از خود روی جدا گردی   تا نه قربان آشنا گردی
تا نیائی ز نفس خود بیرون   تا نه گردی بروی یار مجنون
تا نه خاکت شود بسان غبار   تا نه گردد غبار تو خونبار
تا نه خونت چکد بپای کسی   تا نه جانت شود فدای کسی
چون دهندت بکوی جانان راه   چون ندا آیدت از آن درگاه

تو حریص و راهم دینار   روز و شب چون سگان برای مردار
با چنین حرص و آز و کبر و غرور   چون نمانی ز کوی جانان دور
گر بجوئی سوار این ره راست   اندر آنجا بجو که گرد بخاست
اندر آنجا بجو که زور نماند   خودنمائی و کبر و شور نماند
اندر آنجا بجو که مرگ آمد   چون خزان رفت بار و برگ آمد
فانیان را جهانیان نرسند   جانیان راز بانیان نرسند
لاف‌های زبان بود مردار   جز سگان کس نجویدش زنهار
در دلی چون بروید آن گلزار   قبله‌اش اهل دل شوند هزار
این قبولیت از خدا آید   نه بتزویر و افترا آید
چادری کاندر و خدا باشد   صد عزیزی برو فدا باشد
در بود زیر جامه شیطانی   زود بینی تباهی و ویرانی
میخوری زهر گر تو بخل و حسد   میکنی با عباد رب احد
تا نه میری بتر ز مرداری   دور از فضل حضرت باری
تا نه گردد سرت نگون ز نیاز   پرده‌ها از نفس تو نه گردد باز
تا نه ریزد ترا همه پر و بال   اندر اینجا پدیدست امحال
پردهٔ نیست بر رخ دلدار   تو ز خود پردهٔ خودی بردار
هر که را دولت ازل شد یار   کار او شد تذلل اندر کار
آن سعیدان لقای او دیدند   که بلاها برای او دیدند
آبرو ریخته پی آن شاه   دل ز کف واز سر او فتاده کلاه
گر نیابند سوی یار گذر   از غمش جان کنند زیر و زبر
کرده بنیاد خود همه ویران   هم ملایک ز صدق شان حیران
چون دلی سوی کمال‌ها دارد   یار چون یار خویش بگذارد
لاجرم این چنین وفاداری   جام عزت خورد ز آن یاری
همچو دیوانه یک جهان خیزد   تا بیک لحظه خون او ریزد
لیکن آن یار خود فرود آید   تا عدو را دو دست بنماید
هم چنین صادقان نشان دارند   قدسیان بهرشان به پیکارند
این نهان جنگ گر بتر ببینی   راه مردان راه بگزینی
هر عدوی که خیزد از سر کین   خود بکوبد سرش خدای مبین
چون شود بنده یار آن جانان   بر کابش دوند سلطانان
هر که جان بهر یار باخته است   یار ما قدر او شناخته است
از سگان کمتر است دشمن او   بدگهر کوفته ز دامن او
هست از عادت خدای حلیم   میکند فرق در سعید و لئیم
هیچ دانی لئیم را چه نشان   آنکه او دشمن امام زمان
آنکه او آمد از خدای یگان   پیش چشمش ز خیل مقربان
گر نبودی شقی و گرم زمین   توبه کردی ز گفتگوی چنین
آنچه با من کند عنایت یار   کی بغیری شنیدی ای مردار
گر شعار تو اتقا بودی   مشعل غیب رهنما بودی
اتقا را بود ز صدق آثار   ای سیه دل ترا بصدق چه کار
نیستی از خدا و را شناس   همه بر ظن و وهم هست اساس
آنچه گوئی ز راه کبر و جحود   پیش ازین گفته اند قوم یهود
نفس تو فربه روح تو خسته   همه ابواب آسمان بسته
این چه غفلت کنون ترا کشتی   واز خدا هیچ گه نمیترسی

ای بسا رازها که عین صواب — پیش کوران مقام استعجاب
ره طلب کن بگریه زاری — تا بجوشد ترحم باری

یک شب از صدق نعرها برآر — پیش آن عالم حقیقت کار
از ادب نی براه استکبار — زود و خواه اندرین اسرار

تر کن از اشک خویش بستر خویش — باز لب واکشائی با دل ریش
کای خدای علیم از نهان — کی بعلت رسد دل انسان.....

...چون ملائک ندیده اند آن نور - کان درآدم تو داشتی مستور + ما چه چیزیم و علم ما چه چیز - بی تو در صد خطر قیاس و تمیز -

ما خطا کار و کار ماست خطا — شد تبه کار ما بعجلت ها
گر زشت این که سوی تو خوانم — وز تو بهتر کدام کس داند

گنه ما به بخشش و چشم کشا — تا نمیریم از خلاف و ابا
ورنه این ابتلا و ما برداء — که رحیمی و قادر و غفار

اہل اخلاص چون کنند دعا — از سر صدق و ابتهال و بکا
شور افتد از آن به اہل سما — تا رسد حکم نصرت و ایوا

پس کجائی چرا نمی آئی — اندرین بارگاه یکتائی
تو دعا کن بصدق و سوز و گداز — تا شود بر دلت در حق باز

از خودی حال خود خراب مکن — شب پری کار آفتاب مکن
چون رسد عجز کس بحد تمام — نصرة یار را رسد هنگام

پس چرا نصرتش نمیخواهی — دور رفتی بکام گمراہی
نه زمان بینی و نه حالت قوم — دل چو کوران زبان کشاده بلوم

ایکه حشمت ز کبر پوشیده — چه کنم تا کشایدت دیده
گر ترا دولت صدق و طلب — خود ردی ها مکن ز ترک ادب

راز راه خدا بجز خدا — تو نه چون خدا بجای خود آ
هوش دار ای بشر که عقل بشر — دار و اندر نظر هزار خطر

سر کشیدن طریق شیطانیست — بر خلاف سرشت انسانیست
تا نه فضلش در تو بکشاید — صد فضولی بکن چه کار آید

آن خدائی که وعدهٔ حکمی — داد از راه رحم و لطف همی
او بدانست از ازل که انام — راه خود گم کنند از اوهام

ورنه کار حکم چه خواهد بود — ره نمای بمرد راه چه سود
راه گم کرده را حکم باید — تا بدو راه راست بنماید

این مگو ما خودیم عالم دین — توبه کن از مکالمات چنین
کور را کور کی نماید راه — هر که آگاه از خدا آگاه

دین نیاید بغیر و بیداری — سگ نداند بغیر مرداری
سخن یار و سینهٔ افسرده — جامهٔ زنده است بر مرده

گر بری بار رفیع و بلند — جنبش باد خواهدش افگند
خانه آنست کان ز معماری — ورنه افتد ز سیل و لواری

این همان هزار طوفان است — خانه او پای لست و ویران است
این عجب قوم هست ناهنجار — با چنین خانه فارغ از معمار

آن چه با دین نمود قوم پلید — با امامان نه کرده است یزید
باز گوئی که من سنی بینم — حاجت دیگری چه بینم

ایکه راضی شدی بنقص و زیان — این نه دینست بلکه دشمن آن
وین بیاموزدت خدای قدیر — ورنه رسمی است خاتم زشت حقیر

مسلمت مسلمی نه کرد ای دون — واز بخاری بخار سر افزون
این همه استخوان بدامانت — نیست یکذره مغز در جانت

۱؎ اے صحیح مسلم نے تجھے مسلمان نہ کیا ۱۲

کور شی و باز دولت هوسی — که بخواند ترا البصیر کسی
زین خیال تو مردنت بهتر — زین غذا زهر خوردنت بهتر

ای نشسته بصدر سجاده — این چه سودات در سر افتاده
تا نماند در قیاس و فهم کسی — که شود کار پیل از مگسی

از خدا چون رسید هدایت — چون نترسی ز خبث انجامت
بس همین است طاعت العقول — که دلت حکم حق نکرد قبول

حجت لغو در میان آری — خبث نفس است اصل بیزاری
هر چه ثابت شده است از قرآن — آوازِ و سر به هیچی ای نادان

صد نشان شد عیان چو مهر منیر — تر زو گشت این دروغ با تزویر
دیده آخر برای آن باشد — که بدو مرد راه دان باشد

وه چه این چشم هست این دیده — که برو آفتاب پوشیده
گر بدل باشدت خیال خدا — این چنین نیاید از تو استغنا

از دل و جان طریق او جوئی — وز سر صدق سوی او پوئی
هر کرا دل بود بدلداری — خبرش پرسد از خبرداری

گر نباشد **لقای محبوبی** — جو نداز نزد یار مکتوبی
بی دلارام نایدش آرام — گه بر و بش نظر گهی بکلام

آنکه داری بدل محبت او — تا یدت صبر جز بصحبت او
فرقت او گر اتفاق افتد — در تن و جان تو فراق افتد

دست از هجر او کباب شود — چشمت از رفتنش پر آب شود
باز چون آن جمال و آن روی — شد نصیب دو چشم در کوئی

دست و رو هنش زنی بجنون — که زنا دیدنت دلم شد خون
این محبت بندر کما مکان — و ان دل افگنده خدای جهان

این وفا ها بذرهٔ نا چیز — فارغ افتادهٔ زیار عزیز
او فرستاد بندهٔ ز جود — تا رهاند ترا ز ریب و جحود

آن قدر بارها نشان بنمود — که ز صد معرفت دری بکشود
باز سر میزنی بانکاری — سهل پنداشتی چنین کاری

لا ابالی فتادهٔ زان یار — فارغی زان جمال و زان گفتار
مردگان را همین کشی بکنار — وز دلارام زندهٔ بیزار

کس شنیدی که قانع از یار است — عشق و صبر این دو کار دشوار است
این بود حال و طور عاشق زار — این بود قدر دلبری مردار

عاشقان را بود ز صدق آن تاب — ای سیه دل ترا بعشق چه کار
نزد تو چون رسید زان کوئی — پیک آن دلستان خوش روئی

عزتش اینکه کافرش خوانی — واز سر جهل از درش رانی
صد هزاران نشان همی بینی — باز منکر شوی ز بیدینی

خویشتن را تو عالم انگاری — زین فضولی کنی بغداری
تا ز تو هستی ات بدر نرود — این رگ شرک از تو بر نرود

پای سعیت بلند تر نرود — تا ترا او و دل بسر نرود
یا رسید اشود دران هنگام — که تو گردی نهان ز خود تمام

تا نه سوزی ز سوز و غم نرهی — تا نه میری ز موت هم نرهی
چیست آن نزد ره جان و تن گداخت — آتش اندر دلی بزن که سوخت

کلبهٔ جسم خود بکن برباد — چون نمی گردد از خدا آباد
پائی خود را جدا کن از زن خویش — چون نگیرد ره صدا پیش

آفرین خدا بران جانے	کہ ز خود شد برائی جانانے	منزل یار خویش کرد بدل	وانہوا را رسید صد منزل
از خودی در شد و خدا را یافت	گم شد و دست رہنما را یافت	ایکہ دیوانۂ سپئے اموال	وہ کہ در کار دین چنین اہمال
وقت عیش ست و موسم شادی	تو چہ در سوگ و ماتم افتادی	از خدائت رسید رہبر دین	مرد دین باش و چون زنان منشین
خیز و از بہر یار کارے کن	یک نظر سوی این بہار کن	ورنہ مرگ است اژدہای دہان	زود میگیردت مشو نادان
آن صبا نگہتی ز یار آورد	وردے موسم بہار آورد	تو خزان بہر خود پسندیدے	من ندانم چہ در خزان دیدے
از پئے زندہ کردن آمد یار	تو ہم از دست خود شدی مردار	قصہ ہا پیش میکنی ز ضلال	کاین کرامات ہای اہل کمال
گر درین قصہ ہا اثر بودے	دلت از حرص و شر بتر بودے	قصہ ہا گر بیان کنی تو ہزار	کے رہد از تو خبث دل زنہار
زین قصص ہیچ رہ نکشاید	صد ہزاران بگو چہ کار آید	بنشین مدتے باہل یقین	تا دہندت دو دیدۂ حق بین
اندرون تو ہست دیو خصال	بر زبان قصہ ہای ابدال	روز چون روشن است ماہ ما را	چشم بکشا و شب پری بگذار
در خور و مہ شکے نگیر و راہ	تو ز دار خویش دیدہ بخواہ	نیستی طالب حقیقت راہ	بس ہمین مشکلست اے آگاہ
این مگو من محافظ دینم	خود شفا بخش این مسکینم	در دلت صد ہزار بیماری	چہ ازین دل توقعی داری
تند باد بخواہ از دادار	تا خس و خار تو برد یکبار	جز خدا راہ چارہ سازی نیست	باز کن دیدہ جای بازی نیست
خبری نیستت ز جانانہ	مے زنی ہرزہ کام کورانہ	ہمچو کرمے بجز کلام خدا	مردہ ہستی بغیر جام خدا
آن یقینے کہ بخشدت دادار	چون خیال خودت نہد بکنار	آن یکے از دہان دلدارے	نکتہ ہا شنیدہ اسرارے
وان دگر از خیال خود بگمان	پس عجب باشد این دو کس یکسان	ذوق این می چہ تو نمیدانی	ہرزہ عو عو کنی چنادانی
آن خدا دان کہ خود دہد آواز	نہ کہ از وہم کس نمائد باز	واجب آمد ازین بہر دوران	کہ تکلم کند خدای یگان
ورنہ دین ہست محض افسانہ	این چنین دین ز صدق بیگانہ	آن ز شیطان بود نہ از حق دان	کہ نہ دارد دوام وحی یقین
دین ہمان دین بود کہ وحی خدا	نشود ہیچ وقت جدا	وحی دین خدا ست چون توام	یک چو گم شد دگر شود گم ہم
بی یقین چون نجات یابد خلق	بیگمان دور ز حق بتابد خلق	بی خدا چون یقین بدل آید	گفتگو یا لقاسہے بائید
ایکہ مغرور راہ مظنونے	تو نہ عاقل کہ سخت مجنونے	نفس امارہ بندۂ صد آز	جز یقین کے بگردد از وے باز
چون بہ بینی بہ بیشۂ شیرے	نہ کنی در گریختن دیرے	ہم چنین پیش تو چو گرگ آید	دل تہ ہیبت سترگ آید

پس بدین دعوئے یقین کہ ترا	ہست بر کردگار روز جزا	باز چون میکنی گناہ بزرگ	چہ خدا نیست نزد تو چون گرگ
بر خدا نیستت یقین زنہار	زین چو گرگان خوشا آیدت مردار	آن یقینی کہ مانعی ز خطاست	گر بخواہی رہش بگویم راست
آن کلام خدا بقطع و یقین	پاک و برتر ز دخل و لعین	پس ہمان چارۂ خطا کاریست	راہ دیگر طریق مکاریست
کس شنیدی کہ با یقین ہلاک	باز در بیشۂ رود بیباک	پس چہ ممکن کہ با یقین خدا	باز گردد وے بگرد خطا
شک و ظن را یقین نہادی نام	زین شدی با جرائمت بدنام	اندکے سوئی خود نظر انداز	از سر غرور دیدہ را کن باز
تا بدانی کہ کور و محجوبے	سخت محروم ماندہ زین خوبے	ذرۂ نیست در تو از انوار	شب تیرہ بجور را بماہ چہ کار
این خدائے عجیب در دل تست	کہ ازو صد نبات ظلمت رست	شب تاریست و شمع ہم نہان	چون بخوابی بغفلت ای نادان
خیز و بر حال خود نگاہ بکن	خطرہ ہمین و آہ بکن	خیز و از نفس خود بپرس نشان	کہ چہ خواہد مراتب عرفان
چہ یقین نزد اوست آب حیات	یا پسندیدہ ورطۂ شبہات	گر دلت می تپد برائے یقین	بخل چون کرد آن کریم و معین
ہر چہ در فطرت تو ریختہ است	باز زان عزم چون گریختہ ہست	زین عیان شد کہ آن کریم رحیم	داد ہر مقتضای این تقویم
باز انسان ز قصر ہمت او	گشت غافل ز نور فطرت او	گر یقین نیست خواہش انسان	پس چہ باعث کہ جوئیش ہمہ آن
آنچہ در فطرت بشر مکتوم	چون بماند بشر ز محروم	بحر فیض است چون روان ہر دم	تا رسانند تا یقین اتم
پس اگر تا نعی بظنونی	تو نہ عاقل کہ سخت مجنونی	دل تپیا ز برائے رفع حجاب	جز دلی کان شدست ہمچو کلاب
افلا تبصرون گفت خدا	خیز و در نفس جو تعطش ہا	ہمت دون مدار چون دونان	رو بجو یار را چو مجنونان
ہر کہ جویائی اوست یافتہ است	تافت آن رو کہ سر تافتہ است	آفرین خدا بران مردے	کہ برین رشد ہست چون گردے
از پئے وصل آن ہمین پاک	اوفتادہ سر نیاز بخاک	ہر زمان با خدائے یکتائی	بر زمین و بر آسمان جائے
ذرہ ذرہ جدا شدہ ز زمین	دل پریدہ بسوئے عرش برین	بر رخ او تجلیات خدا	در دلش جلوہ گاہ ذات خدا
این ہمہ حالت از خدا آید	چون یقین از کلامش افزاید	تو نفہمی ہنوز این سخنم	در دلت چون فرو شوم چہ کنم
ای دریغا کہ دل ز درد گداخت	درد ما را امتحانے نشناخت	ای خور روئے یار زود برآ	کہ دل آزرد از شب یلدا
عمر ما ہم رسید تا بکنار	بکنارم درآئے اے دلدار	ایکہ تو طالبے ہستی	آن یقین جو کہ بخشدت ہستی
آن یقین جو کہ سیل تو گردد	ہمہ دریا ز سیل تو گردد	آن یقین جو کہ آتش افروزد	ہر چہ غیر خدا ہمہ سوزد

از یقین ست نہم عرفان ہم	گفتمت آشکار و پنہان ہم	جز یقین دین تو چو مرداری	سر پُر از کبر و دل ریاکاری
بی یقین نفس گرددت چو سگی	جنبدش نزد ہر فساد رگی	ہر کہ دور از نگار خواہد ماند	نفس دون را شکار خواہد ماند
گر ترا آرزوی دیدار ست	پاک دل شو نہ مشکل این کار ست	این مراد از خرد چہ میجوئی	وحی حق شوید از سیہ روئی
این خرد جملہ خلق میدانند	ناز کم کن کہ چون تو بسیار اند	چارۂ دل کلام دلدار است	ہر چہ غیرش کنند بیکار است
زہر فرقت چشی و ناکامی	باز منکر ز وحی و الہامی	جان تو بر لب از تموز دران آب	باز از آب زندگی رو تاب
دارو ئے ہر کجی کہ در دل ماست	ان بدا را الشفاء وحی خداست	ہست بر عقل منت الہام	کہ از و ریخت ہر تصور خام
آن گمان بر دو این نمود فراز	آن نہان گفت و این کشود آن راز	آن فرو ریخت این بجذب بسپرد	آن طمع داد و این بجا آورد
آنکہ بشکست ہر بت دل ما	ہست وحی خدای بی ہمتا	آنکہ ما را رخ نگار نمود	ہست الہام آن خدا و دود
آنکہ داد از یقین دل جامی	ہست گفتار آن دلارامی	وصل دلدار ہستی از جانش	ہمہ حاصل شدہ ز الہامش
ای بریدہ امید ہا ز خدا	توبہ کن از فساد خود باز آ	عیش دنیای دون دمی چند است	آخرش کار با خداوند است
ترک کن کین و کبر و ناز و دلال	تا نہ کارت کشد بسوی ضلال	چون ازین دام گہ ببندی بار	باز نائی درین ملا و دیار
ای ز دین بیخبر بخور غم دین	کہ نجاتت معلق ست بدین	ہان تغافل مکن ازین غم خویش	کہ ترا کار مشکلست بہ پیش
دل ازین درد و غم فگار بکن	دل چہ جان نیز ہم نثار بکن	ہست کارت ہمہ بآن یکذات	چون صبوری کنی از و ہیہات
بخت گردد چو زو بگردی باز	دولت آید ز آمدن بہ نیاز	ای رسن ہائی آز کردہ دراز	زین ہوس ہا چرا نیائی باز
دولت عمر و صبدم بزوال	تو پریشان بفکر دولت و مال	خویش و قوم و قبیلہ پر ز دغا	تو بریدہ برای شان ز خدا
اینہمہ بگسستنت آہنگ	کہ بصلحت کشند و گہ بجنگ	ہست آخر بآن خدا کارت	نہ تو یار کسے نہ کس یارت
ہر کہ دارد کسے دلارامے	جز بوصلش نیابد آرامے	تا نہ بیند صبوریش ناید	ہر دمش سیل عشق بر باید
در دل عاشقان قرار کجا	توبہ کردن ز روی یار عجب	حسن جانان بگوش عاشقشان	گفت رازی کہ گفتنش نتوان
کامیابان ازین جہان ناکام	زیرکان وہ ہنر پریدہ دام	از خود و نفس خود خلاص شدہ	مہبط فیض نور خاص شدہ
در خداوند خویش دل بستہ	باطن از غیر یار بگسستہ	پاک از وصل غیر منزل دل	یار کردہ بجان و دل منزل
ریزہ ریزہ شدہ آبگینہ شان	بوئی دلبر وزد ز سینہ شان	نقش ہستی شکست جلوۂ یار	سر زد آخر ز جیب دل دلدار

فانیان و پر از خدای وحید	پاک در نگین برنگ مجید	آن خدا و بگر و دگر انسان	لیکن اینان در و شدند نہان
نی ز سر ہوش نی ز پا خبرے	در سر دلستان بخاک سرے	ہر کسے را بخود سر و کارے	کار دلدادگان بدلدارے
عالم دیگر است عالم شان	دور از غیر حق معالم شان	خفتہ اند و بچشم تو بیدار	جز خدا کس نہ محرم اسرار
فارغان از مذمت و تحسین	نی ز مدحی خبر نہ از نفرین	ہر کہ باذات او سرے دارد	پشت بر روی دیگرے دارد
ہر کہ گیرد رہش بصدق حضور	از در و بام او ببارد نور	نور تابان چو مہ ز پیشانی	پر ہمہ رو ز عشق ربانی
عشق آن یار مدعا گشتہ	دل ز غیر خدا جدا گشتہ	لطف او ترک طالبان نکند	کس بکار رہش زیان نکند
ہر کہ آن در گرفت کارش شد	صد امیدے برہ نگارش شد	مثل آن دلستان کجا دیدی	پس چرا ہجر او پسندیدی
بہ کہ تو زود تر رہش گیری	این نباشد کہ پیش ازان میری	عمر اول ببین کجا رفت است	رفت و بنگر ز تو چہا رفت است
پارۂ عمر رفت در خردی	پارۂ را بسر کشی بردی	تازہ رفت و بماند پس خوردہ	دشمنان شاد و یار آزردہ
بشنو از وضع عالم گذران	چون کند از زبان حال بیان	کین جہان با کسی وفا نکند	نکند صبر تا جدا نکند
گر بود گوش بشنوی صد آہ	از دل مردۂ درون تباہ	کہ چرا رو بتافتم ز خدا	دل نہادم در انچہ گشت جدا
ہمچنین ساعتی ترا در پیش	گور آواز تا دہد چون خویش	یاد کن وقت کوچ و ترک جہان	جان بلب خانہ پر ز شور و فغان
زن بنالد بدیدۂ خون بار	پسرے گریہ از پس دیوار	دخترے سر برہنہ اشک روان	ہمہ خویشان شدہ تن بیجان
ناگہان بانگ آمد از سر درد	کہ فلان زین سرا رحلت کرد	چند فرزند را گذاشت یتیم	بیوہ بیچارہ ماندہ با صد بیم
این مآل ست عیش دنیا را	گر ندانی بپرس دانا را	بر سر گور پائی تست ای خام	ہوش کن تا نہ بد شود انجام
این جہان ہست مثل مردارے	ہر طرف چون سگی طلبگارے	رُست آنکس کہ رُست زین مُردار	خاک شد تا مگر شود خوش یار
لطف او ترک طالبان نکنند	کس بکار رہش زیان نکنند	ہر کہ از خود شد ایزدش خواند	نکتہ ہست گر کسے داند

ما حصل اس تمام تقریر کا یہ ہے کہ انسان اس دار الظلمات میں اگر کبھی نجات نہیں پا سکتا بجز اس کے کہ خود خدا تعالے کے مکالمات سے مشرف ہو کر یا کسی اہل مکالمہ یقینیہ اور اہل آیات بیّنہ کی صحبت میں رہ کر اس ضروری اور قطعی علم تک پہنچ جائے کہ اُس کا ایک خدا ہے جو قادر اور کریم اور رحیم ہے اور یہ دین یعنی اسلام جس پر یہ قائم ہے درحقیقت یہ سچا ہے

اور روز جزا اور بہشت اور دوزخ سب سچ ہے کیونکہ اگرچہ قصہ اور نقل کے طور پر تمام
اہل اسلام اِس بات کو مانتے ہین کہ خدا موجود ہے اور اُسکا رسول برحق مگر یہ ایمان کوئی
یقینی بنیاد نہین رکھتا اِسلئے ایسے ضعیف ایمان کے ذریعہ سے یقینی رنگ کے آثار ظاہر ہونا اور گناہ
سے سچی نفرت کرنا غیر ممکن ہے اور بوجہ اسکے کہ اسلام پر تیرہ سو برس گذر گئے تمام معجزات
گذشتہ برنگ نقول اور قصص ہوگئے ہین اور قرآن شریف اگرچہ عظیم الشان معجزہ ہے مگر ایک
کامل کے وجود کو چاہتا ہے کہ جو قرآن کے اعجازی جواہر پر مطلع ہو اور وہ اس تلوار کیطرح
ہے جو درحقیقت بے نظیر ہے لیکن اپنا جوہر دکہلانے مین ایک خاص دست و بازو کی محتاج
ہے اسپر دلیل شاہد یہ آیتہ ہے کہ لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ پس وہ ناپاکون کے دلون پر معجزہ
کے طور پر اثر نہین کرسکتا بجز اسکے کہ اسکا اثر دکہلانے والا بہی قوم مین ایک موجود ہو اور
وہ وہی ہوگا جسکو یقینی طور پر نبیون کیطرح خدا تعالیٰ کا مکالمہ اور مخاطبہ نصیب ہوگا غرض تمام
برکات اور یقین کے حصول کا ذریعہ خدا کا مکالمہ اور مخاطبہ ہے اور انسان کی یہ زندگی
جو شکوک اور شبہات سے بہری ہوئی ہے بجز مکالمات الہیہ کے سرچشمہ صافیہ یقین تک
ہرگز نہین پہنچ سکتی مگر خدا تعالیٰ کا وہ مکالمہ یقین تک پہنچاتا ہے جو یقینی اور قطعی ہو جسپر ایک
ملہم قسم کہا کر کہسکتا ہو کہ وہ اسی رنگ کا مکالمہ ہے جس رنگ کا مکالمہ آدم سے ہوا اور پہر شیث سے
ہوا اور پہر نوح سے ہوا اور پہر ابراہیم سے اور پہر اسحاق سے اور پہر اسمٰعیل سے اور پہر یعقوب
سے ہوا اور پہر یوسف سے اور پہر چار سو برس کے بعد موسیٰ سے اور پہر یسوع بن نون سے
ہوا اور پہر داؤد سے ہوا اور سلیمان سے اور الیسع نبی سے اور دانیال سے اور اسرائیلی سلسلہ
کے آخر مین عیسیٰ بن مریم سے ہوا اور سب سے اتم اور اکمل طور پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سے ہوا لیکن اگر کوئی کلام یقین کے مرتبہ سے کمتر ہو تو وہ شیطانی کلام ہے نہ ربانی
کیونکہ تم جانتے ہو کہ جب آفتاب طلوع کرتا ہے اور اپنے کرنین زمین پر چہوڑتا ہے
تو اس کی روشنی ایسی صاف دنیا پر پڑتی ہے کہ کسی دیکہنے والے کو اسکے نکلنے مین شک

باقی نہین رہتا اور نہ وہ کہہ سکتا ہے کہ کل کا سورج تو یقینی تہا مگر آج کا شکی۔ پس کیا تم اُس
الہام مین شک کرسکتے ہو کہ خدائی چہرہ کا نور اپنے اندر رکہتا ہے کیا خدا کی کلام کا طلوع
سورج کے طلوع سے کچہہ کمتر ہے کوئی چیز اپنی صفات ذاتیہ سے الگ نہین ہوسکتی
پہر خدا کا کلام جو زندہ کلام ہے کیونکر الگ ہوسکے۔ پس کیا تم کہہ سکتے ہو کہ آفتاب وحی
الٰہی اگرچہ پہلے زمانون مین یقینی رنگ مین طلوع کرتا رہا ہے مگر اب وہ صفائی اسکو نصیب نہین
گویا یقینی معرفت تک پہنچنے کا کوئی سامان آگے نہین بلکہ پیچہے رہ گیا ہے اور گویا خدا کی
سلطنت اور حکومت اور فیض رسانی کچہہ تہوڑی مدت تک رہ کر ختم ہوچکی ہے لیکن خدا کا
کلام اس کے برخلاف گواہی دیتا ہے کیونکہ وہ یہ دعا سکہلاتا ہے کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ
الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ اِس دعا مین اُس انعام کی امید دلائی گئی ہے
جو پہلے نبیون اور رسولون کو دیا گیا ہے اور ظاہر ہے کہ اُن تمام انعامات مین سے بزرگتر
انعام وحی یقینی کا انعام ہے کیونکہ گفتار الٰہی قایم مقام دیدار الٰہی ہے کیونکہ اِسی سے پتہ
لگتا ہے کہ خدا موجود ہے پس اگر کسی کو اِس اُمت مین سے وحی یقینی نصیب ہی نہین
اور وہ اِس بات پر جرأت ہی نہین کرسکتا کہ اپنی وحی کو قطعی طور پر مثل انبیاء علیہم السلام کے
یقینی سمجہے اور نہ اسکی ایسی وحی ہو تو انبیاء کیطرح اسکو ترک متابعت اور ترک عمل پر یقینی طور پر دنیا کا ضرر متصور
ہوسکے تو ایسی دعا سکہلانا محض دہوکا ہوگا کیونکہ اگر خدا کو یہ منظور ہی نہین کہ بموجب دعا
اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم انبیاء علیہم السلام کے انعامات
مین اِس امت کو بہی شریک کرے تو اس نے کیون یہ دعا سکہلائی اور ایک ناشدنی امر
کے لئے دعا کرنیکی ترغیب کیون دی پس اگر یہ دعا سکہلانا یقین اور معرفت کا انعام دینے کی
نیت سے نہین بلکہ محض لفظون سے خوش کرنا ہے پس اسی سے فیصلہ ہوگیا کہ یہ اُمت اپنی نصیبون مین
سب اُمتون سے گری ہوئی ہے اور خدا تعالیٰ کی مرضی نہین ہے کہ اِس اُمت کو یقینی چشمہ کا
پانی پلا کر نجات دے بلکہ وہ انکو شکوک اور شبہات کے ورطہ مین چہوڑ کر ہلاک کرنا چاہتا لیکن یاد

رہے کہ ضرور اُن انعامات مین جو نبیون کو دئیے گئے اس امت کیلئے حصہ کہا گیا ہے کیونکہ اگر
مسلمانون کے کامل افراد کی فطرتون مین یہ حصہ نہ ہوتا تو ان کے دلون مین یہ خواہش نہ پائی
جاتی کہ وہ خدا شناسی کے درجہ مین حق الیقین کے درجہ تک پہونچ جائین اور ان انعامات
سے سب سے بڑھکر یقینی مخاطبات اور مکالمات کا انعام ہے جس سے انسان اپنی خداشناسی
مین پوری ترقی کرتا ہے گویا ایک طور سے خدا تعالیٰ کو دیکھ لیتا ہے اور اسکی ہستی پر رویت کے رنگ
مین ایمان لاتا ہے تب الٰہی ہیبت پورے طور پر اس کے دل پر کام کرتی ہے اور جیسا کہ
ہر ایک جگہ رویت اور یقین کا خاصہ ہے وہ خاصہ اس کے اندر اپنا کام کرنے لگتا ہے اور
شکوک اور شبہات کی تاریکی اس طرح دور ہو جاتی ہے جیسا کہ آفتاب سے ظلمت تب روئے زمین
پر اس جیسا کوئی اتقی نہین ہوتا اور اس جیسا کوئی گناہ سے بیزار نہین ہوتا اور اس جیسا
اس خالق یگانہ سے کوئی محبت کرنیوالا نہین ہوتا اور اس جیسا اس یار کا کوئی وفادار
نہین ہوتا۔ اور اس جیسا کوئی ڈرنیوالا نہین ہوتا اور اس جیسا کوئی توکل کرنیوالا نہین
ہوتا اور اس جیسا پیوند مین کوئی صادق نہین ہوتا اور جیسا کہ خدا تعالیٰ کے کلام سے
ظاہر ہے یقینی اور قطعی وحی کا قیامت کے دن تک اس امت کو وعدہ دیا گیا ہے ایسا ہی عقل
بھی نوع انسان کے لئے اسکو ضروری سمجھتی ہے کیونکہ گناہ اور فسق و فجور کا علاج اور چارہ بجز اسکے
اور کوئی نہین کہ خدا کا جمال اور جلال یقینی طور پر انسان پر مکشوف ہو وجہ یہ کہ تجربہ گواہی دے رہا ہے
کہ یا تو سچی محبت گناہ اور مخالفت سے روکتی ہے یا سچی ہیبت نافرمانیون سے باز رکھتی ہے اور سچی
محبت مین بھی ایک خوف ہوتا ہے اور وہ یہی کہ یار مہربان سے تعلق نہ ٹوٹ جائے اور جسپر
سچی محبت اور سچی ہیبت کی کیفیت یقینی طور پر وارد ہو وہ یا شخص کہ جو کامل طور پر اس شخص کا شناسندہ
اور محبت کنندہ اور اس کا زیر اثر ہو وہ بلاشبہ گناہ سے روک لیا جاتا ہے اور دوسرے لوگ دنیا
مین جس قدر ہین انہین سے کوئی بھی گناہ کی زہر سے خالی نہین ہان مکاری سے بہت لوگ
کہتے ہین کہ ہم بیگناہ ہین اور ہماری دلونمین کوئی ناپاکی نہین مگر وہ جھوٹے ہین اور خدا اور مخلوق کو دھوکا

دینا چاہتے ہین گناہ سے پاک ہونا بجز اس کے ممکن ہی نہین کہ ہیبت اللہ کی موت یقین کی
تیز شعاعون کی وجہ سے انسان کے دل پر وارد ہو جائے اور سچی محبت اور سچی ہیبت دل مین
بس جائے اور دل خدا کے جمال اور جلال سے رنگین ہو جائے اور یہ دونون کیفیتین کبھی
اور ہرگز دل مین آ ہی نہین سکتین جب تک کہ خدا کی ہستی اور اسکی ان دونون قسم کے صفات پر
یقین پیدا نہ ہو پس اس سے معلوم ہوا کہ نجات کی جڑ اور نجات کا ذریعہ صرف یقین ہے یقین
ہی ہے کہ باوجود بلاؤن کے سامنے کے اطاعت کے لئے گردن جھکا دیتا اور آگ مین داخل ہونے
کیلئے کھڑا کر دیتا ہے وہ یقینی نظارہ ہی ہے جو عاشق بنا دیتا ہے اور مرنیکے لئے تیار کر دیتا ہے
وہ یقینی نظارہ ہی ہے کہ جس سے انسان خدا کے لئے آرام کا پہلو چھوڑتا اور مخلوق کی تعریف
اور تحسین سے لاپرواہ ہو جاتا اور ایک کے لئے تمام دنیا کو اپنا خطرناک دشمن بنا لیتا ہے انسان یقینی
ہیبت کی وجہ سے مباح چیزون کو بھی ڈرتا ڈرتا ہی استعمال کرتا ہے اور زبان کو ناگفتنی باتون سے
روکتا ہے گویا اوسکے مونہہ مین سنگریزے ہین اور یہ یقین یا تو دیدار سے میسر آتا ہے اور
یا اس گفتار سے جو خدا کا یقینی کلام ہے جو اپنی طاقت اور شوکت اور دلکش خاصیت اور
خوارق سے ثابت کر دیتا ہے کہ وہ خدا کا کلام ہے بجز اس صورت کے نہ خدا کی ہستی پر یقین آسکتا
ہے اور نہ اسکی صفات پر۔ اب جس حالت مین یہ مانا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ اس بات پر قادر ہے
کہ یقینی کلام کسی بندہ پر نازل فرماوے اور اس کا وعدہ انعمت علیہم اس امکان کو ضروری ٹھہراتا
ہے اور نجات بھی اسی کلام الٰہی پر موقوف ہے جو یقینی ہو اور انسانی فطرت بھی اسکی پیاسی پائی
جاتی ہے تو کیون اور کیا وجہ کہ خدا اس فیض سے امت کو محروم رکھے کیا انسان کی فطرت مین
یہ جوش نہین ڈالا گیا کہ وہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین پیدا کرے اور کوئی ایسا ذریعہ اوسکو حاصل
ہو جس سے وہ سمجھ لے کہ وہ اپنی تمام پاک صفات کے ساتھ درحقیقت موجود ہے مگر کیا وہ
ذریعہ صرف آسمان اور زمین کی صنعتین ہو سکتی ہین ہرگز نہین کیونکہ غائت درجہ ان سے
صرف ضرورت خالق محسوس ہوتی ہے نہ کہ یہ کہ خالق درحقیقت موجود بھی ہے اور ضرورت خالق پر دلیل

قائم ہونا اس خالق کی واقعی ہستی پر قطعی دلیل نہین ہو سکتی اسی لئے انبیاء اور آسمانی نشانون
کی حاجت پڑی کیونکہ دلائل عقلیہ صرف اس حد تک خدا تعالیٰ کی نسبت علم بخشتے ہین کہ ان
مصنوعات پر نظر کرکے جنہین ایک ابلغ اور محکم ترکیب پائی جاتی ہے ضرورت ثابت ہوتی ہے کہ انکا ایک صانع ہونا چاہیئے
لیکن یہ دلائل یہ ثابت نہین کرتین کہ وہ صانع فی الواقع ہے بہی اور ہے اور ہونا چاہیئے مین ایک فرق
ہے جو اس کیفیت کو ظاہر کرتا ہے اسی طرح نہین کہہ سکتے کہ پہلی کتابین اور پہلے معجزات
خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایک قطعی دلیل ہے کیونکہ اس وقت نہ وہ معجزات بدیہی طور پر مشاہدات مین
سے ہین اور نہ اس وقت وہ کلام نازل ہو رہا ہے۔ ہان قرآن شریف معجزہ ہے مگر وہ اس بات
کو چاہتا ہے کہ اسکے ساتھ ایک ایسا شخص ہو کہ اس معجزہ کے جوہر ظاہر کرے اور وہ وہی
ہوگا جو بذریعہ الہامی کلام کے پاک کیا جائیگا اب جبکہ انسانی فطرت اور انسانی کانشنس
اور انسانی روح شکوک و شبہات کی موت سے مرنا پسند نہین کرتی اور خدا تعالیٰ کی راہ مین ایک
کہلے کہلے یقین کی پیاسی ہے تو اس سے ظاہر ہے کہ جس قادر اور حکیم نے انسان کو یقین
حاصل کرنے کی پیاس لگا دی ہے اس نے پہلے سے اس بات کا انتظام بہی کر لیا ہے
کہ انسان یقین کے مرتبہ تک پہونچ جائے اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کونسا انتظام ہے
جو یقین تک پہنچاتا ہے سو مجہے چہوڑ و تا مین صاف صاف کہہ دون کہ وہ انتظام ابتداء دنیا
سے آج تک ایک ہی چلا آیا ہے یعنی خدا کا قول جسکی تائید اور تصدیق اُسکا خارق عادت
فعل کرتا ہے اور یہ دہوکا مت کہاؤ کہ خدا کا کلام ایک مرتبہ یا چند مرتبہ جو گذشتہ زمانہ مین نازل
ہو چکا ہے وہ یقین عطا کرنے کے لئے کافی ہے بار بار کی کیا ضرورت ہے اسی شبہ مین آریہ سماج
والے گرفتار ہین کیونکہ ان کے نزدیک وید خدا کا کلام ہے اور وہ ایک دفعہ اس موجودہ
دور دنیا کے لئے نازل ہو چکا ہے پہر بار بار کی کیا ضرورت ہے لیکن وہ اور ایسا ہی اُن کے
سب ہمخیال دہوکا کہاتے ہین اور اس دہوکہ مین عیسائی بہی شریک ہین جو کہتے ہین کہ توریت نے
تعلیم کے حق کو پورا کر دیا تہا پہر قرآن کی کیا ضرورت تہی سو ان تمام توہمات کا جواب یہی ہے

کہ خدا کی غرض کتابون کے نازل کرنے سے افادہ یقین ہے کہ تا اسکی ذات اور صفات
اور اسکی پسندیدہ اور ناپسندراہون پر لوگون کو یقین آجاوے اور پہر یقین کی برکت سے
وہ اپنے خدا پر پورا ایمان لاوین اور بدی سے پورے طور پر پرہیز کرین اور نیکی کو پورے
طور پر حاصل کرین سو جب نبوت کا زمانہ گذر جاتا ہے اور خدا کا کلام قصون کے رنگ مین
پڑہا جاتا ہے تب یہ غرض مفقود ہو جاتی ہے اور دلون مین اُس کلام پر یقین نہین رہتا۔
جیسا کہ تم یہودیون کا حال دیکہتے ہو کہ توریت اُن کے ہاتہ مین ہے اور کہوٹ اُن کے
دلون مین اور کیا تم عیسائیون مین بتا سکتے ہو کہ ایسے لوگ اُن مین کتنے ہین کہ ایک طرف
مار کہا کر دوسری طرف بہی پہیر دیتے ہین اور چادر لینے والے کو کرتہ دینے کے لئے طیار ہین
اور آنکہون کو بدنظری سے روکتے ہین اور لوگون پر عیب نہین لگاتے اور اُن کے دل مہر
اور مکار اور منصوبہ باز نہین مگر شاذ و نادر جس نے نہ انجیل سے بلکہ اپنی فطرت کی ہدایت سے
بدی سے پرہیز کی ہو۔ غرض جس طرح ہر ایک صبح تازہ کہانے کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح
جب مرور زمانہ سے نور ایمان جو یقین ہے کم ہو جاتا ہے تو وہ خدا کی کلام کو پڑہتے تو ہین
مگر وہ پڑہنا اون کے حلق کے نیچے نہین اترتا تب خدا کا کلام جو اُن سے دور ہو جاتا ہے اور
انہین چہوتا نہین کوئی نیک اثر اُن پر ڈال نہین سکتا گویا وہ کلام اُن کو چہوڑکر آسمان پر
اُٹہہ جاتا ہے تب ایک جوہر قابل پیدا کیا جاتا ہے جسکو کلام اپنی طرف کہینچتا ہے اور خدا کی
کلام کی طاقت اُسکو یقین کے کامل مرتبہ تک پہنچاتی ہے تب وہ علم جو آسمان پر اُٹہہ گیا تہا
پہر اسکے ذریعہ سے زمین پر واپس آجاتا ہے اسی طرح ہمیشہ یقین خدا کے تازہ مکالمے سے
تازہ پیدا ہوتا رہتا ہے اور جس شریعت کو خدا تعالیٰ منسوخ کر دیتا ہے اس شریعت کی پیروی
کرنیوالون کے دل مسوخ ہو جاتے ہین اور اُن مین کوئی باقی نہین رہتا جس پر تازہ کلام
وارد ہو تب وہ کتاب ایک متعفن پانی کیطرح ہو جاتی ہے جسکے ساتہ بہت کیچڑ اور گند مل گیا
ہے اور ایسی شریعت سے انسانون کو کچہہ فائدہ نہین ہو سکتا کیونکہ ان کے ہاتہ مین صرف قصے

BEST COPY AVAILABLE

ره جاتے ہین اور آسمان کا تازہ پانی یعنے تازہ کلام آلہی ان کے پاس نہین آتا بس اس سے سمجھا جاتا ہے کہ خدا نے انکو چھوڑ دیا ہے خلاصہ کلام یہ کہ مردود مذہب کی یہ نشانی ہے کہ تازہ کلام کا نور اسمین پایا نہین جاتا اور وہ لوگ ہمیشہ اسی کلام پر بھروسہ رکھتے ہین جس کو تازہ الہی کلام تصدیق نہین کرتا اور نہ تازہ نشان تصدیق کرتے ہین اسلئے ان کے دل مردہ رہتے ہین اور نور یقین جو گناہون کو جلاتا ہے اُن کے نزدیک نہین آتا۔ اس تمام بیان کا خلاصہ درخلاصہ یہ ہے کہ تازہ کلام آلہی خدا کی شریعت کا [illegible]شتیبان ہے اور اُس کشتی کو جو گناہون کے سبب سے غرق ہونے لگتی ہے جلد تر کنار امن تک پہونچانے والا ہے مگر شائد کوئی بھول نہ جائے اسلئے بار بار کہا جاتا ہے کہ کلام آلہی سے مراد وہی کلام ہے کہ جو زمانہ کے لئے تازہ طور پر اُترتا ہے اور اپنی طبعی خاصیت سے ملہم اور اسکی ہمنشینون پر ثابت کرتا ہے کہ مین یقینی طور پر خدا کا کلام ہون اور ایسا ملہم طبعاً اسمین اور خدا کے دوسرے کلمات مین جو پہلے نبیون پر نازل ہوئے من حیث الوحی کچھہ فرق نہین سمجھتا گو دوسری وجوہ سے کچھہ فرق ہو لیکن یاد رہے کہ عوام الناس کے ایسے شکی وہمی الہام ہماری اس بحث سے خارج ہین جنکے ساتھہ نہ تو خدائی نشان اور آسمانی متواتر تائیدین ہوتی ہین کہ تا اس قول کو فعل کی شہادت کے ساتھہ قوت دین اور نہ خود ملہم کو انکی نسبت یقین کامل ہوتا ہے بلکہ وہ ہمیشہ تذبذب مین رہتا ہے کہ آیا یہ شیطانی ہین یا رحمانی اس جگہ یہ نکتہ خوب توجہ سے یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جو الہامات ایسے کمزور اور ضعیف الاثر ہون جو ملہم پر مشتبہ رہتے ہین کہ خدا کی طرف سے ہین یا شیطان کیطرف سے وہ درحقیقت شیطان کیطرف سے ہی ہوتے ہین یا شیطان کی آمیزش سے اور گمراہ ہے وہ شخص جو ان پر بھروسہ کرتا ہے اور بدبخت ہے وہ شخص جو اس خطرناک ابتلا مین ماخوذ ہے کیونکہ شیطان اُس سے بازی کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ اسکو ہلاک کرے اکثر لوگ پوچھا کرتے ہین کہ پھر رحمانی الہام کی نشانی کیا ہے اسکا جواب یہی ہے کہ اسکی کئی نشانیان ہین (۱) اول یہ کہ آلہی طاقت اور برکت اسکے ساتھہ ایسی ہوتی ہے کہ اگرچہ اور دلائل الہی ظاہر

نہ ہون وہ طاقت بڑے جوش اور زور سے بتلاتی ہے کہ مین خدا کی طرف سے ہون اور ملہم کے دل کو ایسا اپنا مسخر بنا لیتی ہے کہ اگر اسکو آگ مین کھڑا کر دیا جاوے یا ایک بجلی اُس پر پڑنے لگے وہ کبھی نہین کہہ سکتا کہ یہ الہام شیطانی ہے یا حدیث النفس ہے یا شکی ہے یا ظنی ہے بلکہ ہر دم اسکی روح بولتی ہے کہ یہ یقینی ہے اور خدا کا کلام ہے (۲) دوسرے خدا کے الہام مین ایک خارق عادت شوکت ہوتی ہے (۳) تیسری وہ پر زور آواز اور قوت سے نازل ہوتا ہے (۴) چوتھی اسمین ایک لذت ہوتی ہے (۵) اکثر اسمین سلسلہ سوال و جواب پیدا ہو جاتا ہے بندہ سوال کرتا ہے خدا جواب دیتا ہے اور پھر بندہ سوال کرتا ہے خدا جواب دیتا ہے خدا کا جواب پانے کے وقت بندہ پر ایک غنودگی طاری ہوتی ہے لیکن صرف غنودگی کی حالت مین کوئی کلام زبان پر جاری ہونا وحی الہی کی قطعی دلیل نہین کیونکہ اس طرح پر شیطانی الہام بھی ہو سکتا ہے (۶) چھٹی وہ الہام کبھی ایسی زبانون مین بھی ہو جاتا ہے جن کا ملہم کو کچھہ بھی علم نہین (۷) خدائی الہام مین ایک خدائی کشش ہوتی ہے اول وہ کشش ملہم کو عالم تفرید اور انقطاع کی طرف کھینچ لیجاتی ہے اور آخر اُسکا اثر بڑھتا بڑھتا طبائع سلیمہ مبایعین پر جا پڑتا ہے تب ایک دُنیا اسکی طرف کھینچی جاتی ہے اور بہت سی روحین اُس کے رنگ مین بقدر استعداد آ جاتی ہین (۸) آٹھوین سچا الہام غلطیون سے نجات دیتا اور بطور حکم کے کام کرتا ہے اور قرآن شریف سے کسی بیان مین مخالف نہین ہوتا۔ (۹) سچے الہام کی پیشگوئی فی حد ذاتہ سچی ہوتی ہے گو اسکے سمجھنے مین لوگون کو دھوکا ہو (۱۰) دسوین سچا الہام تقوی کو بڑھاتا اور اخلاقی قوتون کو زیادہ کرتا اور دُنیا سے دل برداشتہ کرتا اور معاصی سے متنفر کر دیتا ہے۔ (۱۱) سچا الہام چونکہ خدا کا قول ہے اس لئے وہ اپنی تائید کے لئے خدا کے فعل کو ساتھہ لاتا ہے اور اکثر بزرگ پیشگوئیون پر مشتمل ہوتا ہے جو سچی نکلتی ہین اور قول اور فعل دونون کی آمیزش سے یقین کے دریا جاری ہو جاتے ہین اور انسان سفلی زندگی سے منقطع ہو کر ملکوتی صفات بنجاتا ہے یقینی الہام مین سے جو اس عاجز کو عطا کیا گیا ہے وہ حصہ جو خوارق اور پیشگوئیون پر مشتمل ہے ہم کسیقدر اُس مین سے بطور نمونہ

بعنی ہم نمونہ کے طور پر چندہ نشان لکہتے ہین جو اُس وحی کے ساتہہ وقتاً فوقتاً ظاہر ہوئے جو میرے پر نازل ہوئی اور وہ یہ ہین

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جن وحی سے مین مشرف کیا گیا ہون اُسی وحی نے یہ خارق عادت پیشگوئیان بتلائی ہین جو دنیا پر ظاہر ہو چکین اور ہزارہا انکے گواہ ہین جنمین سے بعض اسجگہ لکہے گئے	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۱	۱۸۷۶ء	پہلی پیشگوئی معہ تفصیل واقعہ۔ میرے والد صاحب میرزا غلام مرتضےٰ مرحوم اس نواح مین ایک مشہور رئیس تھے گورنمنٹ انگریزی مین وہ پنشن پاتے تھے اور اسکے علاوہ چار سو روپیہ انعام ملتا تھا اور چار گاؤن زمینداری کے تھے پنشن اور انعام انکی ذات تک مشروط تھے اور زمینداری کے دیہات کی نسبت شرکاء کے مقدمات شروع ہونیکو تھے اتنے مین وہ قریباً ۸۰ برس کی عمر مین بیمار ہو گئے اور پھر بیماری سے شفا بھی ہو گئی۔ کچھ خفیف سی زحیر باقی تھی ہفتہ کا روز تھا اور دوپہر کا وقت تھا کہ مجھے کچھ غنودگی ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا۔ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ جسکے معنی مجھے یہ سمجھائے گئے کہ قسم ہے آسمان کی اور قسم ہے اُس حادثہ کی کہ غروب آفتاب کے بعد پڑیگا اور دل مین ڈالا گیا کہ یہ پیشگوئی میری والد کے متعلق ہے اور وہ آج ہی غروب آفتاب کے بعد وفات پائینگے اور یہ قول خدا تعالیٰ کیطرف سے بطور ماتم پرسی کے ہے۔ اس وحی الٰہی کے ساتہہ ہی میرے دل مین بمقتضائے بشریت	آج تک ظاہر ہو رہی ہے۔
زندہ گواہ روئیت		اس وحی الٰہی کی گواہ روئیت ایک بڑی جماعت ہے۔ اگر مین تفصیل سے لکہون تو ایک ہزار سے بھی زیادہ ہوگا مگر چونکہ حضرت مرزا صاحب مرحوم کی وفات کے بعد ہی جبکو آج اٹھائیس برس گذر چکے ہین اس الہام کو ایک نگینہ پر کہدوا کر ایک مہر بنائی گئی تھی جو اب تک موجود ہے جسکا یہ نشان ہے  اسلئے زیادہ ثبوت کی	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے مین مشرف کیا گیا ہون اُسی وحی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیان بتلائی ہین جو دنیا پر ظاہر ہو چکی ہین ہزارہا انکی گواہ ہین بعض اسجگہ لکہے گئے	تاریخ ظہور پیشگوئی
بقیہ پیشگوئی نمبر ۱		یہ گذرا کہ انکی وفات سے مجھے بڑا ابتلا پیش آئیگا کیونکہ جو وجوہ آمدنی انکی ذات سے وابستہ ہین وہ سب ضبط ہو جائینگی اور زمینداری کا حصہ کثیر شرکاء لیجائینگے اور پھر نہ معلوم ہمارے لئے کیا کیا مقدر ہے مَیں اس خیال مین ہی تہا کہ پھر یک دفعہ غنودگی آئی اور یہ الہام ہوا۔ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ۔ یعنے کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہین۔ پہر اسکے بعد میرے دل مین سکینت نازل کی گئی اور نماز ظہر کے بعد مین نیچے اُترا اور جون کا مہینہ اور سخت گرمی کے دن تھے اور مینے جا کر دیکہا کہ میرے والد صاحب تندرست کیطرح بیٹھے تھے اور نشست برخاست اور حرکت مین کسی سہارے کے محتاج نہ تھے اور حیرت تھی کہ آج واقعہ وفات کیونکر پیش آئیگا لیکن جب غروب آفتاب کے قریب وہ پاخانہ مین جا کر واپس آئے تو آفتاب غروب ہو چکا تہا اور پلنگ پر بیٹھتے کے ساتہہ ہی غرغرہ نزع شروع ہو گیا شروع غرغرہ مین مجھے اُنہون نے کہا دیکہا یہ کیا حالت ہے اور پہر آپ ہی لیٹ گئے اور بعد اسکے کوئی کلام نہ کی اور چند منٹ مین ہی اس ناپائدار دنیا سے گذر گئے۔ آجتک جو ۲۰ اگست ۱۹۰۲ء ہے مرزا صاحب مرحوم	
زندہ گواہ روئیت		کچھ ضرورت نہین کیونکہ یہ مہر ایک آریہ کی معرفت بنائی گئی تھی جو اب تک زندہ موجود ہے جس کا نام ملاوامل ہے اور اس کا دوسرا ہم قوم بہائی شرمپت نام بھی اس بات کا گواہ ہے اور وہ آریہ میرے اس الہام کو بذریعہ میرے ایک خط کے امرتسر مین حکیم محمد شریف کلانوری مرحوم کے پاس لیگیا تہا اور وہان ایک مہرکن سے یہ مہر بنائی	

نمبر شمار	[illegible]	جس وحی سے میں مشرف کیا گیا ہوں اسی وحی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیاں بتلائی ہیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکی ہیں ہزارہا انکے گواہ ہیں جنمیں سے بعض اسجگہ لکھے گئے	[illegible]
		کے انتقال کو اٹھائیس ۲۸ برس ہو چکے ہیں بعد اس کے میں مرزا صاحب کی تجہیز تکفین سے فراغت کرکے وہ وحی آلہی جو تکفل آلہی کے بارہ میں ہُوئی تہی یعنے الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ اسکو ایک نگینہ پر کہدواکر وہ مُہر اپنے پاس رکہی اور مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ خارق عادت طور پر یہ پیشگوئی پوری ہوئی اور نہ صرف میں بلکہ ہریک شخص جو میرے اُس زمانہ کا واقف ہے جب میں اپنے والد صاحب کے زیر سایہ زندگی بسر کرتا تہا وہ گواہی دیسکتا ہے کہ مرزا صاحب مرحوم کے وقت میں کہ کوئی مجھے جانتا ہی نہیں تہا ✝ انکی وفات کے بعد خدا تعالی نے اس طور سے میری دستگیری کی اور ایسا میرا متکفل ہوا کہ کسی شخص کے وہم اور خیال میں بہی نہیں تہا کہ ایسا ہونا ممکن ہے ہریک پہلو سے وہ میرا ناصر و معاون ہوا مجھے صرف اپنے دسترخوان اور روٹی کی فکر تہی مگر اُسنے ایک کئی لاکہ آدمی کو میرے دسترخوان پر روٹی کہلائی۔ ڈاکخانہ والوں کو خود پوچھ لو کہ کس قدر اُس نے روپیہ بہیجا۔ میری دانست میں دس لاکہ سے کم نہیں۔ اب ایمانًا کہو کہ یہ معجزہ ہے یا نہیں۔	

زندہ گواہ رویت

گئی تہی حکیم صاحب مرحوم کے دوستوں اور اولاد کو بہی یہ واقعہ معلوم ہے اب جو شخص ذرا حیا کو کام میں لاکر یہ سوچے اور تحقیق کرے کہ آج سے ۲۸ برس پہلے یعنے حضرت والد صاحب کے زمانہ میں میں کیا چیز تہا پہر خدا کی اس وحی الیس اللہ بکافٍ عبدہ کے بعد خدا نے میری کیسی پرورش کی۔ تو میں یقین نہیں کہتا کہ اس معجزہ سے بجز اس شخص کے کہ سخت درجہ کا بیحیا ہو انکار کر سکے۔

✝ باہر کے لوگوں میں سے بجز دو چار آدمیوں کے کون کہہ سکتا ہے کہ میں جانتا تہا۔

نمبر شمار	[illegible]	جس وحی سے میں مشرف کیا گیا ہوں اسی وحی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیاں بتلائی ہیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں ہزارہا اُنکے گواہ ہیں جنمیں سے بعض اسجگہ لکھے گئے	[illegible]
۲	۱۸۸۱ء / ۱۸۸۲ء	لاتیئس من روح اللہ الا ان روح اللہ قریب۔ الا ان نصر اللہ قریب۔ یاتیک من کل فج عمیق۔ یاتون من کل فج عمیق ینصرک اللہ من عندہ۔ ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء۔ لامبدل لکلمات اللہ۔ دیکہو صفحہ ۲۴۱۔ براہین احمدیہ مطبوعہ ۱۸۸۰ء و ۱۸۸۱ء سفیر ہند پریس امرت سر۔ ترجمہ خدا کے فضل سے نو امید مت ہو یعنی یہ خیال مت کر کہ کوئی میری طرف التفات نہیں کرتا اور نہ کوئی میری نصرت کرتا ہے یہ بات سُن رکہہ کہ خدا کا فضل قریب ہے خبردار ہو کہ خدا کی مدد قریب ہے۔ وہ مدد ہر ایک ایسی راہ سے تجہے پہونچیگی کہ کبہی بند نہیں ہوگا اور لوگ ہریک راہ سے آتے رہیں گے جو بند نہیں ہوگا بلکہ لوگوں کے چلنے سے عمیق ہوتا رہیگا یعنی لوگ ہر ایک راہ سے بکثرت تیرے پاس آئینگے یہاں تک کہ راہیں عمیق ہو جائیں گی۔ یہ استعارہ بس منشاء کے ادا کرنے کیلئے ہے کہ سلسلہ رجوع خلائق کا کبہی بند نہیں ہوگا اور یہ اُس زمانہ کی پیش گوئی ہے جبکہ مجھے کوئی بہی نہیں جانتا تہا مگر شاذ و نادر جو صرف چند ابتدائی زمانہ کے تعارف والے تہے۔ اور نہ گورنمنٹ کو میری طرف کچھ	اس پیشگوئی سے بیس سال بعد ہر ایک پہلو سے نصرت الٰہی اور رجوع خلائق ظہور میں آیا۔

زندہ گواہ رویت

اس پیشگوئی کا بیان کرنا اور پہر پورا ہونا براہین احمدیہ کی شہادت سے ثابت ہے کیونکہ براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۱ میں یہ پیشگوئی مندرج ہے اور براہین احمدیہ وہ کتاب ہے جو قریبًا بائیس ۲۲ برس سے ملک میں شائع ہو گئی ہے یہ وہ زمانہ تہا کہ جب میں گوشہ تنہائی میں پڑا ہوا تہا نہ مہمان تہے اور نہ کوئی مہمانخانہ تہا۔ اس واقع کو تمام یہ قصبہ جانتا ہے

جس وحی سے مین مشرف کیا گیا ہون اُسی وحی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیان بتلائی ہین جو دنیا پر ظاہر ہوچکین ہزارہا انکے گواہ ہین جنہین سے بعض اسجگہ لکھے گئے

خیال تہا کہ اِس کا اتنا بڑا سلسلہ قایم ہوگا ورنہ اس ملک کے لوگون مین سے کوئی پیشگوئی کرسکتا تہا کہ یہ غیر معمولی ترقی ایک دن ضرور ہوگی مگر یہ خدا کا فعل ہے جو باوجود ہزارہا روکون کے جو قوم کیطرف سے اور مولویون کی طرف سے ہوئین خدا نے میری اس دعا کو قبول کرکے جو براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۲ مین ہے یعنی یہ کہ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا اپنے بندون کو میری طرف رجوع دیا۔ جب مینے کہا کہ اے میرے پروردگار مجھے اکیلا مت چھوڑ تو جواب دیا کہ مین اکیلا نہین چھوڑونگا۔ اور جب مینے کہا کہ مین نادار ہون مجھے مالی مدد دے تو اس نے کہا کہ ہر یک راہ سے تجھے مدد آئیگی اور وہ راہین عمیق ہوجائینگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یکون کی کثرت سے قادیان کی سڑک کئی دفعہ ٹوٹ گئی اسمین گڑھے پڑگئے اور کئی دفعہ سرکار انگریزی کو وہ سڑک مٹی ڈالکر درست کرانی پڑی اور پہلے اس سے قادیان کی سڑک کا یہ حال تہا کہ ایک یکہ بہی اسپر چلنا شاذ و نادر کے حکم مین تہا اب ہر یک سال راہ یکون کے باعث سے عمیق ہوجاتا ہے اور نیز خدا نے اسی سال مین قریب ستر ہزار کے اِس جماعت کو پہنچا دیا کون مخالف ہے جو اس بات کو ثابت کرسکتا ہے کہ جب ابتداء مین یہ وحی الہی نازل ہوئی

کون ایسا بے ایمان ہے جو اس سے انکار کریگا اور کون کہہ سکتا ہے کہ یہ صدہا انسان جواب آتے جاتے اور موجود رہتے ہین یا اس وقت بہی موجود تہے ڈاکخانون کی کتابون کو دیکھکر کیا یہ مالی آمدن پہلے بہی کبہی تہی اور کیا پہلے بہی اس کثرت سے لوگ آتے تہے۔

جس وحی سے مین مشرف کیا گیا ہون اُسی وحی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیان تبلائی ہین جو دنیا پر ظاہر ہوچکین

تو اسوقت سات آدمی بہی میرے ساتہہ نہ تہے مگر اسکے بعد اِن دنون مین ہزارہا انسانون نے بیعت کی خاص کر طاعون کے دنون مین جس قدر جوق در جوق بیعت مین داخل ہوئے اسکا تصور خدا کی قدرت کا ایک نظارہ ہے گویا طاعون دوسرون کو کہانیکے لئے اور ہمارے بڑہانیکے لئے آئی ابہی معلوم نہین کہ طاعون کی برکت سے کیا کچہہ ترقی ہوگی۔ اسی برس مین تمام بیعت کرنیوالون نے اپنے ذمہ لیلیا کہ کچہہ نہ کچہہ ماہانہ اس سلسلہ کی مدد مین نذر کیا کرین سو اس ایک ہی برس مین ہزارہا روپیہ کی آمدن ہوئی اور ہزارہا لوگ بیعت مین داخل ہوئے اور داخل ہوتے ہین اور وہ الہام کہ یاتیک من کل فج عمیق ویاتون من کل فج عمیق عین طاعون کے دنون مین پورا ہوا اگر کوئی شخص براہین احمدیہ کو ہاتہہ مین پکڑے اور میری پہلی حالت غربت اور تنہائی کو جو براہین احمدیہ کے زمانہ مین تہی قادیان میز اگر تمام ہندو مسلمانون سے دریافت کرے یا گورنمنٹ انگریزی کے کاغذات مین دیکہے کہ کب سے گورنمنٹ نے میرے سلسلہ کو ایک جماعت عظیم قرار دیا ہے تو بلاشبہ وہ یقینی اور قطعی طور پر سمجہہ لیگا کہ اس قدر خدا کی طرف سے حسب منشاء پیشگوئی کے نصرت ہونا اور ستر ہزار سے بہی زیادہ لوگونکا بیعت مین داخل ہونا باوجود تمام مولویون کے شور

اور وہ معزز احباب جو بچشم خود دیکہہ رہے ہین کیونکہ اُس پرانے زمانہ کی پیشگوئی بڑے زور و شور سے اِن دنون مین پوری ہو رہی ہے اُن احباب کے بطور گواہان بیعت ذیل مین چند نام لکہے جاتے ہیں اور وہ یہہ ہین مولوی حکیم نورالدین صاحب بہیروی

تاریخ ظہور پیشگوئی	جس وحی سے مین مشرف کیا گیا ہون اسی وحی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیان تبلائی ہین جو دنیا پر ظاہر ہو چکین	تاریخ بیان پیشگوئی	نمبر
	و فریاد کرنے کے بیشک ایک معجزہ ہے ورنہ خدا قادر تہا کہ اِس سلسلہ کو ترقی سے روک دیتا اور مولویون کے منصوبون کو پورا کردیتا یا مجہے ہلاک کردیتا اور خدا تعالی کا یہ فرمانا کہ یاتیک من کل فج عمیق ویاتون من کل فج عمیق اِس طرح پر بہی ہر ایک پر ثابت ہو سکتا ہے کہ بیس برس کے بعد ان دنون مین پنجاب اور ہندوستان کے شہرون مین سے کوئی شہر خالی نہین رہا جسکے باشندون مین سے کوئی نہ کوئی قادیان مین نہین آیا اور نہ کوئی ایسی طرف ہے جس سے مالی مدد نہ آئی۔ اَب سوچ لو کہ کیا اس قدر دور دراز عرصہ کے بعد غیب کی باتین پورا ہونا کیا بجز خدا کی وحی کے کسی اور کی کلام مین یہ طاقت ہے اور اگر انسان ایسا کر سکتا ہے تو نظیر کے طور پر پیش کرو کہ کس نے میری طرح گمنامی کی حیثیت مین ہو کر ظہور پیشگوئی کے دنون سے بیس برس پہلے بذریعہ تحریر تمام دنیا مین شائع کیا کہ ایک دن وہ آنے والا ہے کہ میری یہ حالت گمنامی جاتی رہیگی اور ہزارہا تحایف میرے پاس آئینگے اور ہزارہا لوگ دور دراز ملکون کا سفر کرکے میرے ملنے کے لئے آئینگے مین جانتا ہون کہ ایسی نظیر پیش کرنے پر ہرگز انسان قادر نہین		

زندہ گواہ رؤیت: مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی۔ مولوی محمد علی ایم اے۔ نواب محمد علیخان صاحب مالیر کوٹلہ خواجہ کمال الدین صاحب بی اے پلیڈر۔ میر ناصر نواب صاحب دہلوی۔ مولوی محمد احسن صاحب امروہی مرزا خدا بخش صاحب جہنگ۔ سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب مدراس۔ مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی چہاونی شیخ رحمت اللہ صاحب سوداگر بمبئی ہوس لاہور۔ خلیفہ نور الدین صاحب جمون وغیرہ گواہان جو دس ہزار سے بھی زیادہ ہیں

تاریخ ظہور پیشگوئی	جس وحی سے مین مشرف کیا گیا ہون اسی وحی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیان بتلائی ہین جو دنیا پر ظاہر ہو چکین	تاریخ بیان پیشگوئی	نمبر
یہ پیشگوئی اُس وقت سے بطور اتم اکمل ظہور مین آئی جب پنجاب مین طاعون پڑتی	لَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰهِ وَلَا تَسْئَمْ مِنَ النَّاسِ۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۲۔ ترجمہ خلق اللہ تیری طرف رجوع کریگی سو تجہے چاہئے کہ تو اُن سے مُنہ نہ پہیرے اور نہ انکی کثرت کو دیکہہ کر تہک جائے اس الہام مین یہ بشارت دی گئی تہی کہ لوگ فوج در فوج تیرے پاس آئینگے اور اس قدر آئینگے کہ انسان بمقتضائے بشریت ان کی متواتر ملاقاتون سے ملول ہو سکتا ہے اور ان کی ہجوم سے تہک سکتا ہے کیونکہ بہت کثرت ہو گی۔ سو تو ایسا مت کرنا اور کثرت مخلوقات سے گہبرا مت۔ اب جس حد تک کوئی انسان چاہے ثابت کرلے کہ براہین احمدیہ کے زمانہ مین جسکو بیس[۲] بائیس[۲۲] برس گذر گئے لوگون کا میری طرف رجوع نہ تہا بلکہ مین اُن لوگون مین سے نہین تہا جن کا دنیا مین کچہہ ذکر کیا جاتا پس خدا کا یہ فرمانا کہ تمنی کثرت خلق اللہ کو دیکہکر تہکنا مت یہ خبر پورے بیس برس بعد اِس پیشگوئی کے ظہور مین آئی یعنی حال مین جبکہ ہزارہا لوگ قادیان مین آنے لگے اور آرہے ہین	۱۸۸۲ء	۳ الہام سوم
یہ پیشگوئی قریباً دس برس	اصحاب الصفه وما ادریٰك ما اصحاب الصفه۔ ترے اعینهم تفیض من الدمع۔ یصلون علیك۔ ربنا اننا سمعنا	۱۸۸۲ء	۴ الہام چہارم

زندہ گواہ رؤیت: ان تمام پیشگوئیوں کا گواہ ناطق براہین احمدیہ ہے اور اس قصہ کو تمام لوگ اس گانو اور گرد نواح کے جانتے ہیں کہ جس زمانہ کی یہ پیشگوئیاں ہیں اس زمانہ میں میری شہرت کا نام ونشان نہ تہا اور پنجاب کے لوگ بلاتی

نمبر پیشگوئی	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے میں مشرف کیا گیا ہوں اسی وحی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیاں بتلائی ہیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
بقیہ مضمون پیشگوئی نمبر ۴		منادیا ینادی للایمان - وداعیا الی اللّٰہ وسراجا منیرا - املوا - دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۲ - ترجمہ - صُفّہ کے دوست اور تو کیا جانتا ہے کہ کیا ہیں صفہ کے دوست تو اُنکی آنکھوں کو دیکھے گا کہ اُن سے آنسو جاری ہیں - تیرے پر درود بھیجیں گے - یہ کہتے ہوئے کہ اے ہمارے خدا ہمنے ایک آواز دینے والیکی آواز کو سُنا جو کہتا تہا کہ اپنے ایمان کو درست کرو اور قوی کرو اور وہ خدا کی طرف بلاتا تہا اور شرک سے دور کرتا تہا اور وہ ایک چراغ تہا زمین پر روشنی پہیلانے والا (لکھ لو) یہ پیشگوئی جس زمانہ میں براہین احمدیہ میں شائع کیگئی اُس وقت نہ کوئی صفہ تہا نہ اصحاب الصفہ پہر بعد اسکے جو مخلصین قادیان میں ہجرت کرکے آئے اُن کیلئے صفے اور مہمانخانے طیار کئے گئے دیکہو کس قدر عظیم الشان پیشگوئی ہے کہ اُس زمانہ میں یہ باتیں بتلائی گئیں جبکہ کسی کو اس طرف خیال بہی نہیں آسکتا تہا کہ ایسا وقت بہی آئیگا کہ قادیان میں ایسے مخلص جمع ہونگے اور ان کے لئے صفے تیار کئے جاوینگے -	بعد اظہار اسکے کے ظہور میں آگئی -
پیشگوئی نمبر ۵	۱۸۸۳ء	سبحان اللّٰہ تبارک وتعالی زاد مجدک ینقطع اباءک ویبدأ منک دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۰ - ترجمہ - پاک ہے خدا ہر ایک تہمت سے جو بہت برکت والا اور بہت بلند ہے وہ تیری بزرگی کو زیادہ کریگا تیرے باپ دادی کا	اسکا ظہور سنہ ۱۸۸۸ء سے شروع ہو گیا -
زندہ گواہ رویت	سمجھ سکتے ہیں کہ وہ اس زمانہ میں نہ خود کبھی قادیان میں آئے اور نہ لوگوں کو قادیاں آتے دیکھا اور نہ سُنا اور نیز بڑا ثبوت اِس کا کاغذات گورنمنٹ ہیں اور پیشگوئی نمبر پنجم کا ثبوت خود ظاہر ہے کہ بعد اس پیشگوئی کے خدا نے چار لڑکے مجھے دیئے اور وہ عزت اور شہرت مجھے دی کہ میرے خاندان میں کسی کو نہیں دی گئی		

نمبر پیشگوئی	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے میں مشرف کیا گیا ہوں اسی وحی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیاں بتلائی ہیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
بقیہ مضمون پیشگوئی نمبر ۵		ذکر منقطع ہو جائیگا اور خدا اس خاندان کی بزرگی کی بنیاد تجہہ سے ڈالیگا اب بتلاؤ کیا یہ سچ نہیں کہ میری شہرت میرے خاندان کی شہرت سے بہت زیادہ بڑہ گئی اور ہزارہا مخلوقات کو خدا نے حلقہ اطاعت میں داخل کر دیا اور آجکے دن سے پہلے کون جانتا تہا کہ اِس سلسلہ کی اس قدر ترقی ہو جائیگی خاص کر براہین احمدیہ کے زمانہ میں جبکہ نہ کوئی سلسلہ تہا نہ دعوت تہی نہ جماعت تہی نہ شہرت تہی پس افسوس اُنپر جو نہیں سمجھتے اور خدا کی عجائب قدرتوں پر غور نہیں کرتے	
پیشگوئی نمبر ۶	۱۸۸۳ء	اردت ان استخلف فخلقت آدم - انی جاعل فی الارض خلیفہ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۲ - یہ پیشگوئی باعتبار مفہوم لفظ آدم کے ہے کیونکہ فرشتوں نے آدم کی خلافت کو منظور نہ کیا - مگر آخر وہی جس کو رد کیا گیا تہا خلیفہ ٹہرایا گیا اور نامنظور کرنیوالوں کی کچھ پیش نہ گئی بلکہ سخت منکر انہیں سے شیطان کہلایا پس لفظ آدم میں اِس قصہ کی طرف اشارہ ہے کہ اس جگہ بہی ایسا ہی ہوگا اور خدا اس خلافت کو اپنے ہاتہوں سے زمین پر جمائے گا - اور اس پیشگوئی کا ایک حصہ ازالہ اوہام میں ایک الہام ہے اور وہ یہ ہے - قالوا اتجعل فیہا من یفسد فیہا ویسفک الدماء - قال انی اعلم ما لا تعلمون - ان تمام الہامات کا ترجمہ یہ ہے کہ مینے ارادہ کیا کہ اپنا خلیفہ زمین پر پیدا کروں	آج سے اٹھارہ سال پہلے -
زندہ گواہ رویت	پیشگوئی نمبر ۵ کا ثبوت گذر چکا اور پیشگوئی نمبر ۶ اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ آدم کے رنگ پر میرے پر بہی اعتراض ہوں گے اور میری معائب شماری ہوگی اور آخر خدا میری عزت ظاہر کرے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور عیب شمار لوگوں کو خائب و خاسر ہونا پڑا اور خدا نے میری تائید کی اور اگرچہ تائید الہی بجائے خود		

نمبر	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے مین مشرف کیا گیا ہون اسی وحی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیان بتلائین جو دنیا پر ظاہر ہو چکین	تاریخ ظہور پیشگوئی
[illegible]		سو مجھے آدم کو یعنے اس عاجز کو اپنا خلیفہ مقرر کیا مین اسی آدم کو زمین پر اپنی خلافت کیلئے مامور کرنیوالا ہون اور لوگ کہین گے کہ کیون ایسا خلیفہ مقرر کیا جاتا ہے کہ مفسد ہے اور خون ریز ہے یعنی خونریزی کی تہمت لگائینگے۔ چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق آخر کار نادان لوگون نے ایسا ہی کیا جیسا کہ لیکھرام کے معاملہ کے بارے مین اور ڈاکٹر کلارک کے بارے مین اور آتہم کے بارے مین پہر فرماتا ہے کہ خدا کہیگا کہ تم غلطی کرتے ہو اس شخص کی نسبت جو کچھہ مین جانتا ہون تم نہین جانتے یہ پیشگوئی صاف طور پر دلالت کرتی ہے کہ لوگ انکار کرینگے اور جہوٹے الزام لگائینگے اور منظور نہین کرینگے سو ایسا ہی ظہور مین آیا اور خدا نے میرا نام آدم رکہا تا آخر کو اول سے نسبت ہو اور نیز یہ بہی مشابہت درمیان تہی کہ آدم توام کے طور پر پیدا کیا گیا پہلے نر اور پیچہے مادہ ہوا تا ترقی کرنے والے انسانی سلسلہ کیطرف اشارہ کرے اور مین بہی آدم کی طرح توام پیدا کیا گیا مگر پہلے لڑکی پیدا ہوئی اور بعد اسکے مین تا یہ وضع پیدائش انسانی سلسلہ کے ختم ہونے پر اشارہ کرے سو مین اس طور سے آخر ہون جیسا کہ آدم اول تہا اور عیسیٰ بن مریم کو آدم سے صرف ایک مناسبت تہی کہ بغیر باپ کے پیدا ہوا اور وہ مناسبت بہی ناقص	

زندہ گواہ رویت

ایک نشان ہوتا ہے لیکن جب قبل از وقت پیشگوئی کے رنگ میں اوس کو بیان کیا جاوے تو وہ نشان نور علیٰ نور ہو جاتا ہے کیونکہ پیشگوئی کا پورا ہونا اِس بات پر مہر کر دیتا ہے کہ وہ تائید جو ظہور میں آئی ہے وہ در حقیقت منجانب اللہ ہے

نمبر	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے مین مشرف کیا گیا ہون اسی وحی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیان بتلائین جو دنیا پر ظاہر ہو چکین	تاریخ ظہور پیشگوئی
[illegible]		کیونکہ مان موجود تہی مگر مین روحانی طور پر بغیر باپ اور مان دونوں کے ہون کیونکہ نہ کوئی مرشد رکہتا ہون جو بجائے باپ کے ہو اور نہ خاندان نبوت جو بجائے مان کے ہو اور مین آدم کیطرح توام ہون اور حضرت عیسیٰ توام نہین تہا اور آدم کی طرح خونریزی کی میرے پر تہمت لگائی گئی اور حضرت عیسیٰ پر یہ تہمت نہین لگائی گئی۔ اور آدم کی طرح مین جمالی اور جلالی دونون رنگ رکہتا ہون مگر حضرت عیسیٰ محض جمالی رنگ تہا اِسلئے مین آدم کے لئے مظہر اتم ہون مگر حضرت عیسیٰ مظہر اتم نہین تہا چونکہ نوع انسان جس نقطہ سے شروع ہوئی اسی نقطہ پر اسکو بلحاظ وضع دوری ختم ہونا چاہئے اسلئے آخر سلسلہ نوع انسان مین آدم کا مظہر اتم پیدا کیا گیا تا اس طرح پر دائرہ خلقت انسان پورا ہو جائے اور چونکہ آدم نر اور مادہ پیدا کیا گیا تہا اس لئے خدا نے مجہے نر اور مادہ یعنی بطور توام پیدا کیا تا آخر کو اول سے مشابہت ہو اور نیز مجہے اس نے نہ خاندان نبوت سے پیدا کیا جو بطور مان کے ہے اور نہ مرشد جو روحانی تعلیم دیتا مجہے عطا کیا تا بطور روحانی باپ کے ٹہرتا اور ضرور نہ تہا کہ مین عیسےٰ کیطرح بغیر باپ کے پیدا ہوتا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ضرور نہ تہا کہ عصا کا سانپ بناتے بلکہ قرآن شریف کے معجزہ کو قائمقام عصا ٹہرایا گیا کیونکہ خدا نہیں چاہتا کہ گذشتہ نشانونکو دوبارہ ظاہر کرے مگر برنگ دیگر	

زندہ گواہ رویت

نہ کہ اتفاقی طور پر۔ غرض ایک مرسل اور مامور کے لئے خلافت اور نبوت کا منصب ثابت کرنا کسی ایسی تائید الٰہی کو چاہتا ہے جس کے ساتہہ پیشگوئی ہو اور اُس پیشگوئی کی ضرورت سمجہتا ہے جس کے ساتہہ تائید ہو اور اثبات مدعا کیلئے بجز اسکے اور کوئی ضرورت نہیں

[illegible]	[illegible]	جس وحی سے مین مشرف کیا گیا ہون اسی وحی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیان کی ہین جو دنیا پر ظاہر ہو چکین	[illegible]
ساتوین پیشگوئی		وان یروا اٰیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر ۔ واستیقنتھا انفسھم وقالوا لات حین مناص ۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۸ ۔ ترجمہ جب دیکھین گے کوئی نشان تو مونہ پھیر لینگے اور کہین گے کہ یہ ایک مکر ہے اور یہ تو ابتدا سے چلا آتا ہے کوئی انوکہی بات نہین کوئی خارق عادت امر نہین اور ان کے دل یقین کر گئے اور کہا کہ اب گریز کی جگہ نہین ۔ یہ آیت یعنی وان یروا اٰیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر ۔ یہ سورہ قمر کی آیت ہے شق القمر کے معجزہ کے بیان مین اسوقت کافرون نے شق القمر کے نشان کو ملاحظہ کر کے جو ایک قسم کا خسوف تہا یہی کہا تہا کہ ہمین کیا	کروڑہا انسان
زندہ گواہ رویت کے	براہین احمدیہ کا الہام صفحہ ۴۹۸ ۔ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی بارہ برس پہلے خسوف سے کیگئی تہی اور باوجود اسکے کہ یہ پیشگوئی کتاب دار قطنی مین قریباً ہزار برس پہلے اور کتاب اکمال الدین مین جو شیعہ کی نہایت معتبر کتاب ہے اسیقدر مدت پہلے کیگئی تہی مگر تب بہی لوگون نے قبول نکیا اور کہا کہ خسوف قمر مہینہ کی پہلی رات مین یعنی ہلال کو ہونا چاہئے تہا اور کسوف شمس ٹہیک ٹہیک مہینہ کے وسط مین ہونا چاہئے تہا یعنی پندرہوین تاریخ مگر جس طرح پر یہ ہوا یہ تو ایک مستمر امر ہے یعنی قدیم سے اسیطرح چلا آتا ہے حالانکہ حدیث مین خارق عادت کا کوئی لفظ نہین صرف اپنی نادانی سے فقرہ اول شب اور فقرہ درمیانی روز سے یہ غلط معنی نکالتے ہین اور حدیث کا مطلب ظاہر ہے اور وہ یہ کہ خسوف قمر اسکی مقررہ راتون مین سے جو قانون قدرت مین مقرر ہین اول رات مین ہوگا اور کسوف شمس اسکی مقررہ دنون مین سے درمیان کے دن مین یعنی اٹہائیس تاریخ ہوگا اور اسیطرح وقوع مین آیا یہ ایک سچے مہدی موعود کیلئے ایک علامت مقرر کیگئی تہی کہ اسکے دعوی کے دنون مین جب اسکی تکذیب ہوگی اور وہ نشان کا محتاج ہوگا تب ماہ رمضان مین ان تاریخون مین خسوف		

[illegible]	جس وحی سے میں مشرف کیا گیا ہوں اسی وحی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیاں بتلائی ہیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکی ہیں	[illegible]	[illegible]
	انکو یہی بات ہو قدیم سے ایسا ہی ہوتا آیا ہے کوئی خارق عادت امر نہیں پس خدا تعالی نے اس الہام میں وہی آیت پیش کر کے یہ اشارہ کیا ہے کہ ان لوگون کو یہی خسوف کا نشان دکھلایا جائیگا اور منکر لوگ وہی کہیں گے جو ابو جہل وغیرہ نے کہا تھا یعنے اس طرح پر قدیم سے خسوف کسوف ہوتا آیا ہے" خارق عادت ہونا چاہئے تھا تا ہم مانتے۔ پس دیکھو یہ پیشگوئی کیسی عظیم الشان ہے، جو خسوف کسوف سے بارہ برس پہلے لکھی گئی۔		[illegible]

[illegible]

کسوف ہو جائیگا اب ظاہر ہے کہ ہمیشہ رمضان میں خسوف کسوف نہیں ہوتا اگر ہوتا ہوگا تو صدہا برس کے بعد اور پھر یہ کہ خسوف بھی انہیں تاریخوں میں ہو یہ خصوصیت بھی صدہا سال کو ہی چاہتی ہے اب حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب تک مہدی ظاہر نہ ہو یہ خصوصیتیں کسی زمانہ میں کسی کاذب مدعی کے وقت میں جمع نہیں ہونگی صرف مہدی کے وقت میں جمع ہونگی چنانچہ ایسا ہی ہوا اب ظاہر ہے کہ مہدی معہود کی علامت کیلئے اسقدر کافی تھا کہ اسکے ابتدائی زمانہ میں رمضان میں ان تاریخوں میں خسوف کسوف ہوگا قانون قدرت کو توڑنے کی کچھ ضرورت نہ تھی رہا یہ امر کہ دار قطنی کی حدیث ضعیف ہے اگر ہم فرض کر لیں تو پھر کتاب اکمال الدین میں بھی تو یہی حدیث ہے ماسوا اسکے اصل بات تو یہ ہے کہ محدثین کی نہ تو تصدیق یقینی ہے اور نہ تکذیب بلکہ خدا نے اس حدیث کی تصدیق خود کر دی اب کس محدث کی مجال ہے کہ اسکی تکذیب کرے پیشگوئی تو انجیل اور توریت کی بھی ماننی پڑیگی اگر وہ صفائی سے پوری ہو جائے گو وہ کتابیں محرف مبدل ہیں بلکہ اگر سکہوں کے گرنتھ میں بھی کوئی پیشگوئی ہو جو بجید رطب و یابس کا ذخیرہ ہے اور وہ پیشگوئی پوری ہو جائے تب بھی ماننی پڑیگی۔ کیا انسان کی تنقید خدا کی تنقید سے بہتر ہے -

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے میں مشرف کیا گیا ہوں اسی وحی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیاں تبلائی ہیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	کیفیت ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۸	۱۸۸۲ء و ۱۸۸۳ء	یاعبدالقادر انی معك اسمع واری غرست لك بیدی رحمتی وقدرتی۔ والقیت علیك محبة منی۔ ولتصنع علی عینی۔ کزرع اخرج شطاه فاستغلظ فاستوی علی سوقه۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۲ ترجمہ اے قادر کے بندے میں تیرے ساتھ ہوں۔ میں دیکھتا ہوں اور سنتا ہوں۔ میں نے اپنی محبت تیرے پر ڈالدی تاکہ تو میری آنکھوں کے روبرو پرورش کیا جائے۔ تو ایک بیج کی طرح ہے یعنی اکیلا ہے جسکی ابھی کوئی شاخ نہین نکلی صرف ایک سبزہ نکلا مگر بعد اسکے ایسا ہوگا کہ وہ سبزہ موٹا ہو جاویگا اور اسکی شاخین تنہ پر قایم ہونگی ورنہ ایک بڑا درخت بنجائیگا اب دیکھو کہ یہ پیشگوئی کس قدر صفائی سے پوری ہوئی اور باوجود سخت مخالفون کی سخت مزاحمتون کے یہ سلسلہ ایک عظیم بزرگی کے ساتھ قائم ہو گیا اور جیسا کہ پیشگوئی کا منشا تھا اِس تخم کی بہت سی شاخین نکل آئین اور پنجاب اور ہندوستان مین پھیل گئین اور پھیلتی جاتی ہین۔ براہین احمدیہ مین بارہا یہ ذکر آچکا ہے کہ تو اس وقت اکیلا ہے اور تیرے ساتھ کوئی نہین جیسا کہ ایک جگہ میری دعا کا خود خدا تعالی ذکر فرماتا ہے کہ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ یعنی اے خدا مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو بہترین وارث ہے پس اسجگہ خدا گواہی دیتا ہے کہ اِس الہام کے وقت مین اکیلا تھا سو خدا نے وعدہ دیا کہ تو اکیلا نہین رہیگا اور ایک جہان تیری شاخون مین داخل ہو جائیگا۔	یہ پیشگوئی بیس برس بعد طاعون کے زمانہ میں پوری ہوئی
زندہ گواہ رؤیت		براہین احمدیہ اِن تمام پیشگوئیون کی گواہ ہے اور کوئی اس سے انکار نہین کرسکتا کہ یہ اُس زمانہ کی پیشگوئیان ہین کہ جبکہ اُس اقبال اور عزت اور کامیابی کے کچھ بھی آثار نہ تھے کہ جو اب سنہ ۱۹۰۱ء و سنہ ۱۹۰۲ء مین ظہور مین آئے +	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے میں مشرف کیا گیا ہوں اسی وحی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیان تبلائی ہین جو دنیا پر ظاہر ہو چکین	کیفیت ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۹	۱۸۸۲ء و ۱۸۸۳ء	اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ فَبَرَّاَہُ اللّٰہُ مِمَّا قَالُوْا وَکَانَ عِنْدَ اللّٰہِ وَجِیْھًا دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۶۔ ترجمہ کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہین پس وہ اسکو ان تمام الزامون سے بری کریگا جو اس پر لگائے جائینگے اور وہ خدا کے نزدیک جاہت رکھتا ہے۔ یہ پیشگوئی اِس طرح پر پوری ہوئی کہ کپتان ڈگلس ڈپٹی کمشنر کے وقت مین میرے پر خون کا الزام لگایا گیا خدا نے اُس سے مجھے بری کردیا اور پھر مسٹر ڈوئی ڈپٹی کمشنر کے وقت مین مجھ پر الزام لگایا گیا اُس سے بھی خدا نے مجھے بری کردیا۔ اور پھر مجھ پر جاہل ہونے کا الزام لگایا سو مخالف مولویون کی خود جہالت ثابت ہوئی اور پھر پیر مہر علی نے مجھ پر سارق ہونیکا الزام لگایا سو اس کا خود سارق ہونا ثابت ہوا۔ ایسا ہی یہ دن کبھی نہین گذرینگے جبتک خدا کچ دل انسانون کو نہ دکھلاوے کہ یہ میرا بندہ میری طرف سے تھا۔ تب بہتون کی آنکھین کھلین گی۔ مگر کیا فائدہ۔ اکنون ہزار عذر بیاری گناہ را مرشوی کردہ را نبود زیب دختری	یہ پیشگوئی اُس زمانہ سے پوری ہونی شروع ہوئی جبکہ مجہ پر قتل وغیرہ کے جہوٹے مقدمے کئے گئے
پیشگوئی نمبر ۱۰	۱۸۸۲ء و ۱۸۸۳ء	اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ الْکَوْثَرَ۔ یعنی ہم تجھے بہت سے اولاد عطا کرینگے اور ایک کثیر جماعت تجھے دی جاویگی۔ دیکھو اس پیشگوئی کو بیس برس گذر گئی اور اب وہ کثیر جماعت ہوئی۔ نہ صرف ستر ہزار بلکہ اب تو یہ جماعت لاکھ کے قریب ہو گئی اور اُن دنون میں ایک بھی نہ تھا۔	طاعون کے دنوں میں کمال ظہور ہوا
زندہ گواہ رؤیت		جن مقدمات مین خدا نے مجھے بری کیا جو بڑے افترا اور اتفاق سے پیدا کئے گئے تھے ان کے لکھنے کی کچھ ضرورت نہین سرکاری کاغذات موجود ہین اور جن صدہا نشانون کے ساتھ تہمت اور کذب اور افترا اور جہل سے خدا نے مجھے بری کیا ان نشانون مین سے بطور نمونہ اسی فہرست مین موجود ہین۔ اور منصف کے لئے کافی ہو سکتی ہین +	

نمبر پیشگوئی	زمانہ بیان پیشگوئی	جس وحی سے مین مشرف کیاگیاہون اسی وحی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیان تبلائی ہین جو دنیا پر ظاہر ہو چکی ہین	زمانہ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۱۱	۱۸۸۲ء	یا احمد فاضت الرحمت علیٰ شفتاك - دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۷ ترجمہ - اے احمد تیری لبون پر رحمت جاری کیجاویگی - بلاغت اور فصاحت اور حقایق اور معارف تجھے عطا کئے جاوینگے سو ظاہر ہے کہ میری کلام نے وہ معجزہ دکہلایا کہ کوئی مقابلہ نہین کرسکا اِس الہام کے بعد بیس سے زیادہ کتابین اور رسائل بیچ عربی بلیغ فصیح مین شائع کئے مگر کوئی مقابلہ نہ کرسکا خدا نے ان سے زبان اور دل دونو چہین لئے اور سب مجبور ہو گئے۔	جس وقت سے عربی کتابین تالیف ہوئین
پیشگوئی نمبر ۱۲	۱۸۸۲ء	وقالوا انی لك هذا ان هذا الا سحر یؤثر - لن نؤمن لك حتّٰی نری الله جهرة لا یصدق السفیه الا سیفة الهلاك عدوّلی وعدوّلك - قل اتی امر الله فلا تستعجلوه - دیکھو صفحہ ۵۱۸ و ۵۱۹ براہین احمدیہ - ترجمہ - اور کہتے ہین کہ یہ مقام تجھے کہان سے ملا یہ تو ایک فریب ہے - ہم تیرے پر ایمان نہین لائینگے جب تک خدا کو نہ دیکہ لین یہ لوگ تو بجز موت کے نشان کے کبھی ماننگے نہین - ان کو کہدے کہ مری یعنی طاعون ہی چلی آتی ہے سو تم مجھ سے جلدی مت کرو - یہ پیشگوئی بیس برس پہلے طاعون کے کیگئی تہی -	طاعون کے دنون مین یہ پیشگوئی پوری ہوئی
پیشگوئی نمبر ۱۳	〃	امراض الناس وبرکاته - لوگون کی مرضین اور خدا کی برکتین دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۹ - یہ اس بات کیطرف اشارہ ہے کہ ایک	طاعون کے دنون مین
زندہ گواہ رویت		جیساکہ ہم اوپر لکھ آئے ہین یہ تمام پیشگوئیان براہین احمدیہ مین درج ہین اور وہ گواہ بھی درج ہین جنکے روبرو بعض پیشگوئیان پوری ہوئین اور طاعون پہیلنے کی خبر جو براہین احمدیہ مین تھی وہ اب ملک مین پہیل رہی ہے اس وقت بہی جو ۲۰ اگست سنہ ۱۹۰۲ء ہے بعض حصون پنجاب مین	

نمبر پیشگوئی	زمانہ بیان پیشگوئی	جس وحی سے مین مشرف کیاگیاہون اسی وحی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیان تبلائی ہین جو دنیا پر ظاہر ہو چکین	زمانہ ظہور پیشگوئی
بقیہ پیشگوئی نمبر ۱۳		سخت وبا کا زمانہ آئے گا اور آخر یہ ہوگا کہ جو لوگ خدا اور اُسکے مامور کی طرف سچے دل سے اور پورے اخلاص سے توجہ کرینگے وہ بچائے جائینگے اور بہر حال نسبتہً عافیت سے حصہ لینے والے سب سے زیادہ وہی ہون گے سو یہ طاعون کے زمانہ کی طرف اشارہ ہے اور جو لوگ انجام تک جیتے رہینگے وہ دیکھین گے کہ وبا طاعون کے دنون مین خدا کی خاص برکات اس سلسلہ کے مخلصون کے شامل حال رہینگی اور وہ نسبتہً جلتی ہوئی آگ سے بہت دور رہین گے۔	
پیشگوئی نمبر ۱۴	۱۸۸۲ء	بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیان برمنار بلند تر محکم افتاد - دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۲۲ یعنے اب ظہور کر اور نکل کہ تیرا وقت نزدیک آگیا اور اب وہ وقت آرہا ہے کہ محمدی گڑھے مین سے نکال لئے جاوینگے اور ایک بلند اور مضبوط مینار پر اُن کا قدم پڑیگا - اِس کے ساتھ ہی براہین احمدیہ مین ایک انگریزی الہام ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ وہ دن آرہے ہین کہ جب خدا تمہاری مدد کریگا خدائے ذوالجلال آفرینندہ زمین و آسمان - یہ ان دنون کی پیشگوئی ہے جبکہ اس سلسلہ کا نام و نشان نہ تھا کیا یہ انسان کی قدرت مین ہے	بیس برس بعد طاعون کے دنون مین
زندہ گواہ رویت		طاعون زور پر ہے اور معلوم نہین کہ موسم سرما مین کیا صورت پیش آئیگی اب سوچ لو کہ کیا یہ امور غیبیہ انسان کے ہاتھ مین ہین کیا آج سے ۲۰ برس پہلے کسی کو خبر ہی تہی کہ اس ملک مین اس زور سے طاعون آئیگی ایسا ہی ان پیشگوئیون مین ترقی کے زمانہ کی اُس وقت خبر دیگئی ہے جبکہ یہ عاجز گوشہ گمنامی مین پڑا ہوا تہا اب سوچ لو کہ کیا انسان ہی یہ قدرت کہتا ہے	

تاریخ ظہور پیشگوئی	جس وحی سے مین مشرف کیا گیا ہون اسی وحی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیان بتلائی ہین جو دنیا پر ظاہر ہو چکین ـ	تاریخ بیان پیشگوئی	نمبر شمار
اسی دن جس دن پیشگوئی کی گئی	ایک دفعہ مجہے قطعی طور پر الہام ہوا کہ آج اکیس آئینگے نہ کم نہ زیادہ چنانچہ قادیان کے آریون کو ملزم کرنیکے لئے اس روپیہ کے آنیکی اطلاع دی گئی تب تفتیش کے لئے ایک آریہ گیا اور ہنستا ہوا آیا کہ صرف پانچ روپیہ آئے ہین پہر الہام ہوا کہ اکیس روپیہ آئے ہین ـ ایک اور آریہ پہر ڈاکخانہ مین گیا اور وہ خبر لایا کہ دراصل بیس روپیہ آئے ہین ڈاکخانہ والے نے غلطی سے پانچ روپیہ کہے تہے اور اسی موقعہ پر ایک شخص وزیر سنگہ نامی نے علاج کرانے کی غرض سے ایک روپیہ دیدیا ـ اس طرح پر پورے اکیس روپیہ ہو گئے ـ یہ بیس روپیہ منشی الہی بخش صاحب اکونٹنٹ نے مجہے بہیجے تہے اور جب ایسی صفائی سے یہ پیشگوئی پوری ہوئی اور آریہ اسکے گواہ ہو گئے ـ تب مینے ایک روپیہ کی شیرینی آریون کو کہلا دی تا ہمیشہ اس پیشگوئی کو یاد رکہین دیکہو براہین احمدیہ صفحہ ۲۲۶	۱۸۸۰ و ۱۸۸۱ء	پیشگوئی نمبر ۱۵
بیان پیشگوئی سے گیارہویں دن	براہین احمدیہ چہپ رہی تہی اور روپیہ نہین تہا چہاپنے والیکا تقاضا تہا تب دعا کیگئی اور یہ الہام ہوا "اُس دن کے بعد موج دکہاتا ہون" ساتہ اس کے یہ بہی الہام ہوا "دَن وِل یُو گو ٹُو اَمرت سر" یعنے اس دن تم امرت سر ہی جاؤ گے یہ الہام آریون کو سنایا گیا خوب کان کہولے گئے چنانچہ دس دن تک ایک پیسہ نہ آیا جب گیارہوان دن ہوا تو ایک سو بیس روپیہ محمد افضل خان صاحب ایک شخص نے راولپنڈی سے بہیجے اسی دن ملے ایک اور شخص نے بہیجے تہے اسی دن سرکاری سمن آیا اور ایک گواہی کیلئے امرت سر جانا پڑا ـ دیکہو براہین احمدیہ صفحہ ۴۶۹ ـ	۱۸۸۰ و ۱۸۸۱ء	پیشگوئی نمبر ۱۶

زندہ گواہ رویت	پیشگوئی نمبر ۱۵ مین جسقدر خدا کی قدرت اور غیب کی خبر پائی جاتی ہے اُس کو غور سے پڑہو اور پیشگوئی نمبر ۱۶ خود ظاہر ہے کیا ایسی صاف غیب گوئی کہ دس دن تک کوئی روپیہ نہین آئے گا اور دس کے بعد گیارہوین ....

تاریخ ظہور پیشگوئی	جس وحی سے مین مشرف کیا گیا ہون اسی وحی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیان بتلائی ہین جو دنیا پر ظاہر ہو چکین	تاریخ بیان پیشگوئی	نمبر شمار
پیشگوئی ظہور مین آگئی اور مقدمہ سے پہلے ہی پوری ہو گئی ـ	ایک شخص نور احمد نام مولوی غلام علی صاحب امرتسری کے شاگردون مین سے قادیان مین آیا اور اس سے منکر تہا کہ اس اُمت کے بعض افراد خدا تعالے سے سچی اور یقینی وحی پا سکتے ہین اسکو یہ کہہ کر ٹہرایا گیا کہ ہم دعا کرتے ہین شاید اللہ تعالی کوئی ایسا الہام کرے جو کسی پیشگوئی پر مشتمل ہو ـ سو دعا منظور ہو کر یہ الہام حکایتاً عن الغیر انگریزی مین ہوا آئی ایم کوئرلر یعنے مین مقدمہ کرنیوالا ہون اور جہگڑنے والا ہون اور ساتہ ہی یہ الہام ہوا ھذا شاھد نزاغ ـ دیکہو براہین احمدیہ صفحہ ۲۷۴ یعنی یہ گواہ تباہی ڈالنے والا ہے اور تفہیم کیگئی ہے کہ کسی کا مقدمہ ہے اور وہ مجہے گواہ بنانا چاہتا ہے ـ یہ تمام مراتب میان نور احمد کو قبل از ظہور پیشگوئی سنائے گئے اُس دن حافظ نور احمد امرتسر جانے کو تیار تہا بارش ہوئی اور وہ روک لیا گیا ـ شام کو اسکے روبرو رجب علی نام اوڈیٹر مطبع سفیر ہند کا امرتسر سے خط آیا اور ساتہ ہی ایک سمن شہادت میرے نام آیا جس سے معلوم ہوا کہ پادری رجب علی نے مجہے اپنا گواہ لکہوایا ہے اور دعوی صحیح تہا اور میری شہادت موجب تباہی مدعا علیہ تہی یہی معنی	۱۸۸۰ و ۱۸۸۱ء	پیشگوئی نمبر ۱۷

زندہ گواہ رویت	دن روپیہ ضرور آئیگا اور اس دن کسی مجبوری سے امرت سر ہی جانا پڑیگا کیا ایسی پیشگوئی پر انسان بہی قادر ہو سکتا ہے اور اس سے زبردست اور کیا ثبوت ہوگا کہ آریہ جو دین کے پکے دشمن ہین اس پیشگوئی کے گواہ ہین منجملہ ان کے لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل ساکنان قادیان جو اب تک زندہ موجود ہین اس نشان سے خوب واقف ہین ان کے لئے بڑی مصیبت ہے کہ اسلام کی گواہی دین لیکن اگر یہ مقام براہین احمدیہ کا انکو کہلایا جاوے اور انکی اولاد کی انکو قسم دی جاوے کیونکہ انکے دلونمین خدا تعالے کا خوف نہین تعلق ہے کہ جہوٹ بولین کیا دعا قبول ہو کر پہر خدا کا پیشگوئی کرنا اور تائید و کہلانا اور امرتسر جانیکا نشان ساتہ رکہنا یہ معجزہ نہین ـ اور پیشگوئی نمبر ۱۷ کا حافظ نور احمد اور حافظ حامد علی وغیرہ گواہ ہین ـ

[illegible]	[illegible]	جس وحی سے مین مشرف کیا گیا ہون اسی وحی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیان ہین جو دنیا پر ظاہر ہو چکین	[illegible]
بقیہ پیشگوئی نمبر ۱۶۰		اس الہام کی تہی کہ ھذا شاھدٌ نزاغ - سو اس طرح پر حافظ نور احمد امرتسری نے جو ہماری مخالف تہا پیشگوئی کو سن بہی لیا اور پہر اسکو پورے ہوتے دیکھہ بہی لیا - مذکورہ بالا آریہ جو میرے پاس ہر روز آتے تہے وہ بہی اس بات کے گواہ ہین میرے ملازم اور متعلقین بہی گواہ ہین اب دیکھو کہ علم غیب تو خاصہ خدا ہے اگر یہ الہامات خدا کی طرف سے نہین تو کیا نعوذ باللہ شیطان ایسے صاف اور صریح غیب پر قادر ہے اور اللہ تعالے فرماتا ہے فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ یعنے صاف اور صریح غیب محض برگزیدہ رسولون کو دیا جاتا ہے اگر کوئی ان بیانات کو جہوٹا سمجہتا ہے تو اُسے سمجہنا چاہئے کہ ۲۰ برس کے یہ الہامات شائع ہین اور کتاب مین گواہون کے نام درج ہین مگر کسی نے تکذیب شائع نہ کی اور انسان جہوٹ پر صبر نہین کر سکتا اور اب بہی اکثر گواہ زندہ ہین اور اگر اب بہی تسلی نہین تو ایسے مکذب کو اختیار ہے کہ لعنة اللہ علی الکاذبین سے ہی فیصلہ کر لے -	
پیشگوئی نمبر ۱۶۱	۱۸۸۰ء و ۱۸۸۱ء	ایک دفعہ فجر کے وقت الہام ہوا کہ آج حاجی ارباب محمد لشکر خان کے قرابتی کا روپیہ آتا ہے چنانچہ ہنوز شرمپت اور ملاوامل مذکور بالا آریون کو یہ پیشگوئی بتلائی مگر اُن آریون نے اس بات پر ضد کی کہ انہین بہیجے	
[illegible]		براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۷۴ و ۴۷۵ مین جو پیشگوئیان الفاظ مذکورہ بالا کی موجود ہین وہ ہر دو آریہ مخالف دین اور ہندو ہین ابتک زندہ موجود ہین دشمن دین ہین قسم کے ساتہہ جہوٹ نہین بولین گے پس دیکہو خوارق اور معجزات اسکو کہتے ہین جنکے دشمن گواہ ہون ایسا ہی	

[illegible]	[illegible]	جس وحی سے مین مشرف کیا گیا ہون اسکی خارق عادت پیشگوئیان جو ظہور مین آ چکین	[illegible]
بقیہ پیشگوئی نمبر ۱۶۱		کوئی ڈاکخانہ مین جائے تا معلوم کرے کہ اسی دن کسی ایسے شخص کیطرف سے کوئی روپیہ آیا ہے یا نہین چنانچہ ملاوامل آریہ اس کام کے لئے گیا اور ایک خط لایا جسمین لکہا تہا کہ مبلغ دس روپیہ ارباب سرور خان نے بہیجے ہین مگر آریون نے اس بات سے انکار کیا کہ سرور خان کو محمد لشکر خان کا کوئی قرابتی سمجہا جائے ناچار منشی الہی بخش اکونٹنٹ مصنف عصای موسیٰ جو ہوتی مردان مین تہے انکو خط لکہنا پڑا کہ اسجگہ یہ بحث درپیش ہے اور دریافت طلب یہ امر ہے کہ سرور خان کی محمد لشکر خان سے کچہہ قرابت ہے یا نہین ہوتی مردان سے منشی الہی بخش صاحب نے لکہا کہ سرور خان ارباب لشکر خان کا بیٹا ہے اور آریہ لاجواب ہو گئے دیکہو براہین احمدیہ صفحہ ۴۷۴ و صفحہ ۴۷۵ -	
پیشگوئی نمبر ۱۶۲	۱۸۸۲ء ۱۸۸۴ء	علہ جس زمانہ مین براہین چہپ رہی تہی روپیہ کی آمدن مین قدم قدم پر تنگی تہی کوئی جماعت نہ تہی جن سے چندہ لیا جائے اس لئے مدت تک مسودہ کتاب کا معطل پڑا رہا - اور الہامات تسلی دیتے	[illegible]
پیشگوئی نمبر ۱۶۱ - ۱۶۲		علہ منشی الہی بخش صاحب مصنف عصای موسیٰ دشمنون مین سے ہین مگر انکو بہی قسم سے سچ بولنا پڑیگا علاوہ اسکے یہ پیشگوئی بیس ۲۰ برس کی ہے اگر اسمین کوئی امر خلاف واقعہ ہوتا تو آریہ بلوجہ اسقدر مذہبی عداوت کے اسپر صبر نہین کر سکتے تہے ضرور اسکا قسم کیساتہہ شائع کرتے کہ یہ خلاف واقعہ ہے اور پیشگوئی نمبر ۱۶۲ کے گواہ اول تو براہین احمدیہ ہے جسمین یہ پیشگوئی لکہی گئی پہر اس زمانہ	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے مین مشرف کیا گیا ہون اسکی خارق عادت پیشگوئیان جو ظہور مین آچکین	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۱۹۰		تہے کہ یہ تمام کام ہو جائینگے اور ایک جماعت بہی ہو جائیگی چنانچہ منجملہ انکے بعض انگریزی الہامات ہین اور مین انگریزی نہین جانتا۔ اس کو چہ سے بالکل ناواقف ہون ایک فقرہ تک مجہے معلوم نہین مگر خارق عادت طور پر مندرجہ ذیل الہامات ہوئے۔ آئی لو یو۔ آئی ایم وِد یو۔ آئی شیل ہیلپ یو۔ آئی کین وہٹ آئی وِل ڈو۔ وِی کین وہٹ وی وِل ڈو صفحہ ۴۸۰ و ۴۸۱ - گاڈ اِز کمنگ بائی ہِز آرمی صفحہ ۴۸۴ - ہی اِز وِد یو ٹو کِل اینمی صفحہ ۴۸۴ - دی ڈیز شل کم وہن گاڈ شیل ہیلپ یو گلوری بی ٹو دس لارڈ گاڈ میکر اوف ارتھ اینڈ ہون صفحہ ۵۲۲ - وِوہ آل مین شُد بی اینگری بٹ گاڈ اِز وِد یو ہی شیل ہیلپ یو - وارڈس آف گاڈ کین ناٹ ایکسچینج صفحہ ۵۵۴ - آئی لو یو - آئی شیل گو یو اے لارج پارٹی آف اسلام صفحہ ۵۵۶ ترجمہ - مین تمسے محبت رکہتا ہون - مین تمہارے ساتھ ہون - مین تمہاری مدد کرونگا - مین کرسکتا ہون جو چاہون گا - ہم کرسکتے ہین جو چاہین گے - خدا ایک لشکر لیکر چلا آتا ہے - وہ تمہارے ساتھ ہے تا تمہارے دشمن کو ہلاک کرے یعنی اسکو مغلوب و مخذول کرے -	[illegible]
پیشگوئی [illegible] نمبر ۱۹۱		اور براہین کے زمانہ کو پیش نظر رکھ کر ہر ایک عاقل سوچ سکتا ہی کہ براہین کے وقت مین کیا حالت تہی اور بعد مین کیا حالت ہوئی اور جیسا کہ ہم کئی مرتبہ لکھ چکے ہین یہ پیشگوئیان جنمین یہ ذکر ہے کہ مین اِس سلسلہ کو ایک بڑی قوم بناؤن گا - اِنکا سنہ ۱۹۰۱ و سنہ ۱۹۰۲ مین پورا ہو جانا اظہر من الشمس ہے اول یہ بات ظاہر ہے کہ جس زمانہ مین براہین احمدیہ مین یہ پیشگوئیان لکہی گئی ہین کہ یہ ایک بڑی جماعت بنائی جائیگی اُس	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے مین مشرف کیا گیا ہون اسکی خارق پیشگوئیان جو ظہور مین آچکین	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۱۹۰		وہ دن آتے ہین کہ خدا تمہاری مدد کریگا خدائے ذوالجلال آفرینندہ زمین و آسمان - اگر تمام آدمی تمسے ناراض ہو جائینگے مگر خدا تمہارے ساتھ رہیگا وہ انجام کار تمہاری مدد کریگا - خدا کی باتین بدل نہین سکتین - مین ایک بہاری جماعت اسلام کی تمہین دونگا اور مین تمسے محبت رکہتا ہون اب دیکہو جس زمانہ مین یہ انگریزی الہام ہوئے تہے کیسی گمنامی اور کس مپرسی کا زمانہ تہا اور آج وہ تمام وعدے پورے ہو گئے اور اس زمانہ مین جماعت کا وعدہ ہوا جبکہ میرے ساتھ ایک بہی نہ تہا اور اب یہ جماعت ستر ہزار سے بہی کچہہ زیادہ ہے اور انگریزی الہام مین یہ جو اللہ تعالی نے فرمایا کہ اگر تمام آدمی تم سے ناراض ہو جائینگے مگر خدا تمہارے ساتھ رہیگا اور وہ انجام کار تمہارا مددگار ہوگا یہ اس بات کیطرف اشارہ ہے کہ خدا کا ایک خاص فضل تمہارے شامل حال ہے جو محبّین اور محبوبین کے شامل حال ہوا کرتا ہے بات یہ ہے کہ خدا تعالی دنیا مین تین قسم کے کام کیا کرتا ہے (۱) خدائی کی حیثیت سے (۲) دوسری دوست کی حیثیت سے (۳) تیسرے دشمن کی حیثیت سے جو کام عام مخلوقات سے ہوتے ہین وہ محض خدائی حیثیت سے ہوتے ہین اور جو کام محبین اور محبوبین سے ہوتے ہین وہ نہ صرف خدائی حیثیت سے	
پیشگوئی [illegible] نمبر ۱۹۱		وقت جماعت کا نام و نشان نہ تہا جیسا کہ خود براہین احمدیہ مین بار بار اس کا ذکر ہے اور یہ دعا بہی ہے رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ - یعنے اے میرے خدا مجہے اکیلا مت چہوڑ یو اور تو بہتر وارث ہے ماسوا اسکے کون پنجاب یا ہندوستان سے دعوے کرسکتا ہے کہ وہ براہین احمدیہ کے	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے میں مشرف کیا گیا ہوں اسکی خارق عادت پیشگوئیاں جو ظہور میں آچکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
بقیہ پیشگوئی نمبر ۱۹		بلکہ دوستی کی حیثیت کا رنگ اُن پر غالب ہوتا ہے اور صریح دُنیا کو محسوس ہوتا ہے کہ خدا اوس شخص کی دوستانہ طور پر حمایت کرتا ہے اور جو کام دشمنوں کی حیثیت سے ہوتے ہیں اُن کے ساتھ ایک موذی عذاب ہوتا ہے اور ایسے نشان ظاہر ہوتے ہیں جن سے صریح دکہائی دیتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس قوم یا اس شخص سے دشمنی کر رہا ہے اور خدا جو اپنے دوست کے ساتھ کبھی یہ معاملہ کرتا ہے جو تمام دنیا کو اس کا دشمن بنا دیتا ہے اور کچھ مدت کیلئے ان کی زبانوں یا ان کے ہاتھوں کو اس پر مسلط کر دیتا ہے یہ اس لئے خدا ایسا نہیں کرتا کہ اس اپنے دوست کو ہلاک کرنا چاہتا ہے یا بےعزت اور ذلیل کرنا چاہتا ہے بلکہ اس لئے کرتا ہے کہ تا دنیا کو اپنے نشان دکہاوے اور تا شوخ دیدہ مخالفوں کو معلوم ہو کہ انہوں نے دشمنی میں ناخنوں تک زور لگا کر نقصان کیا پہنچایا	[illegible]
پیشگوئی نمبر ۲۰	۱۸۸۲ء	ثلة من الاولین وثلة من الآخرین صفحہ ۵۱۵ ترجمہ۔ دو گروہ یعنی دو جماعتیں تمہیں عطا کی جاوینگی ایک وہ جماعت ہے جو نزول آفات	۱۹۰۱ء [illegible]
زندہ گواہ نمبر ۱۹		زمانہ میں مریدانہ طور پر مجھ سے کوئی تعلق رکھتا تھا بلکہ ہر ایک حرف شناس بھی چند آدمی ہی نکلیں گے اور خود گورنمنٹ بھی اس بات کی گواہ ہے کہ قادیان میں میرے لئے کسی کی آمد و رفت نہ تھی۔ اور پیشگوئی نمبر ۲۰ کا ثبوت بھی براہین احمدیہ پر غور کرنے سے کھلتا ہے کیونکہ براہین احمدیہ جس میں یہ پیشگوئی ہی بتلا رہی ہے کہ براہین کا زمانہ تنہائی کا زمانہ تھا اور ماسوائے سلسلہ بیعت کے [illegible] آدمی شائع	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے میں مشرف کیا گیا ہوں اسکی خارق عادت پیشگوئیاں جو ظہور میں آچکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
بقیہ پیشگوئی نمبر ۲۰		سے پہلے قبول کریگی اور دوسری وہ جماعت ہے جو نشانوں کو دیکھ کر کثرت جوق جوق سلسلہ بیعت میں داخل ہوگی۔ اب بتلاؤ کہ کیا حسب اس پیشگوئی کے وقوع میں آگیا یا نہیں ایسی آنکھیں تو بند نہیں کرنی چاہئیں جیسا کہ اندھوں کی آنکھیں ہوتی ہیں ذرہ دریافت کرو خواہ سرکاری کاغذات دیکھ لو کہ کیا براہین احمدیہ کے وقت سات آدمی بھی تھے اور کیا اب ستر ہزار آدمی میرے سلسلہ میں داخل بیعت ہیں یا نہیں یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ تائید اور رحمت سے ملی ہوئی پیشگوئی ہے	
پیشگوئی نمبر ۲۱	۱۸۶۵ء	قریباً پندرہ برس پہلے براہین احمدیہ کی تالیف سے مجھے بذریعہ زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں اطلاع دی گئی کہ میں ایک کتاب تالیف کرونگا اور اُس کتاب کو مسلمانوں میں عام قبولیت کا مرتبہ حاصل ہوگا اور مخالف اسکے مقابلہ کی طاقت نہیں رکہیں گے۔ چنانچہ پندرہ برس کے بعد براہین احمدیہ تالیف کیگئی اور اس میں یہ تمام تذکرہ موجود ہے دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۸ و ۲۴۹	پندرہ سال بعد ۱۸۸۰ء میں
پیشگوئی نمبر ۲۲	۱۸۶۸ء	شرمپت آریہ جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے اسکا بھائی بشمبر داس نامی اور ایک دوسرا شخص خوشحال نامی ایک مقدمہ میں دونوں قید ہو گئے تھے جب	۱۸ ماہ بعد
زندہ گواہ و دیگر		پیشگوئی نمبر ۲۰ کا ثبوت ہم لکھ چکے ہیں۔ اور پیشگوئی نمبر ۲۱ کا ثبوت وہ گواہ ہیں جنکے پاس یہ خواب بیان کی گئی تھی اور ابتک ان میں سے بعض زندہ ہیں اور نیز خود براہین احمدیہ بھی گواہ ہے کیونکہ جس قبولیت کی یہ رویا بشارت دیتی تھی جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۸ اور ۲۴۹ میں چھپ چکے چھپنے کے وقت اس قبولیت کا کوئی نشان ظاہر نہ تھا بلکہ مالی مشکلات پیش آئی تھی مگر ایک مدت کے بعد براہین احمدیہ کو لوگوں میں شہرت اور قبولیت پہیل گئی اور پیشگوئی نمبر ۲۲ اس تمام گاؤں میں ایک مشہور واقعہ ہے اور کئی مسلمان اس پیشگوئی پر اطلاع رکھتے ہیں مگر	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے میں مشرف کیا گیا ہوں اسکی خارق عادت پیشگوئیاں جو ظہور میں آچکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۲۴۲		اپیل گذرا شرمپت نے جبیا کہ اضطرار کے وقت ہندوؤن کا حال ہوا کرتا ہی مجھ سے دعا کی درخواست کی اور انجام دریافت کیا۔ تب دعا کرنیکے بعد رات کیوقت خدا تعالی نے رویا مین کل حقیقت مقدمہ کی مجھ پر کہولدی اور ظاہر کیا کہ دعا اس طور پر قبول ہوگی کہ بشمبرداس کی نصف قید تخفیف کری جائیگی اور یون ہوگا کہ اس مقدمہ کی مثل عدالت چیف کورٹ سے پہر ماتحت عدالت مین واپس آئیگی اور اس عدالت سے بشمبرداس کی قید صرف آدھی رہ جائیگی اور آدھی معاف کردی جائیگی اور اوسکا دوسرا رفیق خوشحال نامی پوری قید بہگت کر خلاصی پائیگا اور ایک دن بہی کم نہین ہوگا اور وہ بہی بری نہین ہوگا۔ اوسی وقت اس رویا سے بہت سے آدمیون کو اطلاع دی گئی اور شرمپت کو بہی بلاکر اطلاع دی گئی اور آخر اسی طرح وقوع مین آیا۔ جس طرح پیشگوئی کیگئی تہی دیکہو براہین احمدیہ صفحہ ۲۵۱ +	
پیشگوئی نمبر ۲۴۳	۱۸۸۶ء	مقدمہ مذکورہ بالا جسمین بشمبرداس قید ہوا تہا بصورت اپیل چیفکورٹ مین دایر کیا گیا تو بشمبرداس کے بہائی مسمی دہنپت نے گانو مین آکر مشہور کردیا کہ ہماری اپیل منظور ہوگئی اور بشمبرداس بری ہوگیا۔ یہ خبر عشاء کے وقت مشہور	[illegible]

نشان رویت نمبر ۲۴	پیشگوئی نمبر ۲۴۲ و پیشگوئی نمبر ۲۴۳ کی نسبت بشمبرداس کے حقیقی بہائی شرمپت کی گواہی کافی ہے۔ جس نے مجھ سے دعا کرائی تہی اور جس کا نتیجہ نصف قید کی تخفیف ہوئی تہی شرمپت کو قبل از وقت خدا تعالے سے اطلاع پاکر مقدمہ کا انجام مین نے بتلا دیا تہا کہ مثل واپس آئیگی اور بشمبرداس کی نصف قید تخفیف کی جائے گی بری نہین ہوگا اس قدر تخفیف دعا کا نتیجہ ہے مگر خوشحال اس کا رفیق بالکل بری نہین ہوگا ایک دن بہی اُس کا کم نہین ہوگا۔

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے مین مشرف کیا گیا ہون اسکی خارق عادت پیشگوئیان جو ظہور مین آچکین	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۲۴۳		ہوئی اور اسوقت مین مسجد مین تہا اور چونکہ یہ صورت میری پیشگوئی کے مخالف تہی اسلئے سخت گہبراہٹ کا موجب ہوئی مین اس بیقراری مین تہا کہ عین سجدہ کے وقت مین مجہے الہام ہوا۔ لا تخف انك انت الاعلیٰ یعنی کچہہ خوف نہ کر تو ہی غالب ہے۔ آخر وہ خبر غلط ثابت ہوئی اور بشمبرداس کی قید تو تخفیف ہوئی مگر وہ بری نہ ہوا۔ دیکہو براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۰۔	
پیشگوئی نمبر ۲۴۴	۱۸۹۷ء	ہمارا ایک مقدمہ تحصیل بٹالہ مین موروثی اسامیون پر بابت درود درختوں کے تہا مجہے معلوم کرایا گیا کہ اس مقدمہ مین ڈگری ہوگی مگر حکم سنانیکے وقت فریق ثانی تو عدالت مین موجود تہا اور ہماری طرف سے اتفاقاً کوئی حاضر نہ تہا شام کو فریق ثانی اور اسکے گواہون نے جو قریب پندرہ آدمی کے تہے بازار مین آکر بیان کیا کہ مقدمہ خارج ہوگیا شرمپت اور دیگر آریہ لوگون کو جو مینے یہ پیشگوئی سنائی تہی وہ بہت خوش ہوئے کہ آج ہمارا ہاتہہ پڑ گیا اور مجہے سخت اضطراب ہوا اسلئے کہ بیان کرنیوالے پندرہ آدمی ہین عصر کا وقت تہا اور مین مسجد مین اکیلا تہا اور کوئی نہ تہا اتنے مین ایک آواز گونج کر آئی مینے خیال کیا کہ یہ باہر سے آواز ہے آواز کے یہ لفظ تہے کہ ڈگری ہوگئی مسلمان ہے یعنی تو کیون باور نہین کرتا	

زندہ گواہ رویت ۱۵	پیشگوئی نمبر ۲۴۴ کے متعلق مثل دفتر سرکاری مین موجود ہے، اور شرمپت وغیرہ آریہ گواہ ہین۔ حاکم مجوز نے جس کا نام حافظ ہدایت علی تہا صرف مدعا علیہ کے بیان پر کہ ہمین حسب فیصلہ صاحب کمشنر درخت کاٹ لینے کا حق حاصل ہے۔ مقدمہ کو خارج کردیا۔ اور مدعا علیہ کو حکم سنا کر معہ اسکے گواہون کے رخصت کیا اسپر انہون نے گانوں مین آکر مشہور کردیا کہ مقدمہ خارج ہوگیا ہے لیکن جب وہ عدالت کے کمرہ سے نکل گئے تو اسوقت مثلخوان نے جو اتفاقاً باہر گیا ہوا تہا حاکم کو کہا کہ آپ نے اس مقدمہ مین دہوکا کہایا ہے اور جو فریق ثانی نے نقل روبکار صاحب کمشنر پیش

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے مین مشرف کیا گیا ہون اسکی خارق عادت پیشگوئیان جو ظہور مین آ چکین	تاریخ ظہور پیشگوئی
بقیہ پیشگوئی نمبر ۲۴		کیا خدا سے کوئی زیادہ معتبر ہے آخر یہی سچ نکلا کہ ڈگری ہو گئی تہی اور اس فریق کو وہ ہوکا لگا تہا - دیکہو براہین احمدیہ ص۵۵۲	
پیشگوئی نمبر ۲۵	۲۰ فروری ۱۸۸۶ء	مین اپنی چمکار دکہلاؤنگا اپنی قدرت نمائی سے تجہہ کو اٹہاؤنگا دُنیا مین ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اسکو قبول نہکیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا الفتنة ہہُنا فاصبر کما صبر اولوا العزم (یعنے انہین ایام مین ایک فتنہ ہوگا پس اولوالعزم رسولون کیطرح صبر کر) یہ پیشگوئی لیکہرام کے واقعہ کیطرف اشارہ کرتی ہے کیونکہ اسمین بیان کیا گیا ہے کہ مین تجہے قدرت نمائی سے اُٹہاؤنگا چنانچہ آتہم کی نسبت شور و ہنگامہ کے بعد لیکہرام والی پیشگوئی ایسے شوکت اور ہیبت کے ساتہہ پوری ہوئی کہ تمام دشمنون کے موہنہ کالے ہو گئے اور مجہہ کو اُنہون نے گرانا چاہا تہا خدا نے اپنے ہاتہہ سے مجہے اُٹہایا اور ایک چمکتا ہوا نشان دکہلا دیا اور لیکہرام کے متعلق جو پیشگوئی ظہور مین آئی وہ درحقیقت خدا کی ایک چمکار تہی گویا خدا اپنے رسول کیلئے خود اُتر کر لڑا - اور اِس پیشگوئی کے بعد بد قسمت آریون کی دشمنی بڑہہ گئی یہانتک کہ انہون نے اس نادان برہمن کے مرنیکے بعد ہمارے گہر کی تلاشی بہی کرائی - اسی کیطرف پیشگوئی مین بہی اشارہ ہے کہ فرمایا	[illegible] کے بعد
بقیہ [illegible] نمبر ۲۴		کی ہے وہ حکم تو فنانشل صاحب کے حکم سے منسوخ ہو چکا ہے اور اس نے روبکار دکہلا دی تب ہدایت علی کی عقل نے چکر کہایا اور اوسی وقت اپنی روبکار پہاڑ دی اور ڈگری کی - یہ خدا کی قدرت کے نظارے ہین - پیشگوئی نمبر ۲۵ کا پورا ثبوت لیکہرام والی [illegible]	

+ دیکہو صفحہ ۵۵ براہین احمدیہ

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جن وحی میں مشرف کیا گیا ہوں اوسی وحی کی خارق عادت پیشگوئیاں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۲۵		الفتنة ھٰہنا فاصبر کما صبر اولوالعزم۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۷ اور خدا تعالیٰ نے اس پیشگوئی مین دو امر کی خبر دی ہے (۱) اول یہ کہ دنیا سخت مقابلہ کریگی اور کسی طرح قبول نہین کریگی اور وہ اپنی طرف سے زمین پر گرادیگی اور جہوٹا ہونیکا الزام دیگی جیسا کہ آتہم کی شرطی میعاد کے بعد نادان مسلمانون نے عیسائیون کے ساتہہ ملکر شور برپا کیا اور اپنے خیال مین گرادیا اور خدا نے لیکہرام کو قتل کرکے گرنیکے بعد اُٹھایا۔ (۲) دوسری یہ کہ خدا اس پیشگوئی مین وعدہ کرتا ہے کہ مین زور آور حملون سے اس مرسل کی سچائی ظاہر کرونگا سو وہی زور آور حملے ہین کہ کہلے کہلے نشان ظاہر ہورہے ہین اور دشمن خود بخود مر رہے ہین۔ قوم کے دشمنون نے اس نور کے بجہانیکے لئے ناخنون تک زور لگائے مگر یہ جماعت جو اول صرف دو تین آدمی تہے اب ستر ہزار تک پہنچ گئی اور خدا کے قہر کے ہاتہہ نے سرغنہ مخالفون کے پانچ حصون مین سے تین حصے دنیا پر سے اُٹہالئے اسمٰعیل مولوی علیگڈھ جس نے کہا تہا کہ ہم دونون مین سے (یعنی مین اور وہ) جو شخص جہوٹا ہے وہ پہلے مریگا۔ خود پہلے مرگیا اور غلام دستگیر قصوری نے اپنی کتاب فتح رحمانی مین مجہے جہوٹا قرار دیکر خدا تعالیٰ سے جہوٹے کی موت چاہی سو وہ اس مباہلہ کو شایع کرکے پہر زندہ نرہ سکا اور چند ہی روز مین فوت ہوگیا دیکھو کتاب فتح رحمانی صفحہ ۲۶ و ۲۷	
زندہ رویت گواہ ۲۵	اس پیشگوئی کا ثبوت ظاہر ہے کیونکہ خدا نے لیکہرام کو مارکر ثابت کردیا کہ اُس کا یہ بندہ اسکی طرف سے ہے		

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے میں مشرف کیا گیا ہوں اُسی وحی کی خارق عادت پیشگوئیاں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۲۴		او محی الدین لکھو کے والے نے بہی اسی مضمون کا الہام شائع کیا یعنی یہ الہام شائع کیا کہ مرزا صاحب فرعون مگر جیسا کہ الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۱ء کے صفحہ دوسرے کالم میں شائع ہو چکا ہے میری پیشگوئی کے مطابق وہ فوت ہو گیا۔ ایسا ہی رشید احمد گنگوہی اپنے اشتہار کے بعد اندھا ہو گیا۔ شاہ دین مخالف لدھیانوی دیوانہ ہو گیا اور محمد حسن بہیں میرے مقابلہ اعجاز المسیح پر یہ کلمہ لکھتے ہی کہ لعنت اللہ علی الکاذبین اپنے موںہہ کی لعنت سے ہی پکڑا گیا اور مرگیا ایسا ہی لدہانہ کے تین مولوی بہی یعنی عبد اللہ۔ عبد العزیز۔ محمد وہ تینوں میرے مقابل پر گندے اشتہار لکھنے کے بعد مرگئے یہ خدا کے زور آور حملے ہیں جن سے سچائی ظاہر ہے اور انہیں پر ختم نہیں ابہی اور حملے بہی ہیں آسمان نہیں تھکیگا جبتک زمین اپنی شوخیاں نہیں چھوڑتی ‟	
پیشگوئی نمبر ۲۵	۱۸۸۲ء	اشکر نعمتی رئیت خدیجتی۔ براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۸۔ ترجمہ میرا شکر کر کہ تو نے میری خدیجہ کو پایا۔ یہ ایک بشارت کئی سال پہلے اس نکاح کیطرف تہی جو سادات کے گہر میں دہلی میں ہوا جس سے بفضلہ تعالیٰ چار لڑکے پیدا ہوئے اور خدیجہ اسلئے میری بیوی کا نام رکہا کہ وہ ایک مبارک نسل	[illegible]
[illegible]		پیشگوئی نمبر ۲۵ پر تو ایک دنیا گواہ ہے کہ پہلے کیا تہا اور پہر کیا ہو گیا۔ اور پیشگوئی نمبر ۲۶ یعنے شادی کے معاملہ میں جو آج سے ۱۸ برس ہوئے دہلی میں ہوئی تہی آریہ شرمپت و ملاوامل اکثر دوست گواہ ہیں کہ انکو اس پیشگوئی کی پہلے خبر دی گئی تہی اس شادی کے متعلق تین الہام تہے ایک یہی کہ جو براہین احمدیہ میں صفحہ ۵۵۸ میں درج ہو گیا۔ دوسرا الہام تہا	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے میں مشرف کیا گیا ہوں اسی وحی کی خارق عادت پیشگوئیاں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۲۵		کی ماں ہے جیسا کہ اِس جگہ بہی مبارک نسل کا وعدہ تہا اور نیز یہ اس طرف اشارہ تہا کہ وہ بیوی سادات کی قوم میں سے ہو گی اسی کے مطابق دوسرا الہام ہے اور وہ یہ ہے الحمد للہ الذی جعل لکم الصہر والنسب یعنی وہ خدا جس نے باعتبار رشتہ دامادی اور باعتبار نسب تمہیں عزت بخشی۔	
پیشگوئی نمبر ۲۶	۱۸۸۲ء	مبارک ومبارک وکل امرٍ مبارک یجعل فیہ ۔ ومن دخلہ کان اٰمنًا۔ براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۹۔ ترجمہ۔ یہ مسجد برکت دی گئی ہے اور برکت دینے والی ہے اور ہر ایک کام جو برکت دیا گیا ہے وہ اس میں کیا جائیگا۔ اور جو اس میں داخل ہو وہ امن میں آجائیگا۔ اس الہام میں تین قسم کے نشان ہیں (۱) اول یہ کہ اس میں خدا تعالیٰ کیطرف سے مادۂ تاریخ بنائے مسجد ہے (۲) دوم یہ کہ یہ پیشگوئی بتلا رہی ہے کہ ایک بڑے سلسلہ کے کاروبار اسی مسجد میں ہونگے چنانچہ ابتک اسی مسجد میں بیٹھکر ہزارہا آدمی بیعت توبہ کر چکے ہیں اسی میں بیٹھ کر صدہا معارف بیان کئے جاتے ہیں اور اِسی میں بیٹھ کر کتب جدیدہ کی تالیف کی بنیاد پڑتی ہے اور اسی میں ایک گروہ کثیر مسلمانوں کا پنج وقت نماز پڑہتا ہے اور وعظ سنتے ہیں اور دلی سوز سے دعائیں کی جاتی ہیں اور بنائے مسجد کیوقت	[illegible]
[illegible]		الحمد للہ الذی جعل لکم الصہر والنسب۔ تیسرا الہام تہا بکر وثیب یعنی تمہارے لئے مقدر ایک بکر ہے اور ایک بیوہ یہ الہام بخوبی یاد ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب کو میں نے بمقام بٹالہ انہیں کے مکان پر سنایا تہا اتفاقاً انہوں نے دریافت کیا تہا کہ کوئی تازہ الہام ہے تب میں نے سنا دیا تہا۔ اور پیشگوئی نمبر ۲۷ کے مطابق پچاس ہزار سے بہی زیادہ ابتک اس مسجد میں نماز پڑھ چکے ہیں اور ہا ماکو خدا نے اطلاع دی	[illegible]

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے مین مشرف کیا گیا ہون اوسی وحی کی خارق عادت پیشگوئیان جو دنیا پر ظاہر ہو چکین	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ٢٧		مین ان باتون مین سے کسی بات کی علامت موجود نہ تہی (٣) سوم یہ کہ یہ الہام دلالت کر رہا ہے کہ آئندہ زمانہ مین کوئی آفت آنے والی ہے اور جو شخص اخلاص کے ساتہہ اسمین داخل ہوگا وہ اس آفت سے بچ جاویگا۔ اور براہین احمدیہ کے دوسرے مقامات سے ثابت ہو چکا ہے کہ وہ آفت طاعون ہے سو یہ پیشگوئی بہی اِس سے نکلتی ہے کہ جو شخص پوری ارادت اور اخلاص سے جسکو خدا پسند کر لیوے اس مسجد مین داخل ہوگا وہ طاعون سے بہی بچایا جائیگا یعنے طاعونی موت سے۔	
پیشگوئی نمبر ٢٨	١٨٨٠و١٨٨٤ء	يُرِيدُونَ اَنْ يُّطْفِؤُا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ دیکہو براہین احمدیہ صفحہ ٢٤٠۔ ترجمہ۔ مخالف لوگ ارادہ کرینگے کہ خدا کے نور کو اپنے منہ کی پہونکون سے بجہا دین یعنے بہت سے مکر کام مین لاوینگے۔ مگر خدا اپنے نور کو کمال تک پہنچائیگا اگرچہ کافر لوگ کراہت ہی کرین۔ یہ اُس زمانہ کی پیشگوئی ہے کہ جبکہ اس سلسلہ کے مقابل پر مخالفون کو کچہہ جوش اور اشتعال نہ تہا اور پہر اس پیشگوئی سے دس برس بعد جوش دکہلایا کا انتہا تک پہونچ گیا یعنے تکفیر نامہ لکہا گیا قتل کے فتوے لکہے گئے اور صدہا کتابین اور رسالے چہاپ دئے گئے	چار برس بعد یہ پیشگوئی پوری ہوئی
زندہ ثبوت پیشگوئی نمبر ٢٨		پیشگوئی نمبر ٢٧ کا ثبوت بیان ہو چکا اور پیشگوئی نمبر ٢٨ کا ثبوت خود ظاہر ہے کہ مخالف مولویون نے اس سلسلہ کی بیخ کنی کے لئے ناخنون تک زور لگایا مگر یہ سلسلہ آخر ترقی کر گیا۔	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے مین مشرف کیا گیا ہون اوسی وحی کی خارق عادت پیشگوئیان جو دنیا پر ظاہر ہو چکین	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ٢٨		اور قریباً تمام مولوی مخالف ہو گئے اور کوئی ذلیل سے ذلیل منصوبہ نہ رہا جو میرے تباہ کرنیکے لئے نہ کیا گیا مگر نتیجہ برعکس ہوا اور یہ سلسلہ فوق العادت ترقی کر گیا۔	
پیشگوئی نمبر ٢٩	١٨٨٠و١٨٨٤ء	وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصَارٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنَاتٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ۔ اَلْفِتْنَةُ هٰهُنَا فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ۔ دیکہو براہین احمدیہ صفحہ ٢٤١۔ ترجمہ یعنی پادری صفت عیسائی جو اپنے زعم مین عیسائیت کے ناصر ہین اور یہودی صفت مسلمان جو اپنے زعم مین یہودیون کیطرح عامل بالحدیث ہین ہرگز راضی نہین ہونگے جبتک تو انکے مذہب مین داخل نہ ہو۔ کہہ وہ خدا ایک ہے اور بے نیاز ہے نہ وہ کسیکا بیٹا ہے نہ کوئی اسکا بیٹا اور یہ لوگ باہم ملکر کچہہ مکر کرینگے اور خدا بہی مکر کریگا اور خدا بہتر مکر کرنیوالا ہے۔ اور اس وقت تیرے لئے ایک فتنہ برپا ہوگا سو صبر کر جیسا کہ اولوالعزم نبیون نے صبر کیا ہے۔ یہہ پیشگوئی اس فتنہ کے متعلق ہے کہ جو عیسائیون اور مسلمانون نے اول آتہم کے وقت کیا۔ اور پہر کلارک کے دعوی اقدام قتل کے وقت کیا اور	[illegible]
زندہ ثبوت پیشگوئی نمبر ٢٩		براہین احمدیہ کے صفحہ ٢٤١ مین مجہے مخاطب کر کے یہ پیشگوئی موجود ہے کہ پادری اور یہودی صفت مسلمان ملکر کوئی مکر کرینگے اور پہر ایک فتنہ برپا کرینگے مگر خدا اصلیت ظاہر کر دیگا سو اول آتہم کے مقدمہ مین ایسا ہی ہوا کہ اِن لوگون نے ملکر پیشگوئی کو جہوٹی قرار دینا چاہا مگر خدا نے اسکی سچائی ظاہر کر دی آتہم نے پیشگوئی کی شرط کے موافق دجال کہنے سے عین مجمع مین رجوع کیا اور بہت سا ہراسان اور خائف ہوا	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جن وحی سے میں مشرف کیا گیا ہوں اسی وحی کی خارق عادت پیشگوئیاں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
بقیہ پیشگوئی نمبر ۲۹		اور کلارک کے مقدمہ میں سب نے اتفاق کر لیا اور ممکن ہے کہ کوئی اور فتنہ بھی ان لوگوں کے ہاتھ سے مقدر ہو کیونکہ انکا جوش ابھی کم نہیں ہے ۔	
پیشگوئی نمبر ۳۰	۱۸۸۲ء و ۱۸۸۳ء	ان لم یعصمک الناس فیعصمک اللّٰہ من عندہ ۔ یعصمک اللّٰہ من عندہ وان لم یعصمک الناس ۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۰ ترجمہ ۔ اگرچہ لوگ تجھے نہ بچاویں یعنی تباہ کرنے میں کوشش کریں مگر خدا اپنے پاس سے اسباب پیدا کر کے تجھے بچائیگا ۔ خدا تجھے ضرور بچا لیگا اگرچہ لوگ بچانا نہ چاہیں ۔ اب دیکھو کہ یہ کس قوت اور شان کی پیشگوئی ہے اور بچانے کیلئے مکرر وعدہ کیا گیا ہے اور اسمیں صاف وعدہ کیا گیا ہے کہ لوگ تیرے تباہ اور ہلاک کرنیکے لئے کوشش کرینگے اور طرح طرح کے منصوبے تراشینگے مگر خدا تیرے ساتھ ہوگا اور وہ ان منصوبوں کو توڑ دیگا اور تجھے بچائیگا ۔ اب سوچو کہ کونسا منصوبہ ہے جو نہیں کیا گیا بلکہ میرے تباہ اور ہلاک کرنیکے لئے طرح طرح کے مکر کئے گئے چنانچہ خون کے مقدمے بنائے گئے اور آبرو کرنیکے لئے بہت جوڑ توڑ عمل میں لائیگئے اور ٹیکس لگانیکے لئے منصوبے کئے گئے کفر کے فتوے لکھے گئے قتل کے فتوے لکھے گئے لیکن خدا نے سب کو نامراد رکھا وہ اپنے کسی فریب میں کامیاب نہ ہوئے پس اس قدر زور کا طوفان جو بعد میں آیا	۱۹۰۲ء سے اب تک
بقیہ حاشیہ متعلقہ پیشگوئی نمبر ۲۹		جس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا اور پھر باوجود وعدہ چار ہزار روپیہ انعام کے جو قسم کہانے پر ہماری طرف سے تہا قسم نہیں کہائی اور پھر پیشگوئی کے مفہوم کے مطابق میری زندگی میں ہی مر گیا اور پیشگوئی کا خلاصہ یہی تہا کہ فریقین میں سے جو جہوٹا ہے وہ پہلے مریگا سو ثابت ہوئی کہ اس جہان سے گذر گیا اور اس بات پر مہر لگا گیا کہ وہ جہوٹا تہا (۲) دوسرا مکر پادریوں اور مسلمانوں کا یہ تہا کہ ڈاکٹر کلارک نے ایک جہوٹا مقدمہ میرے اقدام	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جن وحی سے میں مشرف کیا گیا ہوں اسی وحی کی خارق عادت پیشگوئیاں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
بقیہ پیشگوئی نمبر ۳۰		مدت دراز پہلے خدا نے اسکی خبر دیدی تہی خدا سے ڈرو اور سچ بولو کہ کیا یہ علم غیب اور تائید الٰہی ہے یا نہیں اور اگر کہو کہ عصمت کا وعدہ چاہتا تہا کہ وہ لوگ کسی قسم کی تکلیف نہ دیں مگر انہوں نے جہوٹے مقدمات کر کے عدالت میں جانے کی تکلیف دی بہت سی گالیاں دیں مقدمات کے خرچ سے نقصان کرایا اسکا جواب یہ ہے کہ عصمت سے مراد یہ ہے کہ بڑی آفتوں سے جو دشمنوں کا اصل مقصود تہا بچایا جاوے دیکہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہی عصمت کا وعدہ کیا گیا تہا حالانکہ اُحد کی لڑائی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت زخم پہونچے تہے اور یہ حادثہ وعدہ عصمت کے بعد ظہور میں آیا تہا اسی طرح اللہ تعالی نے حضرت عیسیٰ کو فرمایا تہا اِذْ کَفَفْتُ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ عَنْکَ یعنی یاد کر وہ زمانہ کہ جب بنی اسرائیل کو جو قتل کا ارادہ رکھتے تہے مینے تجہ سے روک دیا حالانکہ تواتر قومی سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح کو یہودیوں نے گرفتار کر لیا تہا اور صلیب پر کہینچ دیا تہا لیکن خدا نے آخر جان بچادی پس یہی معنی اِذْ کَفَفْتُ کے ہیں جیسا کہ واللّٰہ یعصمک من الناس کے ہیں	
بقیہ حاشیہ متعلقہ پیشگوئی نمبر ۲۹		قتل کی نسبت دائر کیا اور تمام مخالف مسلمان اس کے حامی ہو گئے اور بعض مولویوں نے عدالت میں اسکی طرف سے میرے برخلاف گواہی دی مگر آخر وہ مقدمہ جہوٹا ثابت ہوا اور خارج ہو گیا سو تم اس پیشگوئی کی شان دیکہو کہ ان مقدمات سے کئی سال پہلے خبر دی گئی کہ اس طرح پر پادری اور مسلمان باہم ملکر تیرے پر مقدمات کرینگے اور خدا ان کے مکر کو پاش پاش کر دیگا ایسا ہی ظہور میں آیا اور پیشگوئی نمبر ۳۰ جو اوپر بیان ہو چکی ہے اس کا ثبوت بہی اسی سے ملتا ہے کہ دشمنوں نے خون کے مقدمات بہی کئے مگر خدا نے مجہے ان سے بہی بچایا ۔	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جن وحی سے میں مشرف کیا گیا ہوں اسی وحی کی خارق عادت پیشگوئیاں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۳۱	۱۸۸۲ و ۱۸۸۳ء	وَاِذْ یَمْکُرُ بِكَ الَّذِیْ کَفَرَ اَوْقِدْ لِیْ یَا هَامَانُ لَعَلِّیْ اَطَّلِعُ اِلٰی اِلٰهِ مُوْسٰی وَاِنِّیْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْکَاذِبِیْنَ + تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۔ مَا کَانَ لَهٗ اَنْ یَّدْخُلَ فِیْهَا اِلَّا خَائِفًا + وَمَا اَصَابَكَ فَمِنَ اللّٰهِ ۔ اَلْفِتْنَةُ هٰهُنَا فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ اَلَا اِنَّهَا فِتْنَةٌ مِّنَ اللّٰهِ + یُحِبُّ حُبًّا جَمًّا ۔ حُبًّا مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْاَکْرَمِ عَطَاءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ + شَاتَانِ تُذْبَحَانِ وَکُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ ترجمہ اور یاد کر وہ زمانہ جبکہ ایک ایسا شخص تجھ سے مکر کریگا کہ جو تیری تکفیر کا بانی ہوگا اور اقرار کے بعد منکر ہو جائیگا (یعنی مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی) اور وہ اپنے رفیق کو کہے گا (یعنی مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی کو) کہ اے ہامان میرے لئے آگ بھڑکا یعنی کافر بنانے کے لئے فتویٰ دے میں چاہتا ہوں کہ موسیٰ کے خدا کی تفتیش کروں اور میں گمان کرتا ہوں کہ وہ جھوٹا ہے۔ اس جگہ خدا تعالیٰ نے میرا نام موسیٰ رکھا تا اس بات کیطرف اشارہ کرے کہ جس نظر سے یعنی نہایت تحقیر اور استخفاف سے فرعون نے موسیٰ کو دیکھا تھا اور کہتا تھا کہ یہ میرا ہی پرورش یافتہ ہے اور میں ہی اسکو ہلاک کرونگا یہی طریق محمد حسین نے اختیار کیا اور نیز اس فتح کیطرف اشارہ ہے جو مقدر تھا کہ مجھے موسیٰ کی مانند فرعون پر حاصل ہوگی۔ اور پھر مجھے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ٹھہرا کر تبت یدا ابی لہب وتب فرمایا یعنی	پہلے مولوی محمد حسین بٹالوی نے فتویٰ تکفیر میری نسبت شائع کیا اور نذیر حسین دہلوی نے فتویٰ دیا۔
زندہ گواہ رویت نمبر ۳۱		پیشگوئی نمبر ۳۱ کا ثبوت خود مولوی محمد حسین بٹالوی نے اپنے ہاتھ سے دیا کہ میرے لئے کفرنامہ لکھا اور کافر ٹھہرایا۔ پھر بعد اس کے بحکم حاکم تکذیب اور تکفیر سے روکا گیا۔ جیسا کہ پیشگوئی میں بیان تھا۔	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جن وحی سے میں مشرف کیا گیا ہوں اسی وحی کی خارق عادت پیشگوئیاں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
بقیہ پیشگوئی نمبر ۳۱		ہلاک ہو گئے دونوں ہاتھ ابی لہب کے یعنی بیکار ہو گئے اور وہ بھی ہلاک ہو گیا یعنی ضلالت کے گڑھے میں گرا اسکو نہیں چاہئے تھا کہ اس معاملہ میں دخل دیتا مگر ڈرتے ڈرتے۔ اور جو کچھ تجھے دکھ پہنچے گا وہ تو خدا تعالیٰ کیطرف سے ہے یہ تیرے لئے ایک فتنہ ہوگا پس صبر کر جیسا کہ اولوالعزم نبیوں نے صبر کیا وہ خدا کی طرف سے ابتلا فتنہ ہے تا وہ بہت ہی تجھ سے پیار کرے اس خدا کا پیار جو عزیز اور بزرگ ہے اور یہ وہ نعمت ہے جو کبھی نہیں چھینی جائیگی۔ اس جماعت میں سے دو بکریاں ذبح کی جائینگی ہر ایک جاندار آخر مرنیکو ہے۔ دیکھو اب اس پیشگوئی پر انصاف سے غور کرو کہ اس زمانہ سے پہلے کی یہ پیشگوئی ہے کہ جب مولوی محمد حسین نے براہین احمدیہ پر ریویو لکھا تھا اور یہ پیشگوئی بھی پڑھی تھی کیا بغیر خدا کے کسیکا کام ہے کہ اس پوشیدہ غیب کی خبر دیوے جسکی کسیکو بھی اطلاع نہیں تھی۔ براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۰	
پیشگوئی نمبر ۳۲	۶ فروری ۱۸۹۸ء	خدا نے عالم رویا میں اپنی وحی خاص سے میرے پر ظاہر کیا کہ پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگائے گئے ہیں اور وہ درخت نہایت بدشکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک اور چھوٹے قد کے ہیں۔ میں نے بعض لگانیوالوں سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہیں اونہوں نے جواب	
زندہ گواہ رویت نمبر ۳۲		پیشگوئی نمبر ۳۱ کا ثبوت گذر چکا ہے اور پیشگوئی نمبر ۳۲ کو ہم نے اپنے اشتہار ۶ر فروری ۱۸۹۸ء اور ۱۷ر مارچ ۱۸۹۸ء میں شایع کیا تھا جو بہت صفائی سے پوری ہوگئی۔ جب یہ پیشگوئی ۶ر فروری ۱۸۹۸ء میں شایع ہوئی تب پنجاب میں صرف دو ضلع آلودہ تھے	

پیشگوئی نمبر ۳۲

دیا کہ یہ طاعون کے درخت ہیں جو عنقریب ملک میں پہیلنے والی ہے اور الہام ہوا کہ الامراض تشاع والنفوس تضاع ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم انہ اوی القریۃ یعنے یہ طاعون جو ملک میں شروع ہو گئی ہے یہ کبھی دور نہیں ہو گی اور یہ مرض پہیل جائیگی اور بہت موتین ہونگی اور کم نہیں ہونگی۔ جبتک لوگ اپنے اعمال کی اصلاح نہ کرین مگر اس قادر خدا نے قادیان کو متفرق اور منتشر ہونے سے بچا لیا ہے یعنے قادیان پر ایسی تباہی نہین آئیگی کہ اس قصبہ کو بکلی برباد کر دے اور فنا کر دے اور منتشر کر دے اور قادیان بکلی طاعون سے محفوظ بھی رہ سکتی ہے مگر بشرط توبہ یعنی اس شرط سے کہ تمام لوگ اپنی بدزبانیون اور بداعمالیون اور خباثتون سے توبہ کر لین۔ دیکھو اشتہار طاعون شایع کردہ ۶ فروری ۱۸۹۸ء و ۱۷ مارچ ۱۹۰۱ء۔ یہ رویا اور الہام تہا کہ مجھے دکہایا گیا اور بتایا گیا اور پہر اشتہار ۶ فروری ۱۸۹۸ء سے اور ۴ برس کے بعد عام طور پر پنجاب مین طاعون پہیل گئی چنانچہ یکم اکتوبر ۱۹۰۱ء سے ۱۹ جولائی ۱۹۰۲ء تک عرصہ پونے دس ماہ مین اس قدر پہیل گئی کہ کل ۲۳ اضلاع پنجاب کے اس سے آلودہ ہو گئے۔ دیکہو سرکاری نقشہجات متعلقہ طاعون پنجاب پس یہ پیشگوئی ایسے وقت مین کی گئی تہی یعنی فروری ۱۸۹۸ء مین جبکہ تمام پنجاب مین صرف دو ضلعے طاعون سے آلودہ تہے دیکہو اخبار عام ۴ اگست ۱۹۰۲ء جسمین یہ سرکاری شہادت درج ہے

مگر بعد اسکے پنجاب کے ۲۳ ضلعے اس مرض سے آلودہ ہو گئے اور پونے دس ماہ مین تین لاکہ سولہ ہزار کیس ہوئے اور دو لاکہ اٹہارہ ہزار سات سو ننانوے فوتیان ہوئین۔ دیکہو سرکاری نقشہجات۔

پیشگوئی نمبر ۳۳ — آج سے نو برس پہلے

اسی طرح اس زمانہ مین جبکہ بمبئی مین بہی طاعون کا نام و نشان نہ تہا طاعون کے آنیکے لئے دعا کیگئی اور وہ دعا منظور ہو گئی چنانچہ ۱۳۱۱ ہجری مین جسکو نو برس ہو گئے یہ دعائیہ شعر حمامۃ البشریٰ میں موجود ہے۔

فلما طغی الفسق المبید بسیلہ تمنیت لو کان الوباء المتبر

دیکہو صفحہ اول قصیدہ حمامۃ البشریٰ یعنے جب فسق کا طوفان برپا ہوا تو مینے خدا سے چاہا کہ طاعون آوے

چند سال کے بعد اول بمبئی مین طاعون پھوٹ پڑی۔

پیشگوئی نمبر ۳۴ — ۱۸۹۷ء

ایسا ہی طاعون کے بارے مین رسالہ سراج منیر مین صفحہ ۵۹ مین پیشگوئی کی گئی ہے کہ جن لوگون نے لیکہرام کے متعلق کی پیشگوئی کو قبول نہین کیا تہا انپر بہی طاعون کی بلا نازل ہو گی جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے ان الذین اتخذوا العجل سینالھم غضب من ربھم وذلۃ فی الحیوۃ الدنیا یعنے جنہون نے گوسالہ کو عزت دی اور اسکی پرستش کی ان پر غضب آئیگا اور ذلت کی مار ان پر پڑیگی سو دنیا مین غضب نازل ہونے سے مراد طاعون ہے اور اسی کتاب کے صفحہ ۶۰ مین طاعون کی نسبت یہ الہام بہی لکہا تہا یا مسیح الخلق عدوانا یعنے طاعون کے غلبہ کے وقت لوگ کہین گے کہ اے مسیح ہماری شفاعت کر۔ اور اس کتاب کے شایع کرنے پر آج سے جو ۱۸ جولائی ۱۹۰۲ء ہے پانچ برس گذر گئے

اس پیشگوئی سے چند سال بعد پنجاب مین طاعون پہیل گئی۔

ان دونون پیشگوئیون نمبر ۳۳ و ۳۴ کے ثبوت مین سرکاری نقشہجات کافی ہین جن کا ہم صفحہ ۱۵۳ و ۱۵۴ مین ذکر کر آئے ہین۔

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے میں مشرف کیا گیا ہوں اسی وحی کی خارق عادت پیشگوئیاں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۳۳		اور اس زمانہ میں طاعون کے پھیلنے کی کچھ بھی امید نہ تھی پس دیکھو یہ کیسی قدر عظیم الشان غیب کی خبریں ہیں جو برابر بائیس برس سے مسلسل طور پر شائع ہو رہی ہیں اور متواتر خبر دی گئی کہ ملک میں طاعون آنیوالی ہے	
پیشگوئی نمبر ۳۴	۱۳۱۱ ہجری	عرصہ نو برس کا جاتا ہے کہ کتاب سر الخلافہ کے صفحہ ۶۲ میں مخالفوں پر تباہی پڑنے اور نیز طاعون نازل ہونے کیلئے دعا کی گئی تھی سو اب تک ہزارہا مخالف طاعون اور دوسری آفات سے ہلاک اور تباہ ہو چکے ہیں اور وہ دعا یہ ہے وخذ ربّ من عادی الصلاح ومفسدا ونزّل علیه الرجز حقا ودمّر وفرّج کروبی یا کریمی ونجّنی ومزّق خصیمی یا الٰہی وعفّر ترجمہ۔ یعنی اے میرے خدا ہر ایک پر جو مفسد ہے طاعون نازل کر یا کسی دوسری موت سے ہلاک کر یا کوئی اور مواخذہ کر اور مجھے غموں سے نجات بخش اور میرے دشمن کو پارہ پارہ کر اور خاک میں ملا دے اور خاک سے آلودہ کر اور خاک میں غلطاں پیچاں کر۔ سو ملک میں طاعون نازل ہو کر ہزارہا بخیل جو ہمارے سلسلہ کے دشمن تھے طاعون سے فوت ہو گئے ابھی آئندہ کی خبر نہیں ماسوا اسکے جو منتخب مولوی تھے بعض انہیں اندھے ہو گئے اور بعض کانے ہو گئے اور بعض دیوانے اور بہت سے انہیں سے مر گئے چنانچہ برطبق اس دعا کے مولوی شاہدین دیوانہ ہو گیا۔ رشید احمد اندھا ہو گیا۔	طاعون کے دنوں میں
زندہ گواہ رویت		پیشگوئی نمبر ۳۵ کے ثبوت کے لئے بھی سرکاری نقشہ جات کافی ہیں۔ اور یہ پیشگوئی کتاب سر الخلافہ میں موجود ہے۔	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے میں مشرف کیا گیا ہوں اسی وحی کی خارق عادت پیشگوئیاں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۳۵		محمد بخش طاعون سے مرا تینوں مولوی لودھیانہ کے ہلاک کیئے گئے محمد حسن بھیں ہلاک کیا گیا۔ غلام دستگیر قصوری ہلاک کیا گیا۔ محی الدین لکھو کے والا ہلاک کیا گیا۔ اور اصغر علی کی ایک آنکھ جاتی رہی۔ اور مولوی محمد حسین عفر کی دعا کے نیچے آگیا کیونکہ عفر لغت عرب میں خاک آلودہ کرنے کو کہتے ہیں سو وہ تکفیر کی جمعداری سے بحکم حاکم روکا گیا اور زمینداری کی گرد و غبار میں آلودہ کیا گیا کیونکہ خاک میں غلطاں پیچاں ہونا لوازم زمینداری میں سے ہے وجہ یہ کہ ہر وقت خاک سے ہی کام پڑتا ہے اس قدر تو وقوع میں آگیا ابھی معلوم نہیں کہ اس کا حصہ اور کس قدر باقی ہے	
پیشگوئی نمبر ۳۶	۱۳۱۱ھ	کتاب نور الحق کے صفحہ ۳۵ سے ۳۸ تک بذریعہ الہام الٰہی طاعون کی خبر دی گئی ہے جو چھ برس بعد ظہور میں آئی۔ صفحہ ۳۵ میں یہ عبارت ہے اِعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ نَفَثَ فِیْ رَوْعِیْ اَنَّ ھٰذَا الْخُسُوْفَ وَالْکُسُوْفَ فِیْ رَمَضَانَ اٰیَتَانِ مُخَوِّفَتَانِ لِقَوْمٍ اتَّبَعُوا الشَّیْطَانَ ... وَلٰکِنْ اَبَوْا فَاِنَّ الْعَذَابَ قَدْ حَانَ۔ ترجمہ۔ خدا نے اپنے الہام کے ساتھ میرے دل میں پھونکا ہے کہ خسوف کسوف ایک عذاب کا مقدمہ ہے یعنی طاعون کا جو قریب ہے۔	طاعون کے دنوں میں
زندہ گواہ رویت		پیشگوئی نمبر ۳۵ کا ثبوت گذر چکا ہے وہی ثبوت پیشگوئی نمبر ۳۶ کا ہے	

نمبر شمار پیشگوئی	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے مین مشرف کیا گیا ہون اُسی وحی کی خارق عادت پیشگوئیان جو نہایت صفائی سے ظہور میں آچکین	تاریخ ظہور پیشگوئی
تتمہ پیشگوئی نمبر ۱۳	۱۸۸۳ء	پنڈت دیانند آریون کے سرگروہ کی وفات کی خبر تین ماہ اسکے مرنے سے پہلے دیگئی اور لالہ شرمپت وغیرہ آریون ساکنان قادیان کو وہ پیشگوئی سنائی گئی۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۳۵۔ یہ لوگ اگر حلف دی جاوے تو سچ سچ کہہ دینگے پنڈت دیانند کے مرنے پر ہمین بہت افسوس ہوا اسلئے کہ وہ ہماری چند سوالات کے جواب دینے سے پہلے ہی گذر گیا ایک یہ سوال تہا کہ آواگون یعنے شامت اعمال سے جون بدلنا یہانتک کہ کیڑے مکوڑے کتّے بلّے بنجانا یہ تو بقول آریہ صاحبان کروڑہا برسون سے ان کے گلے پڑا ہوا ہے لیکن باوجودیکہ وہ معدودی چند تہے غیر محدود نہ تہے اب تک نجات نہین ہوئی۔ یا تو پرمیشر نجات دینا نہین چاہتا یا کوئی قاعدہ نجات کا وید مین مقرر نہین اور ظاہر ہے کہ بغیر یقین کے انسان گناہ سے ترک نہین سکتا سو وید نے کوئی ذریعہ پرمیشر پر یقین لانے کا پیش نہین کیا اس لئے آریون کے پاس خداشناسی کا کوئی یقینی طریق نہین پس شاید یہ ہے کہ ان کروڑون کی ابتک خلاصی نہین ہوتی ایک تو یہی سوال تہا۔ دوسرا یہ کہ آریہ کی عورت ایک ہی وقت مین ایک خاوند اور ایک اور شخص بطور یارانہ رکہہ سکتی ہے۔ کیا یہ دیوثی نہین۔ تیسرا یہ کہ اگر پرمیشر روحون کا پیدا کرنیوالا نہین اور روحین کسی وقت گناہ سے نجات پا سکتی ہین تو جیسا کہ وید کا اصول ہے دنیا کا سلسلہ ہمیشہ	۳۰ اکتوبر ۱۸۸۳ء بیان پیشگوئی سے قریباً تین ماہ بعد
زندہ گواہ رویت نمبر ۳۵		اس پیشگوئی کا گواہ لالہ شرمپت آریہ اور چند مسلمان ہین لیکن شرمپت کی گواہی مضبوط ہے صرف قسم کی حاجت ہے۔	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے مین مشرف کیا گیا ہون اُسی وحی کی خارق عادت پیشگوئیان جو نہایت صفائی سے ظہور میں آچکین	تاریخ ظہور پیشگوئی
بقیہ تتمہ پیشگوئی نمبر ۱۳		کے لئے چل نہین سکتا اور پرمیشر خالی ہاتہہ رہ جاتا ہے کیونکہ جو شخص گناہ سے نجات پاگیا وہ تو پرمیشر کے ہاتہہ سے گیا اس لئے کہ اسکا کوئی گناہ نہین رہا لہذا وہ دوبارہ دنیا مین نہین آسکتا اور اس سے وید کا یہ اصول جہوٹا ہوتا ہے کہ روحین بار بار دنیا مین آتی ہین ان باتون مین سے کسی بات کا جواب دیانند نے نہ دیا اور اجمیر مین جاکر نامرادی کیحالت مین مرگیا۔	
تتمہ پیشگوئی نمبر ۱۴	۱۸۸۶ء	ایک دفعہ یہ وحی الٰہی میری زبان پر جاری ہوئی کہ عبداللہ خان ڈیرہ اسمٰعیلخان سو صبح کا وقت تہا اور اتفاقاً چند ہندو اسوقت موجود تہے ان مین سے ایک ہندو کا نام بشنداس تہا مینے سب کو اطلاع دی کہ خدا نے مجہے یہ سمجہایا ہے کہ آج اس نام کے ایک شخص کیطرف سے کچہہ روپیہ آئے گا۔ بشنداس بول اٹہا کہ مین اس بات کا امتحان کرونگا اور مین ڈاکخانہ مین جاؤن گا۔ چونکہ قادیان مین ڈاک اُن دنون دوپہر کے بعد دو بجے آتی تہی وہ اوسی وقت ڈاکخانہ مین گیا اور جواب لایا کہ ڈاک منشی کی زبانی معلوم ہوا کہ درحقیقت ڈیرہ اسمٰعیل خان سے ایک شخص عبداللہ خان نے جو اکسٹرا اسسٹنٹ ہے روپیہ بہیجا ہے اور پہر اوس نے بہت متعجب اور حیرت زدہ ہوکر پوچہا کہ یہ کیونکر معلوم ہوگیا	
زندہ گواہ رویت نمبر ۳۶		اس پیشگوئی نمبر ۱۴ کا وہی لشنداس گواہ ہے جو ساکن قادیان ہے اور اب تک زندہ موجود ہے۔	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جن وحی سے میں مشرف کیا گیا ہوں اسی وحی کی خارق عادت پیشگوئیاں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
		مینے جواب دیا کہ وہ خدا جسکو تم لوگ نہیں پہچانتے اوس نے یہ خبر دی ہے۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۲۲۶ -	
پیشگوئی نمبر ۳۹	۱۸۸۲ء و ۱۸۸۳ء	ایک دفعہ قادیان کا ایک آریہ جو سرگرم آریہ ہے ملاوامل نام مرض دق مین مبتلا ہوگیا اور تپ پیچھا نہیں چھوڑتا تھا اور آثار نومیدی ظاہر ہوتے جاتے تھے چنانچہ وہ ایک دن میرے پاس آکر علاج کا طلبگار ہوا اور پھر اپنی زندگی سے نومید ہوکر بیقراری سے رویا اور مینے اسکے حق مین دعا کی خدا تعالی کیطرف سے جواب آیا قلنا یا نار کونی بردًا و سلامًا یعنے ہم نے کہا کہ اے تپ کی آگ سرد اور سلامتی ہوجا چنانچہ بعد اسکے اسی ہفتہ مین وہ ہندو اچھا ہوگیا اور اب تک زندہ موجود ہے براہین احمدیہ صفحہ ۲۲۶	ایک ہفتہ کے اندر
پیشگوئی نمبر ۴۰	۱۸۸۲ء و ۱۸۸۳ء	جب کتاب براہین احمدیہ کے بعض حصے طیار ہوگئے تو مجھے خیال آیا کہ انکو چھاپ دیا جاوے مگر میرے پاس کچھ سرمایہ نہیں تھا تب مین نے جناب الٰہی مین دعا کی کہ لوگ مدد کی طرف متوجہ ہوں اسی وقت تھوڑی سی غنودگی ہوکر جواب ملا (بالفعل نہیں) تب باوجود بہت سی کوشش کے کسی نے ایک پیسہ بھی نہیں بھیجا اور ایک مدت گذر گئی۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۲۲۵	تین برس [illegible]
زندہ گواہ رویت نمبر ۳۹ و ۴۰		پیشگوئی نمبر ۳۹ کا گواہ خود ملاوامل آریہ ہے اوس کو خوب یاد ہوگا کہ کیسی نومیدی کے وقت مین یہ الہام اسکو بتلایا گیا اور پھر ایک ہفتہ تک اچھا ہوگیا۔ اور پیشگوئی نمبر ۴۰ کے تو بہت گواہ ہین اور بعض اسی جگہ موجود ہین۔	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جن وحی سے میں مشرف کیا گیا ہوں اسی وحی کی خارق عادت پیشگوئیاں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۴۱	۱۸۸۲ء و ۱۸۸۳ء	جب مجھے خدا تعالی کیطرف سے یہ اطلاع ملی کہ بالفعل تمہاری کچھ مدد نہیں کی جاویگی تو ایک مدت تک کوئی بھی میری طرف متوجہ نہ ہوا اور لوگ لاپروائی سے پیش آئے اور کتاب کا چھپنا معرض التوا میں رہا تب ایک دن قریب مغرب کے پھر دعا کے لئے دل میں جوش پیدا ہوا تو خدائے عزّوجل کیطرف سے یہ وحی میرے زبان پر جاری ہوئی هُزّ اِلیکَ بجذع النخلة تساقط علیك رطبًا جنیا دیکھو براہین ۲۲۶ یعنی کھجور کے تنہ کو ہلا تیرے پر تازہ بتازہ کھجورین گرینگی۔ تب مینے چند مشہور لوگون کیطرف خط لکھے تو اس قدر روپیہ آگیا کہ مین پہلا اور دوسرا حصہ براہین احمدیہ کا اس روپیہ کے ذریعہ سے چھاپ سکا مگر ابھی میری حالت معمولی تھی اور صرف ایک پرانے خاندان کی کسی قدر شہرت بعض لوگون کو متوجہ کرنیکے لئے خدا تعالی کے اذن اور حکم سے محرک ہوگئی تھی۔ پھر بعد اسکے خدا تعالی نے ارادہ فرمایا کہ ایک فوق العادت وجاہت کے لحاظ سے مجھے دنیا مین قبولیت بخشے تب اس کے بعد تمام الہام ہوئے جو کہ براہین احمدیہ مین درج ہین یعنے القیت علیك محبّۃ منّی ولتصنع علی عینی سینصرك رجال نوحی الیھم من السماء یاتون من کل فج عمیق۔ یاتیك من کل فج عمیق ولا تصعر لخلق اللّٰہ ولا تسئم من الناس براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۱ و ۲۴۲۔ ترجمہ یعنی مین نے اپنی طرف سے تیری	[illegible] بعد
زندہ گواہ رویت نمبر ۴۱		ڈاکخانون کے رجسٹر اسبات کے گواہ ہین کہ اسکے بعد کس قدر روپیہ آیا اور سرکاری تحریرین گواہ ہین کہ کس قدر مہمان آئے۔	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جن وحی سے میں مشرف کیا گیا ہوں اسی وحی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیاں بتلائیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۴۳		محبت مستعد دلوں میں ڈالدی۔ تاکہ میری آنکھوں کے سامنے تو پرورش پاوے عنقریب تیری مدد وہ لوگ کرینگے جنکی طرف میں وحی بہیجونگا وہ ہر ایک دور کی راہ سے تیرے پاس آئینگے اور انواع اقسام کے تحائف از قسم نقد و جنس ہر ایک راہ سے تیرے پاس لائینگے۔ سو اسکے بعد یہ پیشگوئی ایک تخم کیطرح بڑہتی گئی یہانتک تک کہ ان دنوں میں جو ۱۳۲۴ھ ہجری ہے بمقابل اس زمانہ کے کہ جب دو تین آدمی مجہہ سے تعلق رکہتے تہے اور وہ بہی بعد میں اب ایک لاکہہ سے کچہہ* زیادہ اس جماعت کا عدد پہنچ گیا ہے اور ہر ایک طرف سے جب کوئی انسان آتا ہے یا کسی نئے شخص کیطرف سے کوئی تحفہ آتا ہے تو وہ ایک نشان ظاہر ہوتا ہے اور چونکہ اس جگہ آکر بیعت کرنیوالے پچاس ہزار سے کم نہیں ہونگے اور جو روپیہ اور تحائف متفرق وقتوں میں آئے وہ دس لاکہہ سے کم نہیں ہونگے۔ اسلئے یہ بات بالکل صحیح اور سچ ہے کہ علاوہ ان نشانوں کے جو اس نقشہ میں لکہے گئے ہیں کم سے کم دس لاکہہ اور ایسے نشان ہیں جو الہام یأتون من کل فج عمیق اور یاتیک من کل فج عمیق سے ثابت ہوتے ہیں اور ایک سلسلہ اُن نشانوں کا وہ ہے جو الہام اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ کے ذریعہ سے ظہور میں آئے ہیں اس جگہ ایک اور نکتہ یاد رکہنے کے لایق ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ وحی	

* حاشیہ۔ میں خیال کرتا تہا کہ احاطہ بمبئی میں مجہہ سے بیعت کرنیوالے چہہ سات سے زیادہ نہیں۔ اب سرکاری چٹہی سے معلوم ہوا کہ احاطہ مذکورہ میں بیعت کرنیوالے ۱۱۰۸۷ آدمی ہیں۔ سرکاری تحریر ہے نمبر ۱۹۱۴۳ مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۰۲ء از پونا بجواب چٹہی مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۰۲ء مرقومہ (مفتی محمد صادق صاحب) اسسٹنٹ سکرٹری انجمن اشاعت اسلام التماس ہے کہ فرقہ احمدیہ کی تعداد پہلی مردم شماری میں ۱۱۰۸۷ ہتی۔ دستخط ہیڈ کمپائلر۔ بجای پراونشل سپرنٹنڈنٹ مردم شماری۔

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جن وحی سے میں مشرف کیا گیا ہوں اسی وحی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیاں بتلائیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
		یعنی ھُزِّی اِلَیْکِ بِجِذْعِ النَّخْلَۃِ تُسَاقِطْ عَلَیْکِ رُطَبًا جَنِیًّا یہ حضرت مریم کو اسوقت وحی ہوئی تہی کہ جب اُن کا لڑکا عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوا تہا اور وہ کمزور ہوئی تہیں اور خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں میرا نام بہی مریم رکہا اور مریم صدیقہ کی طرح مجہے بہی حکم دیا کہ وَکُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ الصِّدِّیْقِیْنَ۔ دیکہو صفحہ ۲۴۲ براہین احمدیہ۔ پس یہ میری وحی یعنی ھُزِّی اِلَیْکِ اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ صدیقیت کا جو حمل تہا اُس سے بچہ پیدا ہوا جسکا نام عیسیٰ رکہا گیا اور جبتک وہ کمزور رہا صفات مریمیہ اسکی پرورش کرتی رہیں اور جب وہ اپنی طاقت میں آیا تو اُسکو پکارا گیا یَا عِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ دیکہو صفحہ ۵۵۶ براہین احمدیہ۔ یہ وہی وعدہ تہا جو سورہ تحریم میں کیا گیا اور ضرور تہا کہ اس وعدہ کے موافق اِس اُمت میں سے کسیکا نام مریم ہوتا اور پہر اس طرح پر ترقی کرکے اُس سے عیسی پیدا ہوتا اور وہ ابن مریم کہلاتا سو وہ میں ہوں۔ وحی ھُزِّی اِلَیْکِ مریم کو بہی ہوئی اور مجہے بہی مگر باہم فرق یہ کہ اُسوقت مریم ضعف بدنی میں مبتلا تہی اور میں ضعف حالی میں مبتلا تہا	
پیشگوئی نمبر ۴۴		منجملہ اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان نشانوں کے وہ نشان ہے جو اُس خدائے قادر نے ڈپٹی عبد اللہ آتہم عیسائی کی نسبت ظاہر فرمایا اور اسکی لئے یہ تقریب پیش آئی کہ مئی اور جون ۱۸۹۳ء میں ڈاکٹر مارٹن کلارک کی تحریک سے اسلام اور عیسائیت میں ایک مباحثہ قرار پایا اُس مباحثہ میں	

[illegible]	پیشگوئی نمبر ۴۴ یعنی عبد اللہ آتہم کے متعلق جو میں نے پیشگوئی کی تہی اِس کا ثبوت اُس رسالہ مباحثہ میں موجود ہے جسکا نام جنگ مقدس ہے اور اُسی سے ثابت ہے کہ یہ پیشگوئی کیوں کی گئی یعنی آتہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال کہا تہا اور پہر پیشگوئی کو سنکر قریبا

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جن حق میں شرف کیا گیا اُن اسی حق سے خارق عادت پیشگوئیاں بتلائیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
	[illegible]	عیسائیوں کیطرف سے ڈپٹی عبد اللہ آتھم انتخاب کیا گیا اور مسلمانوں کی طرف سے میں پیش ہوا اور عبد اللہ آتھم نے مباحثہ سے کچھ دن پہلے اپنی کتاب اندرونہ بائیبل میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت دجال کا لفظ لکھا تھا جیسا کہ کتاب جنگ مقدس کے آخری صفحہ میں اُس کا ذکر ہے وہ شرارت اور شوخی اُسکی مجھے تمام ایام بحث میں یاد رہی اور میں دل و جان سے چاہتا تھا کہ اُسکی سرزنش کی نسبت کوئی پیشگوئی خدا تعالیٰ سے پاؤں چنانچہ میں نے آتھم سے ایک دستخطی تحریر بھی اسی غرض سے لی تھی تا وہ پیشگوئی کے وقت عام عیسائیوں کی طرح میری آزار دہی کیلئے کسی عدالت کیطرف نہ دوڑے۔ سو میں پندرہ دن تک بحث میں مشغول رہا اور پوشیدہ طور پر آتھم کی سرزنش کیلئے دعا مانگتا رہا جب بحث کے دن ختم ہو گئے تو میں نے خدا تعالیٰ کیطرف سے اطلاع پائی کہ اگر آتھم اُس شوخی اور گستاخی سے توبہ اور رجوع نہیں کریگا جو اس نے دجال کا لفظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اپنی کتاب میں لکھا تو وہ ہاویہ میں پندرہ مہینہ کے اندر گرایا جائیگا سو یہ امر الٰہی پا کر بحث کے خاتمہ کے دن ایک جماعت کثیر کے روبرو جسمیں عیسائیوں کیطرف سے ڈاکٹر مارٹن کلارک اور بیس کے قریب اور عیسائی تھے اور میری جماعت کے لوگ بھی تیس یا چالیس کے قریب تھے جنمیں سے اخویم مولوی حکیم نور دین صاحب اور اخویم مولوی عبد الکریم اور اخویم	
	[illegible]	ستر آدمیوں کے روبرو رجوع کیا۔ جن میں اخویم مولوی حکیم نور الدین صاحب اور اخویم مولوی عبد الکریم صاحب اور اخویم شیخ رحمت اللہ صاحب مالک بمبئی ہوس لاہور	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جن حق میں شرف کیا گیا اُن اسی حق سے خارق عادت پیشگوئیاں بتلائیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
	[illegible]	شیخ رحمت اللہ صاحب اور اخویم منشی تاج الدین صاحب اکونٹنٹ دفتر ریلوے لاہور اور اخویم عبد العزیز خان صاحب کلارک دفتر اگزیمینر ریلوے لاہور اور اخویم خلیفہ نور دین صاحب وغیرہ مخلص موجود تھے میں نے ڈپٹی عبد اللہ آتھم کو کہا کہ آج یہ مباحثہ منقولی اور معقولی رنگ میں تو ختم ہو گیا۔ مگر ایک اور رنگ کا مقابلہ باقی رہا جو خدا کی طرف سے ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ نے اپنی کتاب اندرونہ بائبل میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال کے نام سے پکارا ہے اور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صادق اور سچا رسول جانتا ہوں اور دین اسلام کو منجانب اللہ یقین رکھتا ہوں۔ پس یہ وہ مقابلہ ہے کہ آسمانی فیصلہ اسکا تصفیہ کریگا اور وہ آسمانی فیصلہ یہ ہے کہ ہم دونوں میں سے جو شخص اپنے قول میں جھوٹا ہے اور ناحق رسول صادق کو کاذب اور دجال کہتا ہے اور حق کا دشمن ہے وہ آج کے دن سے پندرہ مہینہ تک اُس شخص کی زندگی میں ہی جو حق پر ہے ہاویہ میں گرے گا۔ بشرطیکہ حق کیطرف رجوع نہ کرے یعنی راستباز اور صادق نبی کو دجال کہنے سے باز نہ آوے اور بیباکی اور بدزبانی نہ چھوڑے یہ اسلئے کہا گیا کہ صرف کسی مذہب کا انکار کرنا دنیا میں مستوجب سزا نہیں ٹھہر سکتا بلکہ بیباکی اور شوخی اور بدزبانی مستوجب سزا ٹھیراتی ہے غرض جب آتھم کو ایسی مجلس میں جسمیں ستر سے زیادہ آدمی ہونگے یہ پیشگوئی سنائی گئی تو اسکا رنگ فق اور چہرہ زرد ہو گیا اور ہاتھ کانپنے لگے تب اُس نے	
	[illegible]	اور اخویم خلیفہ نور الدین صاحب تاجر جموں اور اخویم منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلہ اور اخویم خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر پشاور اور خلیفہ رجب الدین صاحب لاہور	

نمبر شمار		جس رنگ میں مشرف کیا گیا ان واقعی اعتقاد دلی خارق عادت پیشگوئی کو بتلائیں جس پر حق ہونا ظاہر ہو چکا ہے	تاریخ ظہور پیشگوئی
		بلا توقف اپنی زبان موہنہ سے نکالی اور دونوں ہاتھہ کانوں پر دھر لیئے اور ہاتھوں کو معہ سر کے ہلانا شروع کیا جیسا کہ ایک ملزم خائف ایک الزام سے سخت انکار کر کے توبہ اور انکسار کے رنگ میں اپنے تئین ظاہر کرتا ہے اور بار بار لرزتے ہوئے زبان سے کہتا تہا کہ توبہ توبہ میں بے ادبی اور گستاخی نہین کی اور مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہرگز ہرگز دجال نہین کہا اور کانپ رہا تہا اس نظارہ کو نہ صرف مسلمانوں نے دیکہا بلکہ ایک جماعت کثیر عیسائیوں کی بہی اسوقت موجود تہی جو اس عجز و نیاز کو بہی دیکہہ رہی تہی۔ اس انکار سے اسکا یہ مطلب معلوم ہوتا تہا کہ میری اس عبارت کے جو مینے اندرونہ بائیبل میں لکہی ہے اور معنی ہین بہرحال اسنے اس مجلس مین قریباً ستر آدمی کے روبرو دجال کہنے کے کلمہ سے رجوع کر لیا اور یہی وہ کلمہ تہا جو اصل موجب اس پیشگوئی کا تہا اس لئے وہ پندرہ مہینہ کے اندر مرنے سے بچ رہا کیونکہ جس گستاخی کے کلمہ پر پیشگوئی کا مدار تہا وہ کلمہ اسنے چہوڑ دیا اور ممکن نہ تہا کہ خدا اپنی شرط کو یاد نہ کرے اور اگرچہ رجوع کی شرط سے فائدہ اٹہانیکے لئے اسی قدر کافی تہا مگر آتہم نے صرف یہی نہین کیا کہ اپنے قول دجال کہنے سے باز آیا بلکہ اسی دن سے جو اسنے پیشگوئی کو سنا اسلام پر حملہ کرنا اس نے بکلی چہوڑ دیا اور پیشگوئی کا خوف اسکے دل پر روز بروز بڑہتا گیا یہانتک کہ وہ مارے ڈر کے سراسیمہ ہو گیا اور اسکا آرام اور قرار جاتا رہا اور یہان تک اس نے اپنی حالت مین تبدیلی	ہشتم پیشگوئی ۱۸۹۳ء
	[illegible]	میان محمد چٹو صاحب لاہور اور منشی تاج الدین صاحب لاہور۔ اور مولوی الہ دیا صاحب از لودیانہ۔ اور منشی محمد اروڑا صاحب از کپورتھلہ۔ اور میان محمد خان صاحب از کپورتھلہ	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئیان	جس رنگ میں مشرف کیا گیا ان واقعی اعتقاد دلی خارق عادت پیشگوئیاں بتلائی ہیں جو ہونا ظاہر ہو چکی ہیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
		کی کہ اپنے پہلے طریق کو جو ہمیشہ مسلمانوں سے مذہبی بحث کرتا تہا اور اسلام کے توہین مین کتابین لکہتا تہا بالکل چہوڑ دیا اور ہر یک کلمہ توہین اور استخفاف سے اپنا موہنہ بند کر لیا بلکہ اسکے موہنہ پر موہر لگ گئی اور خاموش اور غمگین رہنے لگا۔ اور اسکا غم اس درجہ تک پہنچ گیا کہ آخرہ زندگی سے نومید ہو کر بے قراری کے ساتہہ اپنے عزیزون کی آخری ملاقات کے لئے شہر بشہر دیوانہ پن کی حالت مین پہرتا رہا اور اُسی پراگندہ حالت مین انجام کار فیروزپور مین فوت ہو گیا۔ اور یہ سوال کہ باوجود اسکے کہ اُسنے اپنی بیباکی کے لفظ سے عام مجلس مین رجوع کر لیا اور بار بار عجز و نیاز سے دجال کہنے کے کلمہ سے بیزاری ظاہر کی تو پہر کیون وہ پکڑا گیا اور کیون جلد انہین دنون مین فوت ہو گیا اسکا جواب یہ ہے کہ چونکہ وہ مباہلہ کا نشانہ ہو چکا تہا لہذا ان پیشگوئیوں کی موافق جو کتاب انجام آتہم کے پہلے صفحہ مین موجود ہین جو آتہم کی زندگی مین ہی پندرہ مہینے گذرنے کے بعد کی گئی تہین اس کا مرنا ضروری تہا کیونکہ ان پیشگوئیون مین صاف لفظون مین لکہا گیا تہا کہ آتہم انکار قسم اور اخفا شہادت اور اعادہ بیباکی کے بعد جلد تر فوت ہو جائیگا پس جبکہ اس نے ارتکاب ان جرائم کا کیا تو ہمارے آخری اشتہار سے سات مہینے بعد فوت ہو گیا اور نیز اسکے لئے اسکا مرنا بہرحال ضروری تہا کہ پیشگوئی کے مضمون مین یہ بات داخل تہی کہ جو جہوٹا ہے وہ صادق سے پہلے مریگا لہذا رجوع کا فائدہ اُس نے صرف اس قدر اٹہایا کہ پندرہ مہینہ مین نہ مرا لیکن بعد مین جبکہ وہ پندرہ مہینہ	ہشتم پیشگوئی ۱۸۹۳ء
	[illegible]	اور شیخ نور احمد صاحب اڈیٹر اخبار ریاض ہند امرتسر و مالک مطبع ریاض ہند امرتسر اور میان نبی بخش صاحب تاجر پشمینہ امرتسر اور میان قطب الدین مس گر امرتسر	

تاریخ ظہور پیشگوئی	جس وحی سے مین مشرف کیا گیا ہون اوسی وحی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیان بتلائی ہین جو دنیا پر ظاہر ہو چکین	تاریخ بیان پیشگوئی	نمبر شمار
	کے گذرنیکے پیچہے اپنے رجوع پر بہی قائم نہ سکا اور اسکے دل مین وہ خوف نہ رہا جو پندرہ مہینہ کی میعاد کے اندر تہا اور جہوٹہہ بولا اور کہا کہ مین پیشگوئی سے ہرگز نہین ڈرا اور جب چار ہزار روپیہ نقد دینے کی وعدہ سے قسم کیلئے بلایا گیا تو قسم بہی نہ کہائی۔ لہٰذا خدا نے انکار اور اخفاء شہادت اور بیباکی کے بعد ہمارے آخری اشتہار سے سات ماہ کے اندر یعنے پندرہ مہینے کے اندر ہی ماردیا اور ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو بمقام فیروزپور اسکی زندگی کا خاتمہ ہوگیا۔ اس صورت مین جو پندرہ مہینے پیشگوئی کے لئے مقرر ہوئے تہے آخر آتہم اس دائرہ کے اندر ہی مرا اور پندرہ مہینہ کی میعاد بہرصورت قایم رہی یہ پیشگوئی خدا تعالی کیطرف سے جمالی رنگ مین تہی یعنے رفق اور نرمی کے لباس مین چونکہ آتہم نے اپنی روش مین نرمی اختیار کی اور اُس سخت گندہ زبانی کو اختیار نہ کیا جسکو لیکہرام نے اختیار کیا تہا اسلئے خدا تعالی نے بہی اس سے نرمی کا ہی برتاؤ کیا اور اسکو مہلت دینے اور آخر مارنے سے جمالی رنگ کا نشان دکہلایا لیکن لیکہرام نہایت دریدہ دہن اور بدزبان تہا اس لئے خدا نے جلالی رنگ کا نشان اسمین دکہلا دیا اور جب نادانون اور اندہون نے اُس جمالی نشان کا قدر نہ کیا کہ جو بذریعہ آتہم ظاہر ہوا تو خدا نے اوس کے بعد لیکہرام کی موت کا نشان جو ہیبت ناک اور جلالی تہا ظاہر کردیا۔		تتمہ پیشگوئی نمبر ۴۲
مفتی محمد صادق صاحب صاحبزادہ سراج الحق صاحب قاضی ضیاء الدین صاحب مولوی عبداللہ سنوری صاحب۔ شیخ چراغ علی صاحب ۔ وغیرہ اس پیشگوئی کے گواہ ہین۔			زندہ گواہ رویت نمبر ۴۲

تاریخ ظہور پیشگوئی	جس وحی سے مین مشرف کیا گیا ہون اوسی وحی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیان بتلائی ہین جو دنیا پر ظاہر ہو چکین	تاریخ بیان پیشگوئی	نمبر شمار
ہمارے آخری اشتہار سے چند ماہ بعد پیشگوئی پوری ہوئی۔ ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو [illegible] پیشگوئی چار سال کے بعد پوری ہوئی	جب عیسائیون نے آتہم کے نشان کو جو صاف اور روشن تہا اپنے ظلم اور افترا سے پوشیدہ کرنا چاہا اور نادان مسلمان بہی اونکے ساتہ مل گئے اور خدا کے بزرگ نشان کو قبول نہ کیا بلکہ بڑا فتنہ برپا کیا اور اس بات کو کسی نے نہ سوچا کہ پیشگوئی کا اصل مدعا تو یہہ تہا کہ کاذب صادق کی زندگی مین ہی مریگا اور وہ وقوع مین آگیا اور نہ یہ سوچا کہ آتہم نے تو ایک بہری مجلس مین دجال کہنے سے رجوع کرلیا جو اس پیشگوئی کا اصل موجب تہا تو پہر وہ شرط سے کیون فائدہ نہ اوٹہاتا۔ غرض جب خدا کی پیشگوئی کو لوگون نے مشتبہ کرنا چاہا تو خدا تعالی نے گواہی کے طور پر ایک دوسری پیشگوئی کو ظاہر فرمایا یعنے لیکہرام کی نسبت پیشگوئی جو بہت قوت اور شوکت سے جلالی رنگ مین ظاہر ہوئی۔ پس واضح ہو کہ منجملہ ہیبت ناک اور عظیم الشان نشانون کے پنڈت لیکہرام کی موت کا نشان ہے جسکی بنیاد پیشگوئی میری کتابین برکات الدعاء اور کرامات الصادقین اور آئینہ کمالات اسلام ہین جنمین قبل از وقوع خبر دی گئی ہے کہ لیکہرام قتل کے ذریعہ سے چھ سال کے اندر اس دنیا سے کوچ کریگا اور وہ عید سے دوسرا دن ہوگا تا یہ صورت اس بات پر دلالت کرے کہ جس دن مسلمانون کے گہر مین عید ہوگی اُس سے دوسرے دن ہندوؤن کے گہر مین ماتم ہوگا اور یہ پیشگوئی نہ صرف میری کتابون مین درج ہوگئی بلکہ لیکہرام نے خود اپنی کتاب مین نقل کرکے	۲۲ فروری ۱۸۹۳ء [illegible]	پیشگوئی نمبر ۴۳
پیشگوئی نمبر ۴۳ کے گواہ لاکہون ہین کیونکہ بذریعہ اشتہارات وکتب جن کا حوالہ متن مین آیا ہے۔ اس کو کثرت سے شایع کیا گیا تہا اور لیکہرام نے خود بہی اسکو اپنی کتاب مین			زندہ گواہ رویت نمبر ۴۳

تاریخ ظہور پیشگوئی	جن جن پیشگوئیوں کا پورا ہونا بتلایا گیا	تاریخ بیان پیشگوئی	نمبر شمار
	اپنی قوم میں اس پیشگوئی کی قبل از وقوع شہرت دیدی اور جسقدر اس پیشگوئی کے وقوع کی شہرت ہوئی اسکے بیان کی اس سے کم شہرت نہ تھی البتہ وقوع کے وقت آریوں میں سخت ماتم ہوا اور ماتم کے ذریعہ سے انہوں نے اور بھی شہرت دی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ برٹش انڈیا کے تمام ہندو مسلمان اور عیسائی بلکہ ہماری گورنمنٹ خود اس نشان کی گواہ بن گئی ۔ اللہ اللہ یہ کیسا ہیبتناک اور دہشتناک نشان ظاہر ہوا جس نے آنکھوں والوں کو خدا کا چہرہ دکھا دیا ۔ واضح ہو کہ لیکھرام ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا سخت دشمن اور بدزبان تھا وہ آریوں کا ایک بڑا ایڈووکیٹ اور لیکچرار تھا اور جابجا تقریریں کرتا پھرتا تھا اور کئی ایک کتابیں بھی اسلام کے برخلاف لکھی تھیں لیکن نرا گوسالہ تھا فہم اور علم اسکے نزدیک نہیں آیا تھا اور اسکے پاس بجز بدزبانی اور فحش گوئی اور نہایت قابل شرم گالیوں کے اور کچھ نہ تھا اور یہاں قادیان میں بھی مباحثہ کے لئے آیا اور پھر نشان کا طلبگار ہوا ۔ اور جب اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں یہ لکھا گیا کہ لیکھرام پشاوری اور بعض دیگر آریوں کے قضا و قدر کے متعلق کچھ تحریر ہوگا ۔ اگر کسی صاحب پر ایسی پیشگوئی شاق گذرے تو وہ اطلاع دیں تا اسکی نسبت کوئی پیشگوئی شایع نہ کی جائے تو اس پر پنڈت لیکھرام کا کارڈ پہنچا کہ میں اجازت دیتا ہوں کہ میری موت کی نسبت پیشگوئی کی جائے مگر میعاد مقرر ہونی چاہئے پھر رسالہ کرامات الصادقین مطبوعہ صفر ۱۳۱۱ ہجری میں یہ پیشگوئی درج		[illegible]	

شایع کیا تھا اور کئی اخباروں میں یہ پیشگوئی بھی شایع ہوئی تھی اُسکے پورا ہونے پر کئی ہزار آدمیوں نے جو ہماری جماعت میں سے نہ تھے ۔ اور جن میں سے بہت سے ہندو

تاریخ ظہور پیشگوئی	جن جن پیشگوئیوں کا پورا ہونا بتلایا گیا	تاریخ بیان پیشگوئی	نمبر شمار
	کی گئی جسکے الفاظ یہ ہیں وعدنی ربی واستجاب دعائی فی رجل مفسد عدو اللہ ورسولہ المسمی لیکھرام الفشاوری واخبرنی انہ من الھالکین ۔ انہ کان یسب نبی اللہ ویتکلم فی شانہ بکلمات خبیثۃ ۔ فدعوت علیہ فبشرنی ربی بموتہ فی ست سنین ان فی ذلک لاٰیۃ للطالبین یعنی خدا تعالیٰ نے ایک اللہ اور رسول کے دشمن کے بارے میں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نکالتا ہے اور ناپاک کلمے زبان پر لاتا ہے جسکا نام لیکھرام ہے مجھے وعدہ دیا اور میری دعا سُنی اور جب میں نے اُس پر بددعا کی تو خدا نے مجھے بشارت دی کہ وہ چھہ سال کے اندر ہلاک ہو جائیگا یہ اُن کے لئے ایک نشان ہے جو سچے مذہب کو ڈھونڈتے ہیں پھر اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء مشمولہ کتاب آئینہ کمالات اسلام میں یہ پیشگوئی شایع کیگئی تھی کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار پر لیکھرام نے بڑی لیری سے ایک کارڈ ہمارے نام لکھا تھا کہ جو موت کی پیشگوئی میری نسبت چاہو شایع کردو سو اسکی نسبت جب توجہ کیگئی تو اللہ جل شانہ کی طرف سے یہ الہام ہوا عجل جسد لہ خوار ۔ لہ نصب و عذاب یعنی یہ ایک گوسالہ سامری ہے جو مردہ ہو کر پھر آواز نکالتا ہے یعنی روحانیت سے بے بہرہ اور بے جان ہے اور اُس گوسالہ سامری کی طرح اسکا انجام عذاب ہے یہ اشارہ اس بات کیطرف تھا کہ جیسا گوسالہ سامری شنبہ کے		[illegible]	

بھی تھے یہ شہادت دی کہ واقعی یہ پیشگوئی پوری ہوئی ۔ ان میں سے چند ایک کے نام کتاب تریاق القلوب میں (قریباً تین سو کے) چھپے ہوئے ہیں

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے میں مشرف کیا گیا ہوں اسی وحی کی خارق عادت پیشگوئیاں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
[illegible] ۳۸		دن ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا ویسا ہی یہ بھی ٹکڑے ٹکڑے کیا جائیگا اور پھر آگ میں جلایا جائیگا۔ غرض یہ اسکے قتل کیطرف اشارہ تھا یعنے یہ کہ وہ گوسالہ سامری کیطرح نہایت سختی سے ٹکڑے ٹکڑے کیا جائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا لیکھرام نہایت سختی سے کاٹا گیا اور اسکے کاٹے جانے کا دن شنبہ تھا اور شنبہ سے پہلے مسلمانوں کی عید تھی اور گوسالہ سامری کے کاٹے جانیکی بھی یہی تاریخ تھی یعنے شنبہ کا دن تھا اور یہودیوں کی عید بھی تھی اور گوسالہ سامری ٹکڑے کرنے کے بعد جلایا گیا تھا۔ ایسا ہی سارا معاملہ لیکھرام کے ساتھ ہوا کیونکہ اول قاتل نے اسکی انتڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کیا پھر ڈاکٹر نے اسکے زخم کو چھری کے ساتھ زیادہ کھولا۔ پھر لاش پر ڈاکٹری امتحان کی چھری چلی پھر وہ آگ میں جلایا گیا اور بالآخر گوسالہ سامری کیطرح دریا میں ڈالا گیا اور جیسا کہ گوسالہ سامری کے بعد قوم اسرائیل میں سخت طاعون پڑی تھی کیونکہ انہوں نے اس بت کو خدا کے مقابل عظمت دی ایسا ہی جب قوم نے لیکھرام کو عظمت دی تو پھر بعد اسکے طاعون پڑی کیونکہ انہوں نے خدائے ذوالجلال کی پیشگوئی کو تحقیر کی نظر سے دیکھا اور اس شخص کو جسکا نام خدا نے گوسالہ سامری رکھا تھا بہت بزرگی کے ساتھ یاد کیا اور اشتہار میں اس الہام کے بعد یہ لکھا گیا تھا کہ آج ۲۰ رفروری ۱۸۹۳ء کو جب لیکھرام کے عذاب کا وقت معلوم کرنیکے لئے توجہ کیگئی تو خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا کہ آج سے چھ برس	
[illegible]	اسجگہ بطور نمونہ چند ایک کے نام درج کرتے ہیں ورنہ اصل میں ہندوؤں مسلمانوں یا عیسائیوں کا اور دیگر مذاہب کا کوئی گھر ہوگا جس میں اِس		

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے میں مشرف کیا گیا ہوں اسی وحی نے خارق عادت پیشگوئیاں مجھے بتلائیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
[illegible] ۳۸		کے عرصہ تک اس شخص پر ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی ہیں ایک ایسا عذاب نازل ہوگا جو معمولی تکالیف سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہوگا اور تاکیداً اس اشتہار میں لکھا گیا تھا کہ اگر میں اس پیشگوئی میں کاذب نکلا تو ہر ایک سزا کے بھگتنے کیلئے طیار ہوں اور میں اس عذاب پر راضی ہونگا کہ میرے گلے میں رسہ ڈالکر مجھے پھانسی دیا جاوے اور اس پیشگوئی کے ساتھ آتھم کی پیشگوئی کیطرح کوئی شرط نہ تھی بلکہ قطعی اور اٹل طور پر در صورت تخلف سخت سے سخت سزا اپنے لئے قبول کر کے پیشگوئی شائع کیگئی تھی اور اسی اشتہار مورخہ ۲۰ رفروری ۱۸۹۳ء کے سرے پر ایک نظم بھی لکھی گئی تھی جو لیکھرام کی صورت موت پر بلند آواز سے دلالت کرتی ہے اور اسی نظم میں اس مقام پر جہاں بطور پیشگوئی تیغ براں کا فقرہ لکھا گیا ہے ایک ہاتھ بنایا گیا تھا جو لیکھرام کیطرف اشارہ کرتا تھا اور ظاہر کرتا تھا کہ یہ شخص قتل کی موت سے مریگا۔ اب ہم اس نظم کو جو ہماری کتاب آئینہ کمالات اسلام میں معہ نشان ہاتھ نو برس سے شائع ہو چکی ہے اس جگہ دوبارہ لفظ بلفظ نقل کر دیتے ہیں اور وہ اس طرح پر ہے:۔	

عجب نوریست در جانِ محمدؐ	عجب لعلیست در کانِ محمدؐ
ز ظلمت ہا دلے آنگہ شود صاف	کہ گردد از محبانِ محمدؐ
عجب دارم دلِ آن ناکسان را	کہ رُو تابند از خوانِ محمدؐ

[illegible] پیشگوئی کی خبر نہ پہنچی ہو۔ اور وہ نام یہ ہیں۔ خان بہادر سید فتح علیشاہ صاحب ڈپٹی کلکٹر انہار ضلع شاہ پور۔ حکیم علاؤالدین صاحب ساکن شیخوپور تحصیل بھیرہ

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی میں مشرف کیا گیا ہوں اسی وحی نے خارق عادت پیشگوئیاں بتلائیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں		تاریخ ظہور پیشگوئی
		ندانم ہیچ نفسے در دو عالم	کہ دارد شوکت و شانِ محمدؐ	
		خدا زان سینہ بیزار است صد بار	کہ ہست از کینہ دارانِ محمدؐ	
		خدا خود سوزد آن کرم دنی را	کہ باشد از عدوانِ محمدؐ	
		اگر خواہی نجات از مستی نفس	بیا در ذیلِ مستانِ محمدؐ	
		اگر خواہی کہ حق گوید ثنایت	بشو از دل ثنا خوانِ محمدؐ	
		اگر خواہی دلیلے عاشقش باش	محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ	
		سرے دارم فدائے خاکِ احمد	دلم ہر وقت قربانِ محمدؐ	
		بگیسوئے رسول اللہ کہ ہستم	نثارِ روئے تابانِ محمدؐ	
		درین رہ گر کشندم ور بسوزند	نتابم رو ز ایوانِ محمدؐ	
		بکارِ دین نترسم از جہانے	کہ دارم رنگِ ایمانِ محمدؐ	
		بسے سہل است از دنیا بریدن	بیادِ حسن و احسانِ محمدؐ	
		فدا شد در رہش ہر ذرۂ من	کہ دیدم حسنِ پنہانِ محمدؐ	
		دگر استاد را نامے ندانم	کہ خواندم در دبستانِ محمدؐ	
		بدیگر دلبرے کارے ندارم	کہ ہستم کشتۂ آنِ محمدؐ	
		مرا آن گوشۂ چشمے بباید	نخواہم جز گلستانِ محمدؐ	
		دلِ زارم بہ پہلویم مجوئید	کہ بستیمش بدامانِ محمدؐ	
		من آن خوش مرغ از مرغانِ قدسم	کہ دارد جا بہ بستانِ محمدؐ	
		تو جانِ ما منور کردی از عشق	فدایت جانم اے جانِ محمدؐ	
		دریغا گر دہم صد جان درین راہ	نباشد نیز شایانِ محمدؐ	
		چہ ہیبت ہا بدادند این جوان را	کہ ناید کس بمیدانِ محمدؐ	
		الا اے دشمنِ نادان و بے راہ	بترس از تیغِ برانِ محمدؐ	
		رہِ مولےٰ کہ گم کردند مردم	بجو در آل و اعوانِ محمدؐ	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی میں مشرف کیا گیا ہوں اسی وحی نے خارق عادت پیشگوئیاں بتلائیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں		تاریخ ظہور پیشگوئی
		الا اے منکر از شانِ محمدؐ	ہم از نورِ نمایانِ محمدؐ	
		کرامت گرچہ بے نام و نشان است	بیا بنگر ز غلمانِ محمدؐ	



لیکھرام پشاوری کی لاش کی وہ تصویر جسکو آریوں نے اپنے ہاتھ سے شائع کیا ہے۔

یہ جسکی لاش اس تصویر میں دیکھتے ہو یہ ایک ہندو متعصب بدگو دشمن اسلام تھا جس نے میری نسبت اپنی کتاب میں پیشگوئی کی تھی کہ یہ شخص تین برس تک ہیضہ سے مر جائیگا اور میری بابت اسکی نسبت [illegible]

[illegible]

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جن وحی میں مشرف کیا گیا ان ہی وحی نے مجھ خلق عاد پیشگویان تبلائیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی

یاد رہے کہ یہ وہی اشعار اور وہی آخری نشان ہاتھ کا ہے جو لیکھرام کی موت کیطرف پیشگوئی کرتا ہے جبکہ ہمنے لیکھرام کی موت اور اوسکو مجروح ہونیسے پانچ برس پہلے آئینہ کمالات اسلام مین لکھا تھا اور اس نقل مین کوئی تصرف نہین بجز اسکے کہ آئینہ کمالات اسلام مین لیکھرام کا لفظ موٹے قلم سے لکھہ کر تصویر کیطرح لٹا دیا گیا ہے اور اسجگہ وہ لاش کی تصویر ہی لکھدی ہے جسکو خود آریون نے نظارہ کے لئے شایع کیا ہے

اب ان تمام اشعار سے ظاہر ہے کہ لیکھرام کی موت کے لئے ایک تیغ بران کیطرف اشارہ کیا گیا ہے - پھر اس پیشگوئی کو نہایت وضاحت کے ساتھ ٹائیٹل پیج برکات الدعا مین اخبار انیس ہند میرٹھ کے بعض اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے بیان کیا گیا ہے چنانچہ ہم اس جگہ بجنسہ وہ عبارت جو لیکھرام کی موت سے کئی برس پہلے شایع ہو چکی ہے ٹائیٹل پیج برکات الدعا سے نقل کرتے ہین اور وہ یہ ہے -

انیس ہند میرٹھ اور ہماری پیشگوئی پر اعتراض

اس اخبار کا پرچہ مطبوعہ ۲۵ مارچ ۱۸۹۳ء جسمین میری اس پیشگوئی کی نسبت جو لیکھرام پشاوری کے بارے مین مینے شایع کی تہی کچہہ نکتہ چینی ہے مجھہ کو ملا مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض اور اخبارون پر بہی یہ کلمۃ الحق شاق گذرا ہے اور حقیقت مین میرے لئے خوشی کا مقام ہے کہ یون خود مخالفون کے ہاتھون اسکی شہرت اور اشاعت ہو رہی ہے سو مین اسوقت اس نکتہ چینی کے جواب

شیخ فضل الہی آنریری مجسٹریٹ بہیرہ - جیون سنگہ نمبردار بہاما نوالہ - ملاوامل - شرمپت آریہ قادیان - ملاوامل لاہوری - جوالا سنگہ نمبردار کوٹلومان تحصیل رعیہ

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جن وحی سے میں مشرف کیا گیا ہون اس وحی نے مندرجہ ذیل پیشگوئیان بتلائیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکین	تاریخ ظہور پیشگوئی

مین صرف اس قدر لکھنا کافی سمجھتا ہون کہ جس طور اور طریق سے خدا تعالی نے چاہا اسی طور سے کیا میرا اسمین دخل نہین ہان یہ سوال کہ ایسی پیشگوئی مفید نہین ہوگی اور اسمین شبہات باقی رہ جائینگے اس اعتراض کی نسبت مین خوب سمجھتا ہون کہ یہ پیش از وقت ہے مین اس بات کا خود اقراری ہون اور اب پھر اقرار کرتا ہون کہ اگر جیسا کہ معترضون نے خیال فرمایا ہے پیشگوئی کا ماحصل آخر کار یہی نکلا کہ کوئی معمولی تپ آیا یا معمولی طور پر کوئی درد ہوا یا ہیضہ ہوا اور پھر اصلی حالت صحت کی قایم ہوگئی تو وہ پیشگوئی متصور نہین ہوگی اور بلاشبہ ایک مکر اور فریب ہوگا کیونکہ ایسی بیماریون سے تو کوئی بہی خالی نہین ہم سب کبہی نہ کبہی بیمار ہو جاتے ہین پس اس صورت مین بلاشبہ مین اس سزا کے لائق ٹھہرونگا جس کا ذکر مین نے کیا ہے لیکن اگر پیشگوئی کا ظہور اس طور سے ہوا کہ جسمین قہر آلہی کے نشان صاف صاف اور کھلے طور پر دکھائی دین تو پھر سمجھو کہ خدا تعالی کیطرف سے ہے - اصل حقیقت یہ ہے کہ پیشگوئی کی ذاتی عظمت اور ہیبت دلون اور روحون کے منقر کرنے کی محتاج نہین اس بارے مین تو زمانہ نزول عذاب کی ایک حد مقرر کر دینا کافی ہے پھر اگر پیشگوئی فی الواقعہ ایک عظیم الشان ہیبت کے ساتھ ظہور پذیر ہو تو وہ خود دلون کو اپنی طرف کہینچ لیتی ہے اور یہہ سارے خیالات اور یہ تمام نکتہ چینیان جو پیش از وقت دلون مین پیدا ہوتی ہین ایسی معدوم

حکیم مولوی نور الدین صاحب بہیروی - مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی پلیڈر پشاوری - مولوی

نمبر شمار	تاریخ ظہور پیشگوئی	جس وحی کے میں مشرف کیا گیا ہوں اسی وحی کے مستند ذیل پیشگوئیاں بتلائیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
تتمہ پیشگوئی نمبر ۴۳		ہو جاتی ہیں کہ منصف مزاج اہل الرائے ایک انفعال کیساتھ اپنی رایوں سے رجوع کرتے ہیں ماسوا اسکے یہ عاجز بھی تو قانون قدرت کے تحت میں ہے اگر میری طرف سے بنیاد اس پیشگوئی کی صرف اسی قدر ہے کہ مینے صرف یاوہ گوئی کے طور پر چند احتمال بیماریوں کو ذہن میں رکھکر اور اٹکل سے کام لیکر یہ پیشگوئی شایع کی ہے تو جس شخص کی نسبت یہ پیشگوئی ہے وہ بھی تو ایسا کر سکتا ہے کہ انہیں اٹکلوں کی بنیاد پر میری نسبت کوئی پیشگوئی کر دے بلکہ مین راضی ہوں کہ بجای چھہ برس کے جو مینے اسکے حق مین میعاد مقرر کی ہے وہ میرے لئے دس برس لکھ دے۔ لیکھرام کی عمر اسوقت شاید زیادہ سے زیادہ تیس برس کی ہوگی اور وہ ایک جوان قوی ہیکل عمدہ صحت کا آدمی ہے اور اس عاجز کی عمر اسوقت پچاس برس سے کچھہ زیادہ ہے اور ضعیف اور دائم المرض اور طرح طرحکے عوارض مین مبتلا ہے پھر باوجود اسکے مقابلہ مین خود معلوم ہو جائیگا کہ کونسی بات انسان کیطرف سے ہے اور کونسی بات خدا تعالی کیطرف سے اور معترض کا یہ کہنا کہ ایسی پیشگوئیوں کا اب زمانہ نہیں ہے ایک معمولی فقرہ ہے جو اکثر لوگ منہ سے بول دیا کرتے ہیں۔ میری دانست مین تو مضبوط اور کامل صداقتوں کے قبول کرنیکے لئے یہ ایک ایسا زمانہ ہے کہ شاید اسکی نظیر پہلے زمانوں مین کوئی بھی مل نہ سکے۔ ہان اس زمانہ سے کوئی فریب اور مکر مخفی نہیں رہ سکتا مگر یہ تو راستبازوں کے لئے اور بھی	
زندہ گواہ رویت		محمد علی صاحب ایم اے ایل ایل بی ایڈیٹر قادیان۔ مولوی غلام قادر صاحب سب رجسٹرار پشاور۔ میر ناصر نواب صاحب دہلوی۔ مفتی محمد صادق صاحب	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے میں مشرف کیا گیا ہوں اسی وحی کے مستند ذیل پیشگوئیاں بتلائیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
تتمہ پیشگوئی نمبر ۴۳		خوشی کا مقام ہے کیونکہ جو شخص فریب اور سچ مین فرق کرنا جانتا ہے وہی سچائی کی دل سے عزت کرتا ہے اور بخوشی اور دوڑکر سچائی کو قبول کر لیتا ہے اور سچائی مین کچھہ ایسی کشش ہوتی ہے کہ وہ آپ قبول کرا لیتی ہے ظاہر ہے کہ زمانہ صدہا ایسی نئی باتوں کو قبول کرتا جاتا ہے جو لوگوں کے باپ دادوں نے قبول نہین کی تہین اگر زمانہ صداقتوں کا پیاسا نہین تو پھر کیون ایک عظیم الشان انقلاب اسمین شروع ہے زمانہ بیشک حقیقی صداقتوں کا دوست ہے نہ دشمن اور یہ کہنا کہ زمانہ عقلمند ہے اور سیدہے سادے لوگوں کا وقت گذر گیا ہے یہ دوسرے لفظوں مین زمانہ کی مذمت ہے گویا یہ زمانہ ایک ایسا بد زمانہ ہے کہ سچائی کو واقعی طور پر سچائی پاکر پھر اسکو قبول نہین کرتا لیکن مین ہرگز قبول نہین کرونگا کہ فی الواقع ایسا ہی ہے کیونکہ مین دیکھتا ہوں کہ زیادہ تر میری طرف رجوع کرنیوالے اور مجھہ سے فائدہ اٹھانیوالے وہی لوگ ہین جو نو تعلیم یافتہ ہین جو بعض اُنہین سے بی اے اور ایم اے تک پہنچے ہوئے ہین اور مین یہ بھی دیکھتا ہوں کہ یہ نو تعلیم یافتہ لوگوں کا گروہ صداقتوں کو بڑے شوق سے قبول کرتا جاتا ہے اور صرف اسی قدر نہین بلکہ ایک نو مسلم اور تعلیم یافتہ یورپین انگریزوں کا گروہ جنکی سکونت مدراس کے احاطہ مین ہے ہماری جماعت مین شامل اور تمام صداقتوں پر یقین رکھتے ہین اب مین خیال کرتا ہوں کہ مینے وہ تمام باتیں لکھدی ہین جو ایک خدا ترس آدمی کے سمجھنے کیلئے کافی ہین آریوں کا اختیار ہے کہ میرے اس مضمون پر بھی اپنی طرف سے جس طرح چاہیں	
زندہ گواہ رویت		خلیفہ نور الدین صاحب تاجر کتب جموں۔ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلہ شیخ رحمت اللہ صاحب بمبئی ہوس لاہور۔ منشی تاج دین صاحب لاہور۔	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جن حجتوں سے میں مشرف کیا گیا ہوں ان حجتوں نے مندرجہ ذیل پیشگوئیاں بتلائیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۳۰		حاشیے چڑھاویں مجھے اس بات پر کچھ بھی نظر نہیں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اس پیشگوئی کی تعریف کرنا یا مذمت کرنا دونوں برابر ہیں اگر یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور میں خوب جانتا ہوں کہ اسی کی طرف سے ہے تو ضرور ہیبتناک نشان کے ساتھ اسکا وقوعہ ہوگا اور دلوں کو ہلا دیگا اور اگر اوسکی طرف سے نہیں تو پھر میری ذلت ظاہر ہوگی اور اگر میں اوسوقت رکیک تاویلیں کرونگا تو یہ اور بھی ذلت کا موجب ہوگا وہ ہستی قدیم اور وہ پاک و قدوس جو تمام اختیارات اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے وہ کاذب کو کبھی عزت نہیں دیتا یہ بالکل غلط بات ہے کہ لیکھرام سے مجھ کو کوئی ذاتی عداوت ہے مجھ کو ذاتی طور پر کسی سے بھی عداوت نہیں بلکہ اس شخص نے سچائی سے دشمنی کی اور ایک ایسے کامل اور مقدس کو جو تمام سچائیوں کا چشمہ تھا توہین سے یاد کیا اس لئے خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اپنے ایک پیارے کی دنیا میں عزت ظاہر کرے والسلام علی من اتبع الہدیٰ پھر اسی کتاب برکات الدعاء کے حاشیہ پر وہ کشف درج ہے جو ۲ اپریل ۱۸۹۳ء کو میں نے دیکھا کہ ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل گویا اسکے چہرے پر سے خون ٹپکتا ہے گویا وہ انسان نہیں ملائک شداد غلاظ سے ہے وہ میرے سامنے آکر کھڑا ہو گیا اور اسکی ہیبت دلوں پر طاری تھی اور میں اس کو دیکھتا تھا کہ اوسنے مجھ سے پوچھا کہ لیکھرام کہاں ہے اور ایک اور شخص کا نام لیا جو یاد نہیں رہا کہ وہ کہاں ہے تب میں نے سمجھ لیا کہ یہ شخص لیکھرام اور اس دوسرے کی سزا دہی کیلئے مقرر کیا گیا ہے۔ دیکھو ٹائیٹل پیج برکات الدعا	
زندہ گواہ رویت	میان نبی بخش صاحب رفوگر امرتسر۔ ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب امرتسر۔ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن رڑکی۔ سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹ		

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جن حجتوں سے میں مشرف کیا گیا ہوں ان حجتوں نے مندرجہ ذیل پیشگوئیاں بتلائیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۳۱		مطبوعہ اپریل ۱۸۹۳ء اسکے بعد ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو لیکھرام بذریعہ قتل فوت ہو گیا اور اوسوقت کہ جب یقینی اور قطعی طور پر مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ میری دعا کے قبول ہونے پر آسمان پر یہ قرار پا چکا ہے کہ لیکھرام ایک دردناک عذاب سے قتل کیا جائیگا میں نے اسی کتاب برکات الدعا میں سید احمد خان کو جو اپنے باطل عقیدہ کے رو سے دعاؤں کے قبول ہونے سے منکر تھا اس طرف توجہ دلائی اور اوسکے سامنے اپنی دعا سے لیکھرام کے مارے جانیکی نظیر پیش کی حالانکہ لیکھرام ابھی زندہ پھرتا تھا اور میں نے سید احمد خان کو مخاطب کر کے کتاب برکات الدعا میں لکھا کہ لیکھرام کی موت کیلئے میں نے دعا کی ہے اور وہ دعا قبول ہو گئی سو آپ کیلئے نمونہ کے طور پر یہ دعائے مستجاب کافی ہے مگر اس تحریر پر ہنسی کی گئی کیونکہ لیکھرام ابھی زندہ اور ہر طرح سے تندرست اور توہین اسلام میں سخت سرگرم تھا اور میری اس مراد سے کہ لوگ پیشگوئی کو یاد کر لیں اشعار میں سید احمد خان کو مخاطب کیا اور وہ اشعار یہ ہیں جو برکات الدعا میں درج ہیں —	

روئے دلبر از طلبگاران نمی دارد حجاب — می درخشد در خور و می تابد اندر ماہتاب
لیکن آن روئے حسین از غافلان ماند نہان — عاشقی باید کہ بردارند از بہرش نقاب
دامنِ پاکش ز نخوت ہا نمی آید بدست — ہیچ راہی نیست غیر از عجز و درد و اضطراب
بس خطرناک است راہ کوچۂ یار قدیم — جان سلامت بایدت از خود رویہا سر بتاب
تا کلامش عقل و فہم ناسزایان کم رسد — ہر کہ از خود گم شود او یابد آن راہ صواب
مشکل قرآن نہ از ابنائے دنیا حل شود — ذوق آن میداند آن مستی کہ نوشد آن شراب

زندہ گواہ رویت	شیخ محمد خان صاحب وزیر آباد۔ ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ منشی نواب خان صاحب تحصیلدار گجرات۔ میان معراج الدین صاحب عمر

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جن حجتون میں مشرف کیا گیا ہون اس وحی سے جو ذیل پیشگوئیان تبلائین جو دنیا پر ظاہر ہو چکین	تاریخ ظہور پیشگوئی
		ایکہ آگاہی ندارند زانوار دروں / از سر وعظ و نصیحت این سخنہا گفتہ ایم / از دعا کن چارۂ آزار انکار دعا / ایکہ گوئی گر دعا ہا را اثر بودے کجاست / ہان مکن انکار زین اسرار قدرتہای حق در حقِ ما ہر چہ گوئی نیستی جای عتاب / تا مگر زین مرہمے بہ گردد آن زخم خراب / چون علاج مے زمے وقت خمار و التہاب / سوئے من بشتاب بنمائم ترا چون آفتاب / قصہ کوتہ کن ببین از ما دعا مستجاب	
	پیشگوئی ...	پھر اس پیشگوئی کی وضاحت صرف اس حد تک نہین کہ تیغ بران کے ذریعہ سے ایک ہیبت ناک موت کی خبر دی گئی ہو بلکہ کتاب کرامات الصادقین کے ایک عربی شعر مین جو واقعہ قتل پنڈت لیکھرام سے چار سال پہلے تمام قومون مین شائع ہو چکا تہا اُسکی موت کا دن اور تاریخ بہی بتلائی گئی تہی چنانچہ اس شعر پر ہندو اخبار نے لیکھرام کے قتل کے وقت بڑا شور مچایا تہا اور وہ شعر یہ ہے — وبشّرنی ربی وقال مبشرا ستعرف یوم العید والعید اقرب یعنی میرے خدا نے ایک پیشگوئی کے پورا ہونیکی خبر دی ہے اور خوشخبری دیکر کہا کہ تو عید کے دن کو پہچانیگا جبکہ نشان ظاہر ہوگا اور عید کا دن نشان کے دن سے بہت قریب اور ساتہہ ملا ہوا ہوگا غرض یہ عظیم الشان پیشگوئی اس قدر قوت اور عام شہرت کیساتہہ پہیلنے کے بعد ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو اس طرح پوری ہوئی کہ ایک	
زندہ گواہ رویت	چوہدری رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ۔ منشی عبد العزیز صاحب محافظ دفتر دہلی سیٹہہ عبد الرحمن صاحب مدراس۔ زین الدین محمد ابراہیم صاحب انجنیئر بمبئی		

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جن حجتون میں مشرف کیا گیا ہون اور وحی سے جو ذیل پیشگوئیان تبلائین جو دنیا پر ظاہر ہو چکین	تاریخ ظہور پیشگوئی
	پیشگوئی ... ۱۸۹۳ء	شخص نے جسکا آجتک پتا نہین لگا کہ کون تہا شام کے وقت لاہور کے شہر مین شنبہ کے دن جو عید سے دوسرا دن تہا لیکہرام کے پیٹ مین ایک کاری چہری مارکر دن دہاڑے ایسا غائب ہوا کہ آجتک پہر اُسکا پتہ نہ لگا حالانکہ لیکہرام کے ساتہہ کتنی مدت سے رہتا تہا اور اس قتل کی خبر کے ساتہہ سب ہندو مسلمان۔ عیسائی پر ایک رعب اور ہیبت طاری ہوئی اور آریون نے بڑا شور مچایا اور سرکردہ مسلمانون اور اسلامی انجمنون کی خانہ تلاشیان کرائین اور ہر جگہ اس مقتول کی ہمدردی کے لئے بڑے بڑے جلسے کئے اور تجویزین قرار پائین کہ سال بسال اس ماتم کا ایک دن مقرر کیا جائے تا یہ واقعہ ہمارے دلون سے بہولنے نہ پائے اور نظمون اور نثرون مین مرثئے اور مین لکہے اور ملک مین شائع کئے۔ اور خدا نے یہ سب کچہ اسلئے ہونے دیا تا پیشگوئی کی عظمت دلون مین پہیل جائے کیونکہ جس قدر مقتول کو عظمت دی جاوے درحقیقت وہ پیشگوئی کی عظمت ہے وجہ یہ کہ اگر مقتول ایک ذلیل اور حقیر آدمی ہو تو پیشگوئی کو بہت توجہ سے ذکر نہین کیا جاتا اور اس طرح پر جلد تر وہ بہول جاتی ہے پس خدا نے چاہا کہ لیکہرام کو اسکی قوم بہت کچہہ عظمت دیدے تا اس عظمت سے پیشگوئی کی عظمت ثابت ہو اور نیز آریون کے دل مین ڈالدیا کہ انہون نے ہمیشہ کے لئے اسکی یادگارین قائم کین۔ غرض یہ پیشگوئی ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے اور	
زندہ گواہ رویت	شیخ نور احمد صاحب مالک مطبع ریاض ہند امرتسر۔ میان عبد الخالق صاحب امرتسر میان قطب الدین صاحب مس گر امرتسر۔ ڈاکٹر عباد اللہ صاحب امرتسر		

٭ خدا کی قدرت کہ میرے نشانون مین سے بہت سا حصہ آریون نے ہی لیا ہے لالہ شرمپت آریہ قادیان کو جو قادیان مین ...

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے مشرف کیا گیا ہون وحی مندرجہ ذیل پیشگوئیان بتلائین جو دنیا پر ظاہر ہو چکین	تاریخ ظہور پیشگوئی

حضرت رسول کریم کے اُس معجزے کے ساتھہ مشابہ ہے جسمین کسرٰے ہلاک ہوا تہا اور جس قدر کوئی طالب حق اسمین غور کریگا اسی قدر حق الیقین کے مرتبہ سے نزدیک ہوتا جائیگا اِس پیشگوئی کے متعلق آئینہ کمالات اسلام والا اشتہار پڑہو پہر برکات الدعاء کی عبارت غور سے پڑہو پہر وہ اشتہار دیکہو جسمین ایک ہاتہہ بنا ہوا ہے جو لیکہرام کیطرف اشارہ کرتا ہے پہر وہ کشف غور سے پڑہو جو برکات الدعا کے اخیر صفحہ کے حاشیہ پر ہے پہر ستعرف والا عربی شعر پڑہو۔ پہر وہ عربی پیشگوئی پڑہو جو کرامات الصادقین کے اخیر ٹائیٹل پیج کے صفحہ پر ہے پہر انصاف سے سوچو کہ اس قدر امور غیبیہ کا بیان کرنا کیا کسی مفتری انسان کا کام ہے اور کسی کی قدرت اور اختیار مین ہے کہ محض اپنے منصوبہ سے ایسی خارق عادت اور فوق الطاقت باتین بیان کر سکے جو آخر اسی طرح پوری بہی ہو جائین ہم اسجگہ آئینہ کمالات اسلام کا اشتہار جو لیکہرام کے موت کے بارے مین قبل از وقت شایع کیا گیا تہا ذیل مین لکہدیتے ہین تا ناظرین کو معلوم ہو کہ کس قوت اور شوکت سے یہ اشتہار لکہا گیا تہا اور وہ یہ ہے۔

لیکہرام پشاوری کی نسبت ایک پیشگوئی

واضح ہو کہ اس عاجز نے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء مین جو اس کتاب کیساتہہ شامل

پیشگوئی نمبر ۴۳

زندہ گواہ رویت: شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی ۔ شیخ عبدالرحیم صاحب ۔ پیر منظور احمد صاحب صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی ۔ میان نجم الدین صاحب بہیروی ۔

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے مین مشرف کیا گیا ہون اسی وحی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیان بتلائین جو دنیا پر ظاہر ہو چکین	تاریخ ظہور پیشگوئی

کیا گیا تہا اندرمن مراد آبادی اور لیکہرام پشاوری کو اس بات کی دعوت کی تہی کہ اگر وہ خواہشمند ہون تو انکی قضا و قدر کی نسبت بعض پیشگوئیان شائع کی جائین سو اس اشتہار کے بعد اندرمن نے تو اعراض کیا اور کچہہ عرصہ کے بعد فوت ہو گیا لیکن لیکہرام نے بڑی دلیری سے ایک کارڈ اس عاجز کیطرف روانہ کیا کہ میری نسبت جو پیشگوئی چاہو شائع کرو میری طرف سے اجازت ہے سو اسکی نسبت جب توجہ کی گئی تو اللہ جلشانہ کی طرف سے یہ الہام ہوا

عجل جسد لہ خوار ۔ لہ نصب و عذاب

یعنے یہ صرف ایک بیجان گوسالہ ہے جسکے اندر سے ایک مکروہ آواز نکل رہی ہے اور اُسکے لئے اِن گستاخیون اور بدزبانیون کے عوض مین سزا اور رنج اور عذاب مقدر ہے جو ضرور اسکو مل رہے گا اور اسکے بعد آج جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء روز دوشنبہ ہے اس عذاب کا وقت معلوم کرنیکے توجہ کی گئی تو خداوند کریم نے مجہہ پر ظاہر کیا کہ آجکی تاریخ سے جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء ہے چہہ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیون کی سزا مین یعنے اُن بے ادبیون کی سزا مین جو اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین کی ہین عذاب شدید مین مبتلا ہو جائیگا سو اب مین اس پیشگوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانون اور آریون اور عیسائیون اور دیگر فرقون پر ظاہر کرتا ہون کہ اگر اس شخص پر چہہ برس کے عرصہ مین آجکی

پیشگوئی نمبر ۴۴

زندہ گواہ رویت: ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب پروفیسر میڈیکل کالج لاہور منشی نواب خان صاحب تحصیلدار گجرات چوہدری رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ ۔ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن رڑکی

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے میں مشرف کیا گیا ہوں اسی وحی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیاں بتلائیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۴۳		تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کیطرف سے نہیں اور نہ اسکی روح سے میرا یہ نطق ہے اور اگر میں اس پیشگوئی میں کاذب نکلا تو ہر ایک سزا کے بھگتنے کیلئے میں تیار ہوں اور اس بات پر راضی ہوں کہ مجھے گلے میں رسہ ڈالکر سولی پر کھینچا جائے اور باوجود میرے اس اقرار کے یہ بات بھی ظاہر ہے کہ کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھکر رسوائی ہے زیادہ اس سے کیا لکھوں۔ واضح رہے کہ اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت بے ادبیاں کی ہیں جنکے تصور سے بدن کانپتا ہے اسکی کتابیں عجیب طور کی تحقیر اور توہین اور دشنام دہی سے بھری ہوئی ہیں کون مسلمان ہے جو ان کتابوں کو سنے اور اسکا دل اور جگر ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو باایں ہمہ شوخی و خیرگی یہ شخص سخت جاہل ہے۔ عربی سے ذرا مس نہیں بلکہ دقیق اردو لکھنے کا بھی مادہ نہیں اور یہ پیشگوئی اتفاقی نہیں بلکہ اس عاجز نے خاص اسی مطلب کے لئے دعا کی جسکا یہ جواب ملا اور یہ پیشگوئی مسلمانوں کیلئے بھی نشان ہے کاش وہ حقیقت کو سمجھتے اور انکے دل نرم ہوتے اب میں اسی خدائے عزوجل کے نام پر ختم کرتا ہوں جسکے نام سے شروع کیا تھا والحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد المصطفیٰ افضل الرسل وخیر الوریٰ سیدنا وسید کل ما فی الارض والسماء۔ خاکسار میرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء	

لیکھرام والی پیشگوئی قبل از وقت بہت سی کتابوں اور اشتہاروں میں درج ہو چکی تھی جسکا ذکر اوپر آچکا ہے اور اسکے گواہ ساری برٹش انڈیا ہے۔

+ اب آریوں کو چاہئے کہ سب ملکر دعا کریں کہ یہ عذاب ان کے سر سے ٹل جائے۔

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے میں مشرف کیا گیا ہوں اسی وحی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیاں بتلائی ہیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۴۴	۲۴-مئی ۱۸۹۷ء	یعنے اپنے اشتہار مورخہ ۲۴ مئی ۱۸۹۷ء میں یہ پیشگوئی کی تھی کہ رومی سلطنت کے ارکان دولت بکثرت ایسے ہیں جن کا چال چلن سلطنت کو مضر ہے اور جیسا اوسی اشتہار میں درج ہے۔ اس امر کی اشاعت کا یہ باعث ہوا تھا کہ ایک شخص مسمی حسین بک کامی ایس قونصل مقیم کراچی جو سفیر روم کہلاتا تھا قادیان میں میرے پاس آیا اور وہ خیال رکھتا تھا کہ وہ اور اسکے باپ سلطنت ٹرکی کے بڑے خیرخواہ اور امین اور دیانت دار ہیں مگر جب وہ میرے پاس آیا تو میری فراست نے گواہی دی کہ یہ شخص امین اور پاک باطن نہیں اور ساتھ ہی میرے خدا نے مجھے القا کیا کہ رومی سلطنت انہیں لوگوں کی شامت اعمال کے سبب خطرہ میں ہے سو میں اس سے بیزار ہوا لیکن اُسنے خلوت میں کچھ باتیں کرنیکے لئے درخواست کی چونکہ وہ مہمان تھا اسلئے اخلاقی حقوق کی وجہ سے اسکی درخواست کو رد نہ کیا گیا پس خلوت میں اُس نے دعا کیلئے درخواست کی تب اسکو وہی جواب دیا گیا جو اشتہار ۲۴ مئی ۱۸۹۷ء میں درج کیا گیا تھا اور اس تقریر میں دو پیشگوئیاں تھیں (۱) ایک یہ کہ تم لوگوں کا چال چلن اچھا نہیں اور دیانت اور امانت کے نیک صفات سے تم محروم ہو (۲) دوم یہ کہ اگر تیری یہی حالت رہی تو تجھے اچھا پھل نہیں ملیگا اور تیرا انجام بد ہوگا۔ پھر اسی اشتہار میں یہ لکھا تھا کہ بہتر تھا کہ یہ میرے پاس نہ آتا میرے پاس سے ایسی بدگوئی سے واپس جانا اسکی سخت بدقسمتی ہے	اکتوبر ۱۸۹۹ء

اِس پیشگوئی کے گواہ شیخ رحمت اللہ صاحب سوداگر بمبئی ہوس لاہور مفتی محمد صادق صاحب صاحبزادہ سراج الحق صاحب نعمانی شیخ عبدالرحیم

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جن جن سنین میں شرف کیا گیا ان ہوائی حق نے منصب جو ذیل خارق عادت پیشگوئیاں بتلائیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
تتمہ پیشگوئی نمبر ۱۹۴		یہی وجہ تہی کہ میری نصیحت اوسکو بری لگی اور اوس نے جاکر میری بدگوئی کی - پہر اشتہار ۲۵ رجون ۱۸۹۷ء میں یہ لکھا گیا تہا کہ کیا ممکن نہ تہا کہ جو کچھہ میںنے رومی سلطنت کی اندرونی نظام کی نسبت بیان کیا وہ دراصل صحیح ہو اور ترکی گورنمنٹ کے شیرازہ میں ایسے دہاگے بہی ہوں جو وقت پر ٹوٹنے والے اور غداری سرشت ظاہر کرنیوالی ہوں" - یہ تو میرے الہامات تہے جو لاکہوں انسانوں میں بذریعہ اشتہارات شائع کئے گئے تہے - مگر افسوس کہ ہزارہا مسلمان اور اسلامی اڈیٹر مجہہ پر جوش کے ساتہہ ٹوٹ پڑے اور حسین کامی کی نسبت لکہا کہ وہ نائب خلیفہ ہے سلطان روم ہے اور پاک باطنی سے سراپا نور ہے اور میری نسبت لکہا کہ یہ واجب القتل ہے - سو واضح ہو کہ اس واقعہ کے دو سال بعد یہ پیشگوئیاں ظہور میں آئیں اور حسین کامی کی خیانت اور غبن کا ہندوستان میں شور مچگیا چنانچہ ہم اخبار نیر آصفی مدراس مورخہ ۱۲ر اکتوبر ۱۸۹۹ء میں سے تہوڑا سا نقل کرتے ہیں - "حسین کامی نے بڑی بے شرمی کے ساتہہ (چندہ مظلومان کریٹ جو ہند میں جمع ہوا تہا اوسکے تمام) روپیہ کو بغیر ڈکار لینے کے ہضم کرلیا اور رکارکن کمیٹی نے بڑی فراست اور عرقریزی سے اگلوایا - یہ روپیہ ایک ہزار چہہ سو کے قریب تہا جو کہ حسین کامی کی اراضیات مملوکہ کو نیلام کراکر وصول کیا گیا اور اس غبن کے سبب حسین کامی کو موقوف کیا گیا"۔	
زندہ گواہ رویت نمبر ۱۹۴		ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب خواجہ کمال الدین صاحب مولوی نور الدین صاحب مولوی عبد الکریم صاحب شیخ یعقوب علی صاحب وغیرہ احباب ہیں -	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جن جن سنین میں شرف کیا گیا ان ہوائی حق نے منصب جو ذیل خارق عادت پیشگوئیاں بتلائیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۱۹۵	۱۸۹۱ء	جتنی فی امداخوتیم حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب کا ایک شیرخوار بچہ فوت ہو گیا تہا جس پر مخالفین نے طعن کیا تب میںنے مولوی صاحب موصوف کیلئے دعا کی تو خواب میں دکہایا گیا کہ مولوی صاحب کی گود میں ایک لڑکا کہیلتا ہے اور اُسکے بدن پر خطرناک بڑے بڑے پہوڑے ہیں پس یہ پیشگوئی اشتہار انوار الاسلام کے صفحہ ۲۶ میں درج کی گئی اور اسکے ذریعہ سے یہ الہام شائع کیا گیا کہ مولوی صاحب کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا جسکے بدن پر پہوڑے نکلینگے چنانچہ اسکے پانچ سال بعد مولوی صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اور اُسکا نام عبد الحی رکہا گیا اور سچ مچ اُسکے بدن پر خطرناک پہوڑے نکلے جن کے نشان ابتک موجود ہیں جو چاہے دیکہہ لے - یہ کتنا بڑا معجزہ ظاہر ہوا جو پیرانہ سالی اور نومیدی کے بعد ایک لڑکے کی خبر دیگئی اور بتلایا گیا کہ اُس کے پیدا ہوتے ہی بڑے بڑے پہوڑے اُس کے بدن پر نمودار ہونگے یہ اسکا نشان ہوگا۔	۱۸۹۶ء
پیشگوئی نمبر ۱۹۶	۱۸۸۰ء	انی مهین من اراد اهانتك - یعنی میں اسکی اہانت کرونگا جو تیری اہانت کا ارادہ کریگا - یہ ایک نہایت پُرشوکت وحی اور پیشگوئی ہے جسکا ظہور مختلف پیرائوں اور مختلف قوموں میں ہوتا رہا ہے اور جس کسی نے اس سلسلہ کو ذلیل کرنیکی کوشش کی وہ خود ذلیل اور ناکام ہوا مثلاً مولوی محمد حسین نے کپتان ڈگلس کے روبرو میرے برخلاف گواہی دی اور میری توہین چاہی تو اُسکو کرسی کے مانگنے پر ڈپٹی کمشنر نے سخت جہڑکا	[illegible]
زندہ گواہ رویت نمبر ۱۹۵		اِن پیشگوئیوں کے گواہ صاحبزادہ سراج الحق صاحب - حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب - مفتی محمد صادق صاحب - مولوی عبد الکریم صاحب مولوی حاجی حکیم فضل الدین صاحب - خلیفہ رجب الدین صاحب لاہور -	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے مین مشرف کیا گیا اور جس وحی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیان بتلائین جو دنیا پر ظاہر ہوچکین	تاریخ ظہور پیشگوئی
بقیہ پیشگوئی نمبر ۱۲۴		اور ذلیل کیا جب مخالف مولوی لوگون نے مجہے جاہل کہا تو خدا نے مجہے ایسی عربی فصیح بلیغ کتابین لکہنے اور مقابلہ کے لئے سبکو چیلنگ کرنیکی توفیق دی کہ آجتک کوی مولوی جواب نہین دی سکا پیر مہر علیشاہ نے میری اہانت چاہی تو اول اعجاز المسیح کا جواب عربی مین نہ لکہنے سے ذلیل ہوا اور پہر ایک مُردہ کی تحریرات اپنے نام پر بطور سرقہ شائع کر کے ذلیل ہوا اور کیسا ذلیل ہوا کہ چوری بہی کی اور وہ بہی نجاست کی چوری کیونکہ محمد حسن مردہ کی کل تحریر غلط تہی اور مہر علی اسکا چور تہا اس چوری سے کب کیا ذلتین اُٹہائین (۱) اول مُردہ کے مال کا چور (۲) دوسرا چونکہ مال سب کہوٹا تہا اسلئے دوسری ذلت یہ ثابت ہوی کہ علمی رنگ مین بصیرت کی آنکہہ ایک ذرہ اُسکو حاصل نہین تہی (۳) تیسری یہ ذلت کہ سیف چشتیائی مین اقرار کر چکا کہ یہ میری تصنیف ہے بعد ازان ثابت ہو گیا کہ جہوٹا کذاب ہے یہ اسکی تصنیف نہین بلکہ محمد حسن متوفی کی تحریر ہے جو مر کر اپنی نادانی کا نمونہ چہوڑ گیا۔ مہر علی نے خواہ نخواہ اسکے پیشانی کا سیہ داغ اپنے ماتہے پر لگا لیا۔ لگا مولوی بننے اگلی حیثیت بہی جاتی رہی یہی پیشگوئی تہی کہ انی مہین من اراد اہانتک ـ محمد حسن مردہ نے جبہی کہ میری کتاب اعجاز المسیح کا جواب لکہنے کا ارادہ کیا اسکو خدا نے فوراً ہلاک کیا غلام دستگیر نے اپنی کتاب فتح رحمانی کے صفحہ ۲۷ مین مجہہ پر بد دعا کی اسکو خدا نے ہلاک کیا۔ مولوی محمد اسمٰعیل علیگڈہ نے مجہہ پر	
زندہ گواہ		قاضی ضیاء الدین صاحب اور یہ پیشگوئی کتاب انوار الاسلام مین درج ہو کر ہزارون لوگون مین شایع ہو چکی ہے ـ	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے مین مشرف کیا گیا اور جس وحی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیان بتلائین جو دنیا پر ظاہر ہوچکین	تاریخ ظہور پیشگوئی
بقیہ پیشگوئی نمبر ۱۲۴		بد دعا کی اُسکو خدا نے مار دیا۔ محی الدین لکہو کے والہ نے مجہہ پر بد دعا کی اُسکو خدا نے مار دیا۔ مہر علی نے مجہہ کو چور بنانا چاہا وہ خود چور بن گیا۔ محمد حسن بہین نے میری کتاب کا رد لکہہ کر مجہے ذلیل کرنا چاہا خود ایسا ذلیل ہوا کہ خدا نے اسکی سزا صرف اسکی موت تک کافی نہ سمجہی بلکہ ہر ایک غلطی میری جو اُس نے نکالی وہ اُسکی خود غلطی ثابت ہوئی بد قسمت مہر علی کو بہی ساتہہ ہی لے ڈوبا ـ	
پیشگوئی نمبر ۱۲۵	۲۰ فروری ۱۸۸۶ء	۲۰ فروری ۱۸۸۶ء مین ابتداءً اور ۱۲ مارچ ۱۸۹۷ء مین ثانیاً یعنے بذریعہ اشتہار ایک پیشگوئی شایع کی تہی جسکا خلاصہ یہ تہا کہ سید احمد خان صاحب کے سی۔ ایس۔ آئی کو کئی قسم کی بلائین اور مصائب پیش آئینگی چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا کہ اول تو آخیر عمر مین سید صاحب کو ایک جوان بیٹے کی موت کا جانکاہ صدمہ پہنچا اور پہر قوم مسلمانان کا ڈیرہ لاکہہ روپیہ جو انکی امانت مین تہا انکا ایک معتمد علیہ شریر ہند و خیانت سے غبن کر گیا ان کو ایسا صدمہ اور ہم و غم پہنچا گیا جس سے انکی تمام اندرونی طاقتین اور قوتین یکدفعہ سلب ہو گئیین اور جلد انہون نے راہ عدم دیکہا	۱۸۹۸ء
پیشگوئی نمبر ۱۲۶	۱۲ مارچ ۱۸۹۷ء	خداوند علیم و خبیر سے خبر پا کر مینے اپنے اشتہار ۱۲ مارچ ۱۸۹۷ء مین اس امر کو ظاہر کر دیا تہا کہ اب سید احمد خان صاحب کے سی ایس آئی کی موت کا وقت	۲۷ مارچ ۱۸۹۸ء
زندہ گواہ		یہ پیشگوئیان قبل از وقت بذریعہ اشتہارون کے ہزارہا لوگون میں شایع ہو چکی تہین ـ	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جن جن پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا ذکر ہو چکا ہے جس جس میں مشرف کیا گیا ہوں وہ جو منجملہ ذیل خارق عادت پیشگوئیاں بتلائیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
		قریب ہی۔ افسوس ہے کہ ایک نظر دیکھنا بھی نصیب نہ ہوا سید صاحب عزت سے پڑھیں کہ اب ملاقات کے عوض میں یہی اشتہار ہے چنانچہ اس اشتہار کے ایک سال بعد سید صاحب وفات پا گئے۔	
پیشگوئی نمبر ۴۹	یکم دسمبر ۱۸۸۸ء	مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک لڑکے کے پیدا ہونے کی بشارت دی چنانچہ قبل ولادت بذریعہ اشتہار کے وہ پیشگوئی شائع ہوئی پھر بعد اسکے وہ لڑکا پیدا ہوا جسکا نام بھی رویا کے مطابق محمود احمد رکھا گیا اور یہ پہلا لڑکا ہے جو سب سے بڑا ہے	۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء
پیشگوئی نمبر ۵۰	۱۸۹۲ء	پھر مجھے دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کی نسبت الہام ہوا کہ جو قبل از ولادت بذریعہ اشتہار شائع کیا گیا الہام یہ تھا سیولد لک الولد۔ ویدنی منک الفضل اور وہ الہام آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۲۶۶ میں بھی درج کیا گیا تھا اور اس کے بعد دوسرا بیٹا پیدا ہوا جس کا نام بشیر احمد ہے۔	۲۰ اپریل ۱۸۹۳ء
پیشگوئی نمبر ۵۱	۱۸۹۴ء	پھر تیسرے بیٹے کی نسبت اللہ تعالیٰ نے مجھے بشارت دی کہ انا نبشرک بغلام اور یہ پیشگوئی رسالہ انوار الاسلام میں قبل از وقت شائع کی گئی۔ چنانچہ اسکے مطابق اللہ تعالیٰ نے تیسرا بیٹا عطا فرمایا جسکا نام شریف احمد ہے۔	۲۴ مئی ۱۸۹۵ء
پیشگوئی نمبر ۵۲	۲۰ جنوری ۱۸۹۷ء	پھر چوتھے لڑکے کی نسبت اللہ تعالیٰ نے مجھے الہام میں بشارت دی	۱۴ جون ۱۸۹۹ء
زندہ گواہ رویت		یہ پیشگوئیاں بذریعہ مطبوعہ اشتہاروں کے ہزارہا لوگوں میں شائع ہو چکی ہیں اور پھر پوری ہوئیں اور ہزاروں زندہ گواہ موجود ہیں۔ مثلاً مولوی حکیم نور الدین صاحب مولوی عبد الکریم صاحب مولوی محمد علی صاحب ایم اے مفتی محمد صادق صاحب قاضی ضیاء الدین صاحب۔ صاحبزادہ سراج الحق صاحب وغیرہ	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جن جن پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا ذکر ہو چکا ہے جس جس میں مشرف کیا گیا ہوں وہ جو منجملہ ذیل خارق عادت پیشگوئیاں بتلائیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
بقیہ پیشگوئی نمبر ۵۲		جسکی اشاعت پر عبد الحق غزنوی نے کچھ اعتراض کئے تو دوبارہ کتاب ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۵۸ پر اس بات کو بڑے زور سے شائع کیا گیا کہ یہ پیشگوئی جبتک پوری ہو ضرور ہے کہ اسوقت تک عبد الحق غزنوی زندہ رہے چنانچہ چوتھا لڑکا بھی جون ۱۸۹۹ء کو پیشگوئی کے مطابق پیدا ہوا جسکا نام مبارک احمد ہے سو الحمد للہ علی ذالک یہ پیشگوئی کس قدر خدا کے ہاتھ سے خصوصیت رکھتی ہے کہ ایک کے تولد کو ایک سن رسیدہ آدمی کے زندہ ہونیکے ایام سے وابستہ کیا اور ایسا ہی ظہور میں آیا جیسا کہ ایک لڑکے کی پیدائش کو پھوڑوں کے ساتھ منسوب کیا اور ایسا ہی ظہور میں آیا	
پیشگوئی نمبر ۵۳	۱۵ مارچ ۱۸۹۷ء	جب میری پیشگوئی کے مطابق لیکھرام کے قتل ہو جانے پر آریوں میں میری نسبت بہت شور مچا اور میرے قتل یا گرفتار ہونیکے لئے سازشیں کیں چنانچہ بعض اخبار والوں نے ان باتوں کو اپنی اخباروں میں بھی درج کیا تو اسوقت اللہ تعالیٰ کیطرف سے مجھے الہام ہوا سلامت بر تو اے مرد سلامت چنانچہ یہ الہام بذریعہ اشتہار کے شائع کیا گیا اور اس وعدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے مجھے مخالفین کے مکر و فریب اور منصوبوں سے محفوظ رکھا	پیشگوئی اپنے وقت پر ظہور میں آ چکی ہے
پیشگوئی نمبر ۵۴	۱۹۰۱ء	کتاب اعجاز المسیح کے بارے میں یہ الہام ہوا تھا کہ من قام للجواب وتنمر فسوف یری انہ تندم وتذمر یعنے جو شخص غصہ سے بھر کر اس کتاب کا جواب	۱۹۰۱ء و ۱۹۰۲ء
زندہ گواہ رویت		پیشگوئی نمبر ۵۲ ضمیمہ انجام آتھم میں شائع ہو کر لاکھوں آدمیوں میں مشہور ہو چکی تھی۔ باقی اس صفحہ کی پیشگوئیوں کے گواہ ہماری جماعت کے اور بہت آدمی ہیں مثلاً صاحبزادہ سراج الحق صاحب مولوی حکیم نور الدین صاحب وغیرہ وغیرہ	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس جس پیرایہ میں مشرف کیا گیا ہوں اُسی جی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیاں بتلائیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
		لکھنے کیلئے طیار ہوگا وہ عنقریب کچھ دیکھیگا کہ وہ نادم ہوا اور حسرت کے ساتھ اسکا خاتمہ ہوا چنانچہ محمد حسن فیضی ساکن موضع بہین تحصیل چکوال ضلع جہلم مدرس مدرسہ نعمانیہ واقعہ شاہی مسجد لاہور نے عوام میں شائع کیا کہ میں اس کتاب کا جواب لکھتا ہوں ۔۔۔ ایسی لاف مارنیکے بعد جب اوسنے جواب کیلئے نوٹ تیار کرنے شروع کئے اور ہماری کتاب کے اندر بعض صداقتوں پر جو ہمنے لکھی تہین لعنۃ اللہ علی الکاذبین لکھا تو جلد ہلاک ہوگیا۔ دیکھو محض یہ لعنت بہیجکر ایک ہفتہ کے اندر ہی آپ لعنتی موت کے نیچے آگیا کیا یہ نشان الٰہی نہیں ۔	
پیشگوئی نمبر ۵۵	۱۷ فروری ۱۹۰۱ء	پیر مہر علیشاہ گولڑوی نے جب اس کتاب اعجاز المسیح کا بہت عرصہ کے بعد جواب اردو میں لکہا تو اس بات کے ثابت ہوجانیسے کہ یہ اردو عبارت بہی لفظ بہ لفظ مولوی محمد حسن بہینی کی کتاب کا سرقہ ہے مہر علیشاہ کی بڑی ذلت ہوئی اور مذکورہ بالا الہام اُسکے حق میں بہی پورا ہوا۔	اگست ۱۹۰۲ء
پیشگوئی نمبر ۵۶	۱۸۹۲ء	صدہا مخالف مولویوں کو مباہلہ کیلئے بلایا گیا تہا جنمین سے عبد الحق غزنوی میدان میں نکلا اور مباہلہ کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسوقت تو صرف چند آدمی ہمارے ساتھ تہے اور اب ایک لاکھ سے بہی کچھ زیادہ ہیں اور روز بروز ترقی کر رہے ہین اور اسکے مقابل جاکر دیکھنا چاہئے کہ عبد الحق کیسا تہہ کتنے ساتھی ہین اور اسکی کیا عزت ہے کیا یہ خدا کا نشان نہین۔	پیشگوئی کا ہر وقت ظہور ہو رہا ہے
زندہ گواہ رویت پیشگوئی نمبر ۵۵ و ۵۶		ان پیشگوئیوں کے گواہ ہزاروں ہزار آدمی ہین مثلاً شیخ رحمت اللہ صاحب منشی ظفر احمد صاحب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی۔ شیخ نور احمد صاحب ایڈیٹر ریاض ہند امرتسر مفتی محمد صادق صاحب ۔ حکیم فضل الدین صاحب بہیروی ۔ سید حامد شاہ صاحب وغیرہ	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس جس پیرایہ میں مشرف کیا گیا ہوں اسی وحی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیاں بتلائیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۵۷	۲۱ دسمبر ۱۸۹۶ء	دسمبر ۱۸۹۶ء میں پنجاب کے صدر مقام لاہور مین ایک بڑا بہاری جلسہ مذاہب ہوا جسمین تمام مذاہب کے وکلاء اور نامی آدمی دور و نزدیک سے اس بات کا فیصلہ کرنیکے لئے جمع ہوئے کہ مذاہب مروجہ میں سے کونسا مذہب حق اور بنی آدم کے لئے سب سے زیادہ مفید اور اصل مقصد زندگی انسانی کا حاصل کرا دینے والا ہے ۔ ہمنے بہی اس جلسہ مین سنانے کیلئے ایک مضمون لکہا اور اس مضمون کے متعلق ہمین قبل از وقت یہ الہام ہوا کہ مضمون سب پر بالا رہا یعنی تمہارا یہ وہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئیگا اور پھر یہ الہام تہا اللہ اکبر خربت خیبر۔ ان اللہ معک - ان اللہ یقوم اینما کنت چنانچہ یہ الہام بذریعہ ایک چہپے ہوئے اشتہار مورخہ ۲۱ ر دسمبر کے قبل جلسہ ہذا ہی دور روز کے اندر ہی دور و نزدیک شائع کیا گیا اور سب لوگوں کو اس بات سے آگاہی دی گئی کہ ہمارا ہی مضمون غالب رہیگا۔ پس ایسا ہی ہوا کہ اس جلسہ مین جسقدر مضامین پڑہے گئے تہے اُن سب پر ہمارا مضمون غالب اور فائق رہا اور خود اُس جلسہ مین غیر مذاہب کے وکلاء نے بہی پلیٹ فارم پر کہڑے ہوکر گواہیان دین کہ مرزا صاحب کا مضمون سب پر غالب رہا اور انگریزی اخبار سول ملٹری گزٹ اور پنجاب آبزرور اور دیگر اخباروں نے بڑے زور سے گواہی دی کہ ہمارا مضمون سب مضامین پر غالب رہا	۲۶-۲۷ دسمبر ۱۸۹۶ء
زندہ گواہ رویت پیشگوئی نمبر ۵۷		یہ پیشگوئی قبل از وقت بذریعہ اشتہار کے شائع کی گئی تہی اور موقعہ پر اسکو پورا ہوتے ہوئے دیکہنے والے ہزاروں آدمی اُسوقت ہر ملت و مذہب کے میدان جلسہ مین موجود تہے جنہوں نے اقرار کیا کہ یہ مضمون غالب رہا اور نیز انگریزی و اُردو اخباروں نے اس امر کی تصدیق کی کہ یہی مضمون سب سے بالا رہا ۔	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس رنگ میں شرف کیا گیا یعنی الہامی وحی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیاں بتلائیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۵۸	۱۸۸۶ء	سنہ ۱۸۸۳ء میں مجکو الہام ہوا کہ تین کو چار کرنیوالا مبارک۔ اور وہ الہام قبل از وقت بذریعہ اشتہار شایع کیا گیا تہا اور اُسکی نسبت تفہیم یہی تہی کہ اللہ تعالیٰ اس دوسری بیوی سے چار لڑکے مجہے دیگا اور چوتہے کا نام مبارک ہوگا اور اس الہام کے وقت منجملہ ان چاروں ایک لڑکا بہی اس نکاح سے موجود نہ تہا اور اب چاروں لڑکے بفضلہ تعالیٰ موجود ہیں	[illegible] ۱۴ جون ۱۸۹۹ء [illegible]
پیشگوئی نمبر ۵۹	۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء	اشتہار مورخہ ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء مین بذریعہ الہام مشتہر کیا گیا تہا کہ احمد بیگ ہوشیار پوری اگر اپنی لڑکی کا نکاح کسی اور کے ساتہہ کریگا تو تین سال کے اندر فوت ہو جائیگا اور اس سے پہلے اُسکے کئی اور عزیز فوت ہونگے چنانچہ اُس لڑکی کی دوسری جگہ نکاح کے بعد ایسا ہی ہوا کہ احمد بیگ جلد میعاد کے اندر فوت ہو گیا اور اس سے پہلے کئی ایک اور اُسکے عزیز فوت ہوئے ہاں اس پیشگوئی کے تین حصوں سے ابہی ایک باقی ہے اور قابل انتظار ہے مگر چونکہ تینوں حصے پیشگوئی کے ایک ہی الہام مین تہے اسلئے دو کے پورا ہونے نے پیشگوئی کی سچائی ظاہر کر دی ہے۔	[illegible]
پیشگوئی نمبر ۶۰	۲۹ جولائی ۱۸۹۷ء	۲۹ جولائی ۱۸۹۷ء کو مینے خواب مین دیکہا کہ ایک صاعقہ مغرب کی طرف سے میرے مکان کیطرف چلی آتی ہے جو بے آواز اور بے ضرر ایک روشن ستارہ	[illegible]
زندہ گواہ رویت [illegible]	پیشگوئی نمبر ۵۸ و ۵۹ پوری ہونے سے پہلے بذریعہ اشتہار شائع کی گئی تہین اشتہار موجود ہین اور تینوں پیشگوئیوں کے گواہ بہی بہت ہین حامد علی منشی ظفر احمد صاحب میان محمد خان صاحب منشی رستم علی صاحب وغیرہ وغیرہ پیشگوئی نمبر ۶۰ سے قبل از وقت تقریباً پانسو آدمیوں کو اطلاع دیگئی تہی چنانچہ بعض کے نام یہ ہین حضرت مولوی نور الدین صاحب۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب۔ مولوی محمد علی صاحب ایم اے		

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس رنگ میں شرف کیا گیا یعنی الہامی وحی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیاں بتلائیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
	بقیہ پیشگوئی نمبر ۶۰	کی مانند آہستہ حرکت کرتی ہوئی میرے مکان کیطرف متوجہ ہوئی ہے اور جب قریب پہنچی تو میری آنکہوں نے صرف ایک چہوٹا ستارہ دیکہا جسکو میرا دل صاعقہ سمجہتا تہا پہر الہام ہوا ماھذا الا تھدید الحکام یعنے یہ ایک مقدمہ ہوگا اور صرف حکام کی بازپرس تک پہنچکر پہر نابود ہو جائیگا اور بعد اسکے الہام ہوا انی مع الافواج اتیک بغتۃ۔ یاتیک نصرتی انی انا الرحمن ذو المجد والعلی یعنے مین اپنی فوجون یعنی ملائکہ کے ساتہہ ناگہانی طور پر تیرے پاس آؤنگا اور اس مقدمہ مین میری مدد تجہے پہونچے گی مین انجام کار تجہے بری کرونگا اور مقصود ٹہراؤنگا مین ہی وہ رحمان ہون جو بزرگی اور بلندی سے مخصوص ہے اور پہر ساتہ اسکے یہ بہی الہام ہوا بلجت آیاتی یعنی میرے نشان ظاہر ہونگے اور ان کے ثبوت زیادہ سے زیادہ ظاہر ہونگے اور پہر الہام ہوا لواءِ فتح یعنے فتح کا جہنڈا۔ پہر الہام ہوا۔ انما امرنا اذا اردنا شیئا ان نقول لہ کن فیکون۔ اس پیشگوئی سے قبل از وقت پانسو آدمیونکو خبر دیگئی تہی کہ ایسا ابتلا آنیوالا ہے مگر آخر بریت ہوگی اور خدا تعالیٰ کا فضل ہوگا چنانچہ میرے رسالہ کتاب البریۃ مین یہ تمام الہامات درج ہین جو قبل از وقت دوستون کو سنائے گئے اور پہر انہین کیلئے لکہا گیا	
	مفتی محمد صادق صاحب۔ حکیم فضل الدین صاحب۔ خواجہ کمال الدین صاحب مولوی شیر علی صاحب۔ حافظ عبد العلی صاحب بی اے۔ میر ناصر نواب صاحب منشی تاج دین صاحب۔ حکیم فضل الٰہی صاحب خلیفہ رجب الدین صاحب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ برادر مرزا ایوب بیگ صاحب منشی تاج الدین صاحب کلرک ودیگر جماعت لاہور۔ حکیم حسام الدین صاحب		

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے میں مشرف کیا گیا تھا اُسی وحی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیاں بتلائیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکین	تاریخ ظہور پیشگوئی
تتمہ پیشگوئی نمبر ۱۰		البریت ہی تالیف ہوئی تا ہمیشہ کیلئے اُن کو یاد رہے کہ جو کچھ قبل از مقدمہ اُن دوستون کو خبر دی گئی وہ سب باتین کیسی صفائی سے اُنکے روبرو ہی پوری ہو گئین۔ یہ مقدمہ اس طرح سے ہوا کہ ایک شخص عبد الحمید نام نے عیسائیون کے سکہلانے پر مجسٹریٹ ضلع امرتسر کے روبرو اظہار دئے کہ مجھے مرزا غلام احمد نے ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کے قتل کرنے کے لئے بھیجا ہے اسپر مجسٹریٹ امرتسر نے میری گرفتاری کے لئے یکم اگست کو وارنٹ جاری کیا جسکی خبر سُنکر ہمارے مخالفین امرتسر و بٹالہ مین ریل کے پلیٹ فارمون اور سڑکون پر آ کر کہڑے ہوتے تھے تا کہ میری ذلت دیکھین لیکن خدا کی قدرت ایسی ہوئی کہ اول تو وہ وارنٹ خدا جانے کہان گم ہو گیا۔ دوم مجسٹریٹ ضلع امرتسر کو بعد مین خبر لگی کہ اُسنے غیر ضلع مین وارنٹ جاری کرنے مین بڑی غلطی کہائی ہے پس اُسنے ۷ اگست کو جلدی سے صاحب ضلع گورداسپور کو تار دیا کہ وارنٹ فوراً روک دو جس پر سب حیران ہوئے کہ وارنٹ کیسا لیکن مثل مقدمہ کے آنے پر صاحب ضلع گورداسپور نے ایک معمولی سمن کے ذریعہ سے مجھے بُلایا اور عزت کیساتھ اپنے پاس کرسی دی یہ صاحب ضلع جسکا نام کپتان ایم ڈبلیو ڈگلس تھا بسبب بیدار مغز اور دانشمند اور منصف مزاج ہونیکے فوراً سمجھ گیا کہ مقدمہ بے اصل اور جھوٹا ہے اسلئے میںنے ایک دوسرے مقام مین اسکو پیلاطوس سے نسبت دی ہے	

زندہ گواہ رویت نمبر ۱۰	سید حامد شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر صاحب ضلع۔ شیخ مولا بخش صاحب سوداگر و دیگر جماعت سیالکوٹ۔ شیخ رحمت اللہ صاحب لاہور۔ منشی ظفر احمد صاحب۔ میان محمد خان صاحب۔ منشی محمد اروڑا صاحب و دیگر جماعت کپورتھلہ۔ خلیفہ نور الدین صاحب و دیگر جماعت جمون۔ چوہدری رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر۔ سید امیر شاہ صاحب ڈپٹی انسپکٹر وغیرہ یہ چند ایک نام بطور نمونہ کے لکھے گئے ہین۔

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے میں مشرف کیا گیا ہون اُسی وحی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیان جو دنیا پر ظاہر ہو چکین	تاریخ ظہور پیشگوئی
تتمہ پیشگوئی نمبر ۱۰		بلکہ مردانگی اور انصاف مین اس سے بڑھکر لیکن خدا کا اور فضل یہ ہوا کہ خود عبد الحمید نے عدالت مین اقرار کر لیا کہ عیسائیون نے مجھے سکہلا کر یہ اظہار دلایا تھا ورنہ یہ بیان سراسر جھوٹ ہے کہ مجھے قتل کے لئے ترغیب دی گئی تھی پس صاحب ضلع نے اس آخری بیان کو صحیح سمجھا اور بڑے زور و شور کا چٹھا لکھ کر مجھے بری کر دیا اور تبسّم کے ساتھ عدالت مین مجھے مبارکباد دی فالحمد للہ علی ذالک	
پیشگوئی نمبر ۱۱	۲۹ جولائی ۱۸۹۷ء	اسی مذکورہ بالا سلسلہ الہام مین ایک الہام یہ تھا کہ مخالفون مین پھوٹ اور ایک شخص متنافس کی ذلت اور اہانت اور ملامت خلق۔ چنانچہ اس الہام کا ایک حصہ تو اس طرح پر پورا ہوا کہ ہمارے مخالفین یعنی عبد الحمید اور اسکو سکہانے والے عیسائیون مین پھوٹ پڑی کہ عبد الحمید صاحب نے اقرار کر لیا کہ مجھے ان لوگون نے یہ جھوٹی بات سکہائی تھی ورنہ اصل مین یہ کچھ بات نہ تھی صرف انکے بہکانے پر مینے ایسا کہا۔ اور یہ الہام قبل از وقت تین سو سے زیادہ اشخاص کو سنا دیا گیا تھا اور وہ زندہ ہین	۲۰ اگست ۱۸۹۷ء
پیشگوئی نمبر ۱۲	۲۹ جولائی ۱۸۹۷ء	اور دوسرا حصہ الہام کا اس طرح سے پورا ہوا کہ دوران مقدمہ مین جب معترضان کے ایڈوکیٹ مولوی محمد حسین میری مخالفت مین عیسائیون کے گواہ بن کر پیش ہوئے تو برخلاف اپنی امیدون کے میری عزت دیکھ کر اس طمع خام مین پڑے کہ ہم بھی کرسی مانگین چنانچہ آتے ہی اُنہون نے سوال کیا کہ مجھے	۱۰ اگست ۱۸۹۷ء

زندہ گواہ رویت	ان پیشگوئیون کے گواہ ہزارون آدمی موافق و مخالف موجود ہین چنانچہ بعض کے نام یہ ہین حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب شیخ رحمت اللہ صاحب صاحبزادہ سراج الحق صاحب مفتی محمد صادق صاحب خلیفہ نور الدین صاحب خواجہ کمال الدین صاحب مولوی شیر علی صاحب بی اے مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے وغیرہم

نمبر شمار	پیشگوئی تاریخ بیان	جس جس میں شرف کیا گیا ہو اسی جس کی سند جو ذیل خارق عادت پیشگوئیاں بتلائی جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	پیشگوئی تاریخ ظہور
		کرسی ملنی چاہئے تھی مگر افسوس کہ صاحب ڈپٹی کمشنر نے انکو جھڑک دیا اور سخت جہالت کہ انکو کرسی نہیں ملسکتی سو یہ خدا کا ایک نشان تھا کہ جو کچھ انہوں نے میرے لئے چاہا وہ خود انکو پیش آگیا۔	
پیشگوئی نمبر ۹۲	۲۹ مارچ ۱۸۹۷ء	اسی سلسلہ الہامات میں ایک یہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ بلجت آیاتی یعنے میرے نشان ظاہر ہونگے اور اُنکے ثبوت زیادہ سے زیادہ ظاہر ہونگے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اس واقعہ سے قریباً ڈیڑھ سال بعد عبد الحمید ملزم کو پھر گرفتار کیا گیا اور کتنی مدت زیر حراست رکھ کر اُس سے پھر اظہار لئے گئے مگر اس نے یہی گواہی دی کہ میرا پہلا بیان ہی جھوٹا تھا جو عیسائیوں کے سکھلانے پر میں نے کہا تھا پس اس طرح خدا نے میری بریت کو مکمل کر دیا اس الہام کے یہ معنے تھے کہ میری بریت کیلئے اور بھی خدا کی طرف سے نشان ظاہر ہونگے سو ایسا ہی ظہور میں آیا۔	۱۲ اکتوبر ۱۸۹۹ء
پیشگوئی نمبر ۹۳	۱۸۶۹ء	اسی مقدمہ کے ذریعہ سے جو خون کے الزام کا مقدمہ تھا وہ الہامی پیشگوئی پوری ہوئی جو براہین احمدیہ میں اس مقدمہ سے ۲۰ برس پہلے درج تھی اور وہ الہام یہ ہے۔ فبرّاہُ اللّٰہ ممّا قالوا وکان عند اللّٰہ وجیہا یعنے خدا اس شخص کو اس الزام سے جو اسپر لگایا جائیگا بری کر دیگا کیونکہ وہ خدا کے نزدیک وجیہہ ہے سو یہ خدا تعالیٰ کا ایک بھاری نشان ہے کہ باوجودیکہ قوموں نے میرے ذلیل کرنیکے لئے اتفاق کر لیا تھا مسلمانوں	۱۸۹۷ء
زندہ گواہ رویت		ان پیشگوئیوں کے گواہ بہت سے احباب ہیں مثلاً منشی تاج الدین صاحب میر ناصر نواب صاحب مولوی عبد الکریم صاحب۔ مولوی سید محمد احسن صاحب مولوی قطب الدین صاحب حافظ عبد العلی صاحب بی اے۔ میر محمد اسمٰعیل صاحب۔ صاحبزادہ منظور احمد صاحب وغیرہ وغیرہ	

نمبر شمار	پیشگوئی تاریخ بیان	جس جس میں شرف کیا گیا ہو اسی جس کی سند جو ذیل خارق عادت پیشگوئیاں بتلائی جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	پیشگوئی تاریخ ظہور
بقیہ پیشگوئی نمبر ۹۴		کیطرف سے مولوی محمد حسین صاحب تھے ہندوؤں کیطرف سے لالہ رام بھجدت وکیل تھے اور عیسائیوں کیطرف سے ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک صاحب مع اپنی تمام جماعت آئے اور جنگ احزاب کی طرح ان قوموں نے بالاتفاق میرے پر چڑھائی کی تھی لیکن خدا تعالیٰ نے سب کو ذلیل کیا اور مجھے بری کیا اور عبد الحمید کے منہ سے اس طرح سچ نکلوایا جس طرح یوسف کے مقابلہ میں زلیخا کے منہ سے سچ نکل گیا تھا۔ اور یا جس طرح حضرت موسیٰ کے مقابلہ میں اُس مفتری عورت کے منہ سے سچ نکل گیا تھا تا وہ بات پوری ہو جسکی طرف اس الہامی پیشگوئی میں اشارہ تھا کہ برّاہ اللّٰہ مما قالوا۔	
پیشگوئی نمبر ۹۵	۱۸۸۶ء	ایکدفعہ مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیارپور کے فرش کو آگ لگی ہوئی ہے اور اُس آگ کو اس عاجز نے بار بار پانی ڈالکر بجھایا ہے اسی وقت میرے دل میں خدا تعالیٰ کیطرف سے یقین کامل یہ تعبیر ڈالی گئی کہ شیخ صاحب پر اور اُنکی عزت پر سخت مصیبت آویگی اور وہ مصیبت اور بلا صرف میری دعا سے دور کیجاویگی میں نے اس خواب سے شیخ صاحب موصوف کو بذریعہ ایک مفصل خط کے اطلاع دیدی تھی چنانچہ اسکے چھ ماہ بعد شیخ مہر علی صاحب ایک ایسے الزام میں پھنس گئے کہ انہیں پھانسی کا حکم دیا گیا ایسے نازک وقت میں اُسکے بیٹے کی درخواست سے دعا کی گئی اور رہائی کی بشارت اُنکے بیٹے کو لکھی گئی چنانچہ اسکے بعد وہ بالکل رہا ہو گئے۔	۱۸۸۶ء
زندہ گواہ رویت		اس نشان کے گواہ خود شیخ مہر علی صاحب اور اُنکے بیٹے اور دیگر سینکڑوں لوگ ضلع ہوشیارپور وغیرہ کے ہیں دیکھو اشتہار ۲۵ فروری ۱۸۹۳ء۔	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس جس امر میں شرف کیا گیا ہو یا جس کی مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیاں بتلائیں جو بنا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۹۴	قریباً ۱۸۸۰ء	ایکدفعہ کشفی طور پر مجھے للعہ یا للعہ روپیہ دکھائے گئے اور پھر یہ الہام ہوا کہ ماجہے خان کا بیٹا اور شمس الدین پٹواری ضلع لاہور بھیجنے والے ہیں پھر بعد اسکے کارڈ آیا جسمیں لکھا تھا کہ للعہ ماجہے خان کے بیٹے کی طرف سے ہیں اور للعہ روپے شمس الدین پٹواری کیطرف سے ہیں پھر اسی تشریح سے روپیہ آئے لہ	قریباً ۱۸۸۰ء
پیشگوئی نمبر ۹۵	۲۰ نومبر ۱۸۹۵ء	جب میری لڑکی مبارکہ والدہ کے پیٹ میں تھی تو حساب کی غلطی سے فکر دامنگیر ہوا اور اسکا غم حد سے بڑھ گیا کہ شائد کوئی اور مرض ہو تب میں نے جناب الہی میں دعا کی تو الہام ہوا کہ آیدآن روزے کہ مستخلص شود۔ اور مجھے تفہیم ہوئی کہ لڑکی پیدا ہوگی۔ چنانچہ اس کے مطابق ۲۷ رمضان ۱۳۱۴ھ کو لڑکی پیدا ہوئی۔ جسکا نام مبارکہ رکھا گیا	۲ مارچ ۱۸۹۷ء
پیشگوئی نمبر ۹۶	۱۸۹۶ء	ایک اور زبردست نشان جو میری صداقت میں ظاہر ہوا یہ ہے کہ ایک مولوی صاحب نے کتاب نبراس تالیف صاحب زمرد کا حاشیہ لکھتے ہوئے میری حق میں کسر اللہ کی بددعا کی اس بددعا کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص کے حق میں یہ بددعا کی جائے وہ ایسا تباہ ہو جائے کہ اسکی ساری اولاد مر جائے اور وہ ابتر رہ جائے سو ابھی مولوی مذکور حاشیہ ختم کرنے نہ پایا تھا کہ اسکی سب اولاد مر گئی اور وہ خود بھی ابتر ہو گیا اور مجھے خدا نے ایک اور بیٹا عطا فرمایا۔	۱۸۹۷ء
زندہ گواہ روئیت		اس کرامت کے گواہ شیخ حامد علی صاحب ساکن تہہ غلام نبی۔ کوٹھا باشندہ ضلع امرتسر اور قادیان کے اکثر باشندے ہیں۔ اسکے گواہ مولوی نورالدین صاحب مولوی عبدالکریم صاحب اور دیگر بہت سے احباب ہیں۔	

نمبر شمار	پیشگوئی تاریخ بیان	جس جس امر میں شرف کیا گیا ہو یا جس کی مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیاں بتلائیں جو بنا پر ظاہر ہو چکیں	پیشگوئی تاریخ ظہور
پیشگوئی نمبر ۹۷	۱۸۹۷ء	ایسا ہی مولوی غلام دستگیر قصوری نے اس عاجز کے لئے اپنی کتاب فتح رحمانی کے صفحہ ۲۷ میں میرے پر بددعا کی تھی آخر اس بددعا کا یہ اثر ہوا کہ وہ بہت جلد مر گیا	چند سال بعد تصنیف کتاب
پیشگوئی نمبر ۹۸	قریباً ۱۸۹۳ء	ایسا ہی مولوی اسمعیل علیگڈہی نے اپنی کتاب میں مجھے ظالم اور مفتری قرار دیکر بطور مباہلہ کے اپنی کتاب میں میرے حق میں بددعا کی تو اللہ تعالی نے اس کو ہلاک کر دیا۔ دیکھو رسالہ مولوی اسمعیل۔	قریباً ۱۸۹۴ء
پیشگوئی نمبر ۹۹	قریباً ۱۸۹۰ء	ایسا ہی محی الدین لکھوکے والے نے اپنا ایک الہام میرے متعلق شائع کیا کہ مرزا صاحب فرعون اور فرعون کی طرح میری تباہی چاہی تو اللہ تعالی نے جلد تر اسکو پکڑا اور ہلاک کر دیا اور اسکی وفات سے پہلے بذریعہ خط اُسکو اطلاع دی گئی تھی	قریباً ۱۸۹۳ء
پیشگوئی نمبر ۱۰۰	۱۹۰۱ء	ایسا ہی مولوی محمد حسن فیضی ساکن بھین نے ہمارے متعلق ہماری کتاب اعجاز المسیح پر الفاظ لعنت اللہ علی الکاذبین کے ساتھ مباہلہ کیا تو اللہ تعالی نے ایک دو ماہ کے اندر اندر اُسکو ہیبت ناک بیماری کے ساتھ ہلاک کر دیا اور اس قسم کے اور بہت سے نشان ہیں مگر سب کے بیان کی یہاں گنجائش نہیں۔	۱۹۰۲ء
پیشگوئی نمبر ۱۰۱	قریباً ۱۸۸۵ء	من جملہ ان نشانات کے جو خالق ارض و سما نے میرے ہاتھ پر ظاہر فرمائے ایک یہ بھی ہے کہ ایک دفعہ سیٹھے باوا نانک صاحب کو خواب میں دیکھا کہ	۱۸۹۵ء
زندہ گواہ روئیت		ان نشانات کے پورا ہونے کے گواہ ان متوفی لوگوں کی اپنی کتابیں اور رسالے اور اشتہار ہیں جو کہ انہوں نے ہماری مخالفت میں شائع کئے اور ہمارے وہ الہامات ہیں جو قبل از وقت ایسے لوگوں کی ہلاکت کے متعلق ہزاروں لوگوں میں شائع ہو چکے تھے اور دیگر زندہ گواہ ان کے متعلق مولوی عبدالکریم و صاحبزادہ سراج الحق [illegible]	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جن وحی سے مین مشرف کیا گیا اور جو الہامی طور پر مجھے بتلائے گئے یا ذیل خارق عادت پیشگوئیان بتلائین جو دنیا پر ظاہر ہو چکین	تاریخ ظہور پیشگوئی
نمبر پیشگوئی [illegible] سنہ [illegible]		اونہون نے اپنے تئین مسلمان ظاہر کیا ہی اور مینے دیکہا کہ ایک ہندو انکے چشمہ سے پانی پی رہا ہے پس مینے اس ہندو کو کہا کہ یہ چشمہ گدلا ہے ہمارے چشمے سے پانی پیو تیس برس کا عرصہ ہوا ہے جبکہ مینے یہ خواب یعنی باوا نانک صاحب کو مسلمان دیکھا اسی وقت اکثر ہندوؤن کو سنایا گیا تہا اور مجھے یقین تہا کہ اسکی کوئی تصدیق پیدا ہو جائیگی چنانچہ ایک مدت کے بعد وہ پیشگوئی بکمال صفائی پوری ہو گئی اور تین سو برس کے بعد وہ چولہ ہمین دستیاب ہو گیا کہ جو ایک صریح دلیل باوا صاحب کے مسلمان ہونے پر ہے یہ چولہ جو ایک قسم کا پیراہن ہے بمقام ڈیرہ نانک باوا نانک صاحب کی اولاد کے پاس بڑی عزت اور حرمت سے بطور تبرک محفوظ ہے اور سکہونکی تاریخی کتابون مین لکہا ہے کہ اس چولہ کو باوا نانک صاحب پہنا کرتے تہے اسپر بہت سی قرآنی آئتین لکہی ہوئی ہین جنمین سے ایک یہ سورۃ ہے قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوًا احد اور ایک یہ آیۃ ہے ان الدین عند اللہ الاسلام ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخاسرین۔ ایسے چولے باوا نانک صاحب کے زمانہ مین وہ فقیر بنایا کرتے تہے جن کا دعوے تہا کہ ہم اسلام مین محو ہین پس باوا صاحب کا یہ چولا آپ کو صرف مسلمان ہی نہین بناتا بلکہ کامل مسلمان بناتا ہے۔ بعض سکہون کا	
زندہ گواہ رویت [illegible]		اس نشان کے متعلق الہامات کے قبل از وقت سننے والے بہت سارے لوگ ہین منجملہ اُن کے صاحبزادہ سراج الحق صاحب نعمانی۔ اور شیخ حامد علی صاحب۔ اور شیخ عبد اللہ صاحب سنوری۔ منشی تاج الدین صاحب	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جن وحی سے مین مشرف کیا گیا اور جو الہامی طور پر مجھے بتلائے گئے یا ذیل خارق عادت پیشگوئیان بتلائین جو دنیا پر ظاہر ہو چکین	تاریخ ظہور پیشگوئی
نمبر پیشگوئی [illegible] سنہ [illegible]		یہ جواب کہ یہ چولا باوا صاحب نے ایک قاضی سے زبردستی چہینا تہا یہ بیہودہ جواب ہے سکہون کو اب تک خبر نہین کہ قاضیون کا کام نہین کہ چولے اپنے پاس رکہین اسلام مین چولے رکہنا اُس زمانہ مین فقیرون کی ایک رسم تہی پس یہ بات بہت صحیح ہے کہ باوا صاحب کے مرشد نے جو مسلمان تہا یہ چولہ انکو دیا تہا ہان یہ بہی ہو سکتا ہے بلکہ جنم ساکہیون مین بہی لکہا ہے کہ چونکہ باوا صاحب نیکبخت آدمی تہے اور بڑی مردانگی سے ہندوؤن سے قطع تعلق کر بیٹھے تہے مرد میدان بہی بڑے تہے اور ایک شخص حیات خان نامی افغان کی لڑکی سے نکاح بہی کیا تہا اور ملتان اور چند دوسرے اولیائے اسلام کے مقبرون پر چلہ کشی بہی کی تہی اسلئے خدا سے الہام پا کر یہ چولا انہون نے بنایا تہا یہ انکی کرامت ہے گویا چولہ آسمان سے اُترا اور میری خواب مین جو باوا نانک صاحب نے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا اس سے یہی مراد تہی کہ ایک زمانہ مین انکا مسلمان ہونا پبلک پر ظاہر ہو جائیگا چنانچہ اسی امر کیلئے کتاب ست بچن تصنیف کیگئی تہی اور یہ جو مینے ہندو کو کہا کہ یہ چشمہ گدلا ہے ہمارے چشمہ سے پانی پیؤ اس سے یہ مراد تہی کہ ایسا زمانہ آنیوالا ہے کہ اہل ہنود اور سکہون پر اسلام کی حقانیت صاف طور سے کہل جائیگی اور باوا صاحب کا چشمہ جسکو حال کے سکہون نے اپنی کم فہمی سے گدلا بنا رکہا ہے دوسرے ذریعہ صاف کیا جائیگا اور جس تعلق کو باوا صاحب نے ہندو قوم سے بڑی مردی اور مردانگی	
زندہ گواہ رویت [illegible]		مولوی نور الدین صاحب وغیرہ بہت سے احباب ہین اور اس کے پورا ہونیکا ثبوت خود چولہ ڈیرہ بابا نانک مین اب تک موجود ہے جو چاہے جا کر خود دیکہہ سکتا ہے اور اُن آیات کو پڑہ سکتا ہے جو مینے اپنی کتاب ست بچن مین لکہدی ہین	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے مین مشرف کیا گیا ہون اسی وحی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیان بتلائین جو دنیا پر ظاہر ہو چکین	تاریخ ظہور پیشگوئی
		کے ساتہہ توڑ دیا تہا وہ توڑنا دوبارہ ثابت کر دیا جائیگا اور باوا صاحب کا اپنے چولہ پر یہ لکہنا کہ اسلام کے بغیر کسی جگہ نجات نہین اگر سکہہ مذہب کے لوگ اسی ایک فقرے پر توجہ کرتے تو وہ مدت سے وہی پاک رنگ اختیار کر لیتے جو باوا صاحب نے اختیار کیا تہا۔ باوا نانک درحقیقت ایک ایسا شخص سکہون مین گذرا ہے جس کو سکہون نے شناخت نہین کیا اکثر لوگ اسلام کی سچائی بذریعہ کتابون کے دریافت کرتے ہین مگر باوا نانک نے خدا کے الہام سے سچائی اسلام کی معلوم کر لی تعجب جس قوم کا پیشوا ایسا صاف دل اور حامی اسلام ہو جسنے اسلام کی گواہی دیکر تکلیفین بہی بہت اٹہائین اسی کی قوم اور اسی کے پیرو اسلام سے اس قدر دور اور مہجور ہین -	
پیشگوئی نمبر ۵۸	[illegible] ۱۸۸۸ء	ایک دفعہ مولوی محمد حسین بٹالوی کا ایک دوست انگریزی خوان نجف علی نام (جو کہ کابل مین بہی گیا تہا اور شائد اب بہی وہان ہے) میرے پاس آیا اور اسکے ہمراہ مجہی مرزا خدا بخش صاحب بہی تہے۔ ہم تینون سیر کیلئے باہر گئے تو راستہ مین کشفی طور پر مجہے معلوم ہوا کہ نجف علی نے میری مخالفت اور نفاق مین کچہہ باتین کی ہین چنانچہ یہ کشف اسکو سنایا گیا تو اس نے اقرار کیا کہ یہ بات صحیح ہے[۱]۔	[illegible] ۱۸۸۸ء
پیشگوئی نمبر ۵۹	۱۸۶۸ء	عرصہ قریبًا اٹہائیس برس کا گذرا ہے کہ مینے خواب مین ایک فرشتہ ایک لڑکے کی صورت مین دیکہا جو ایک اونچے چبوترے پر بیٹہا ہوا تہا اور اسکے ہاتہہ مین ایک پاکیزہ نان تہا جو نہایت چمکیلا تہا وہ نان اوسنے مجہے دیا	برابر ۲۵ سال کے بعد سے ظہور [illegible]
[illegible]		اس[۱] نشان کے گواہ مرزا خدا بخش صاحب ہین -	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے مین مشرف کیا گیا ہون اسی وحی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیان بتلائین جو دنیا پر ظاہر ہو چکین	تاریخ ظہور پیشگوئی
بقیہ پیشگوئی نمبر ۵۹		اور کہا کہ یہ تیرے لئے اور تیرے ساتہہ کے درویشون کے لئے ہے یہ اس زمانہ کی خواب ہے جبکہ مین نہ کوئی شہرت اور نہ کوئی دعوی رکہتا تہا اور نہ میرے ساتہہ درویشون کی کوئی جماعت تہی مگر اب میرے ساتہہ بہت سی وہ جماعت ہے جنہون نے خود دین کو دنیا پر مقدم رکہہ کر اپنے تئین درویش بنا دیا ہے اور اپنے وطنون سے ہجرت کرکے اور اپنے قدیم دوستون اور اقارب سے علیحدہ ہوکر ہمیشہ کیلئے میری ہمسائیگی مین آ آباد ہوئے ہین - اور نان سے مین نے یہ تعبیر کی تہی کہ خدا ہمارا اور ہماری جماعت کا آپ متکفل ہوگا اور رزق کی پریشانی ہمکو پراگندہ نہین کریگی چنانچہ سالہاے دراز سے ایسا ہی ظہور مین آرہا ہے[۱] -	
پیشگوئی نمبر ۶۰	۲-۱ اگست ۱۸۷۶ء	میرے والد میرزا غلام مرتضی صاحب مرحوم کی وفات کا وقت جب قریب آیا اور صرف چند پہر باقی رہ گئے تہے تو اللہ تعالی نے مجہے انکی وفات سے بدین الفاظ خبر دی والسماءِ والطارق یعنے قسم ہے آسمان کی اور اس حادثہ کی جو آفتاب کے غروب کے بعد ظہور مین آویگا۔ سو یہ پیشگوئی اس طرح پوری ہوئی کہ بعد غروب آفتاب میرے والد صاحب مرحوم نے وفات پائی[۲]	۲ اگست ۱۸۷۶ء
پیشگوئی نمبر ۶۱	۱۸۸۰ء	ایک مرتبہ مین ایسا سخت بیمار ہوا کہ میرا آخری وقت سمجہکر مجہہ کو مسنون طریقہ سے تین دفعہ سورۂ یٰس سنائی گئی اور میری زندگی سے سب مایوس ہو چکے تہے	۱۸۸۰ء
[illegible]		[۱] اس خواب کے گواہ حافظ حامد علی صاحب و دیگر ساکنانِ قادیان ہین [۲] اس پیشگوئی کے گواہ لالہ شرمپت و ملاوامل ہین -	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے مین مشرف کیا گیا انہا اسی وحی سے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیان بتلائی گئی ہین جو دنیا پر ظاہر ہو چکین	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۶۶		اور بعض عزیز دیواروں کے پیچھے روتے تھے تب اللہ تعالی نے الہاماً مجھے یہ دعا سکھلائی سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم اللهم صل على محمد وعلى آل محمد اور القا ہوا کہ دریا کے پانی مین جسکے ساتھ ریت بھی ہو ہاتھ ڈال اور یہ کلمات طیبہ پڑھ اور اپنے سینے اور پشت سینہ اور دونون ہاتھون اور مونہہ پر اسکو پھیر کہ تو اس سے شفا پائیگا چنانچہ اسپر عمل کیا گیا اور ابھی پیالہ ختم نہ ہونے پایا تھا کہ مجھے بکلی صحت ہوگئی۔ پھر یہ الہام ہوا وان كنتم فى ريب مما نزلنا على عبدنا فأتوا بشفاء من مثله یعنے اگر تمہین اس نشان مین شک ہو جو ہمنے شفا دیکر دکھایا ہے تو تم اسکی نظیر پیش کرو۔	
پیشگوئی نمبر ۶۷	قریباً ۱۸۸۱ء	خدائے عزوجل کے زبردست نشانون مین سے ایک یہ ہے کہ عرصہ تخمیناً بیس سال کا گذرا ہے کہ جب مجھے ایک مقدس وحی کے ذریعہ سے خبر دیگئی تھی کہ خدا تعالی ایک شریف خاندان مین میری شادی کریگا اور وہ قوم کے سید ہونگے اور اس بیوی کو خدا مبارک کریگا اور اس سے اولاد پیدا ہوگی اور پھر یہ الہام ہوا کہ ہرچہ باید نو عروسی را ہمہ سامان کنم یعنے اس شادی کے تمام ضروریات کا پورا کرنا میرے ذمہ ہوگا چنانچہ اسنے اس وعدہ کے موافق شادی کے بعد اسکے ہر ایک بوجھ سے مجھے سبکدوش کر دیا اور ہمیشہ کرتا رہا اور سب سامان میسر آئے اور حسن معاشرت کیلئے سب سامان میسر آگئے	۱۸۸۴ء
		اس نشان کے گواہ شیخ حامد علی اور لالہ شرمپت اور ملاوامل کھتری اور دیگر بہت سے لوگ ہین جنکو پہلے سے اس وحی کی خبر دی گئی تھی	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے مین مشرف کیا گیا ہوں اسی وحی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیان بتلائی ہین جو دنیا پر ظاہر ہو چکین	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۶۸		اور کسی طرح کی تکلیف پیش نہ آئی بلکہ ہر طرح کا آرام پہنچا اور دوسرا پہلو اس نشان کا یہ ہے کہ جب شادی کے متعلق مجھ پر مقدس وحی نازل ہوئی تھی تو اس وقت میرا دل و دماغ اور جسم نہایت کمزور تھا اور علاوہ ذیابیطس اور دوران سر اور تشنج قلب کے دق کی بیماری کا اثر ابھی بکلی دور نہ ہوا تھا اس نہایت درجہ کے ضعف مین جب نکاح ہوا تو بعض لوگون نے افسوس کیا کیونکہ میری حالت مردمی کالعدم تھی اور پیرانہ سالی کے رنگ مین میری زندگی تھی چنانچہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے مجھے خط لکھا تھا جو اب تک موجود ہے کہ آپ کو شادی نہین کرنی چاہیئے تھی ایسا نہ ہو کہ کوئی ابتلا پیش آوے مگر باوجود ان کمزوریوں کے خدا نے مجھے پوری قوت صحت اور طاقت بخشی اور چار لڑکے عطا کئے۔	
پیشگوئی نمبر ۶۹	فروری ۱۸۹۶ء	ایک شخص اہل تشیع مین سے جو اپنے آپ کو شیخ نجفی کے نام سے مشہور کرتا تھا ایک دفعہ لاہور مین آکر ہمارے مقابلہ مین بہت شور مچانے لگا اور نشان کا طلبگار ہوا چنانچہ ہمنے باشاعت اشتہار یکم فروری ۱۸۹۶ء اسکو یہ وعدہ دیا کہ چالیس روز تک تجھے اللہ تعالی کوئی نشان دکھلائیگا سو خدا کا احسان ہے کہ ابھی چالیس دن پورے نہ ہوئے تھے کہ نشان ہلاکت لیکھرام پشاوری وقوع مین آگیا تب تو شیخ ضال نجفی فوراً لاہور سے بھاگ گیا	مارچ ۱۸۹۷ء
زندہ گواہ رویت		ان پیشگوئیون کے گواہ حکیم فضلدین صاحب منشی تاجدین صاحب مفتی محمد صادق صاحب مولوی نورالدین صاحب شیخ حامد علی صاحب میان عبداللہ صاحب سنوری منشی ظفر احمد صاحب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جن وحی سے میں مشرف کیا گیا ہوں اس وحی نے مندرجہ ذیل خارق عادات و پیشگوئیاں بتلائیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۸۰	زبانی ۱۸۷۷ء	مارٹن کلارک والے مقدمہ سے قریباً پچیس سال پہلے مین ایکدفعہ خواب مین دیکھ چکا تھا کہ مین ایک عدالت مین کسی حاکم کے سامنے حاضر ہون اور نماز کا وقت آگیا ہے تو مینے اُس حاکم سے نماز کیلئے اجازت طلب کی تو اُسنے کشادہ پیشانی سے مجھ اجازت دیدی چنانچہ اسکے مطابق اِس مقدمہ مین عین دورانِ مقدمہ مین جبکہ مینے کپتان ڈگلس سے نماز کے لئے اجازت چاہی تو اُس نے بڑی خوشی سے مجھے اجازت دی	۱۸۹۷ء
پیشگوئی نمبر ۸۱	۱۱ اپریل ۱۹۰۰ء	عید اَضحٰے کی صبحکو مجھے الہام ہوا کہ کچھ عربی مین بولو چنانچہ بہت احباب کو اس بات سے اطلاع دی گئی اور اس سے پہلے مینے کبھی عربی زبان مین کوئی تقریر نہین کی تھی لیکن اُس دن مین عید کا خطبہ عربی زبان مین پڑھنے کیلئے کھڑا ہوا تو اللہ تعالےٰ نے ایک بلیغ فصیح پر معانی کلام عربی مین میری زبان مین جاری کی جو کتاب خطبہ الہامیہ مین درج ہے۔ وہ کئی جزو کی تقریر ہے جو ایک ہی وقت مین کھڑے ہو کر زبانی فی البدیہہ کہی گئی اور خدا نے اپنے الہام مین اسکا نام نشان رکھا کیونکہ وہ زبانی تقریر محض خدائی قوت سے ظہور مین آئی۔ مین ہرگز یقین نہین مانتا کہ کوئی فصیح اور اہل علم اور ادیب عربی بھی زبانی طور پر ایسی تقریر کھڑا ہو کر کر سکے یہ تقریر وہ ہے جس کے اِس وقت قریباً ڈیڑھ سو آدمی گواہ ہونگے [۱]	۱۱ اپریل ۱۹۰۰ء
زندہ گواہ رویت نمبر ۸۱		اس الہام سے قبل از وقت بہت سے احباب کو اطلاع دی گئی چنانچہ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ مفتی محمد صادق صاحب مولوی عبد الکریم صاحب مولوی نورالدین صاحب مولوی محمد علی صاحب شیخ عبد الرحمان صاحب ماسٹر عبد الرحمن صاحب مولوی شیر علی حافظ عبد العلی وغیرہ کثیر التعداد دوست اسکے گواہ ہین جنہون نے اس نشان کو بچشم خود	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جن وحی سے میں مشرف کیا گیا ہوں اس وحی نے مندرجہ ذیل پیشگوئیاں بتلائیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۸۲	زبانی فروری ۱۹۰۷ء	ایک رات کو مجھے اس طرح الہام ہوا کہ جیسے اخبار عن الغائب ہوتا ہے اور وہ یہ الفاظ تھے انی افرّ مع اھلی الیک۔ یہ الہام سب دوستونکو سنایا گیا چنانچہ اُسی دن خلیفہ نورالدین صاحب کا جمون سے خط آیا کہ اس شہر مین طاعون کا زور پڑ گیا ہے اور مین آپسے اجازت چاہتا ہون کہ اپنے سب بال بچے کو ساتھ لیکر قادیان چلا آؤن [۱]	زبانی فروری ۱۹۰۷ء
پیشگوئی نمبر ۸۳	۱۸۸۸ء	ایک دفعہ قادیان کے آریون نے بہت اصرار کیا کہ کوئی نشان دکھلاؤ اور ہمارے مخالف شرکاء مرزا نظام الدین اور مرزا امام الدین بھی نشان دیکھنے کے طلبگار تھے تب ان سب پر حجت ملزمہ قایم کرنے کیواسطے اللہ تعالی سے الہام پا کر مینے یہ پیشگوئی کی کہ مرزا امام الدین اور مرزا نظام الدین پر اکتیس ماہ کے اندر ایک سخت مصیبت پڑیگی یعنی اُنکی اولاد مین سے کوئی ایسا آدمی مرجائیگا جس کا مرنا اُن کے لئے تکلیف اور تفرقہ کا موجب ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب اکتیس ماہ کے پورا ہونے مین ابھی پندرہ دن باقی تھے تو مرزا نظام الدین کی لڑکی جو کہ امام الدین کی برادرزادی تھی ۲۵ سال کی عمر مین ایک چھوٹا سا بچہ چھوڑ کر مر گئی جس کا صدمہ ان سب پر بہت سخت ہوا اور یہ امر ان کے واسطے اور نیز آریون کے واسطے ایک بڑا نشان ہوا [۲]	۱۸۹۰ء
زندہ گواہ رویت نمبر ۸۲ و ۸۳		[۱] اس الہام کے گواہ بہت سے آدمی ہین جو اسوقت قادیان مین موجود تھے منجملہ انکے مولوی نورالدین صاحب مولوی عبد الکریم صاحب مولوی محمد علی صاحب مفتی محمد صادق صاحب حکیم فضلدین صاحب مولوی شیر علی صاحب وغیرہ ہین [۲] اسکے گواہ مرزا امام الدین نظام الدین اور قادیان کے بہت سے آریہ وغیرہ ہین۔	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے میں مشرف کیا گیا ہوں اس وحی نے مندرجہ ذیل پیشگوئیاں بتلائیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۸۴	۱۸۶۸ء	قریباً ۱۸۶۸ء میں اللہ تعالیٰ نے مجھے اس وحی سے مشرف فرمایا کہ ولقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون اور اس میں عالم الغیب خدا نے اس بات کیطرف اشارہ کیا تھا کہ کوئی مخالف کبھی تیری سوانح پر کوئی داغ نہیں لگا سکیگا۔ چنانچہ اس وقت تک جو میری عمر قریباً پینسٹھ سال ہے کوئی شخص دور یا نزدیک رہنے والا ہماری گذشتہ سوانح پر کسی قسم کا داغ ثابت نہیں کر سکتا بلکہ گذشتہ زندگی کی پاکیزگی کی گواہی اللہ تعالیٰ نے خود مخالفین سے بھی دلوائی ہے جیسا کہ مولوی محمد حسین صاحب نے نہایت پر زور الفاظ میں اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں کئی بار ہماری اور ہمارے خاندان کی تعریف کی ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ اس شخص کی نسبت اور اسکے خاندان کی نسبت مجھ سے زیادہ کوئی واقف نہیں اور پھر انصاف کی پابندی سے بقدر اپنی واقفیت کے تعریفیں کی ہیں پس ایک ایسا مخالف جو تکفیر کی بنیاد کا بانی ہے پیشگوئی ولقد لبثت فیکم کا مصدق ہے۔	پیشگوئی پوری ہو رہی ہے
پیشگوئی نمبر ۸۵	۱۸۷۷ء	مرزا اعظم بیگ سابق اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے ہماری بعض بیدخل شرکا کی طرف سے ہماری جائداد کی ملکیت میں حصہ دار بننے کیلئے ہم پر نالش دائر کی۔ اور ہمارے بھائی مرزا غلام قادر صاحب مرحوم اپنی فتحیابی کا یقین رکھ کر جواب دہی میں مصروف ہوئے۔ میں نے جب اس بارہ میں دعا کی تو خدا ئے علیم کیطرف سے مجھے الہام ہوا کہ اجیب کل دعائک الا فی شرکائک	۱۸۷۷ء
زندہ گواہ رویت نمبر ۸۵		اسکے گواہ قادیان کے کئی آدمی ہیں۔	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے میں مشرف کیا گیا ہوں اس وحی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیاں بتلائیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
تتمہ پیشگوئی نمبر ۸۵		پس میں نے سب عزیزوں کو جمع کر کے کھول کر سنا دیا کہ خدائے علیم نے مجھے خبر دی ہے کہ تم اس مقدمہ میں ہرگز فتحیاب نہ ہو گے اس لئے اس سے دست بردار ہو جانا چاہئے لیکن انہوں نے ظاہری وجوہات اور اسباب پر نظر کر کے اور اپنی فتحیابی کو متیقن خیال کر کے میری بات کی قدر نہ کی اور مقدمہ کی پیروی شروع کر دی اور عدالت ماتحت میں میرے بھائی کو فتح بھی ہو گئی لیکن خدائے عالم الغیب کی وحی کے برخلاف کس طرح ہو سکتا تھا بالآخر چیف کورٹ میں میرے بھائی کو شکست ہوئی اور اس طرح اس الہام کی صداقت سب پر ظاہر ہو گئی۔	
پیشگوئی نمبر ۸۶	۱۸۹۸ء	خواجہ جمال الدین صاحب بی اے جو ہماری جماعت میں داخل ہیں جب امتحان منصفی میں فیل ہوئے اور انکو بہت ناکامی اور ناامیدی لاحق ہوئی اور سخت غم ہوا تو انکی نسبت مجھے الہام ہوا کہ سَیُغفر یعنے اللہ تعالیٰ ان کے اس غم کا تدارک کریگا چنانچہ اسکے مطابق وہ جلد ریاست کشمیر میں ایک ایسے عہدہ پر ترقی یاب ہوئے جو عہدہ منصفی سے انکے لئے بہتر ہوا یعنے وہ تمام ریاست جموں و کشمیر کے انسپکٹر مدارس ہو گئے اور اب تک اسی عہدہ پر قائم ہیں ۔	۱۹۰۰ء
پیشگوئی نمبر ۸۷	۱۸۸۶ء	ایک دفعہ ہم ریلگاڑی پر سوار تھے اور لدھیانہ کی طرف جا رہے تھے کہ الہام ہوا "نصف ترا نصف عمالیق را" اور اسکے ساتھ یہ تفہیم ہوئی	جون ۱۸۸۶ء
زندہ گواہ رویت نمبر ۸۶		اس نشان کے گواہ بہت سارے احباب ہیں مثلاً مولوی حکیم نورالدین صاحب۔ مولوی عبدالکریم صاحب۔ خواجہ کمال الدین صاحب مفتی محمد صادق صاحب اور مولوی محمد علی صاحب مولوی شیر علی صاحب حکیم فضل دین صاحب وغیرہ	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے میں مشرف کیا گیا اُن میں سے وحی مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیاں بتلائی گئیں جو بنا بر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۸۶		کہ امام بی بی جو ہمارے جدی شرکا میں سے ایک عورت تھی مر جائیگی اور اسکی زمین نصف ہمین اور نصف دیگر شرکاء کو ملجائیگی یہ الہام اُن دوستوں کو جو اسوقت ہماری ساتھ تھے سنا دیا گیا تھا چنانچہ بعد میں ایسا ہی ہوا کہ عورت مذکور مر گئی اور اُسکی نصف زمین ہمین اور نصف بعض دیگر شرکاء کو ملی ۔ مرنیکو تو ہر ایک شخص مرتا ہے مگر اسمین تین بڑے نشان تھے (۱) قبل از وقت اس واقع کی خبر دینا اور پھر اس عورت کا معمولی عمر مین ہی مر جانا (۲) ہمارا اس وقت تک زندہ رہنا (۳) زمین کا مطابق الہام کے تقسیم ہونا [1]	
پیشگوئی نمبر ۸۷	۱۸۹۵ء	مجھے اپنے مرض ذیابطیس کیوجہ سے آنکھوں کا بہت اندیشہ تھا کیونکہ اس مرض کے غلبہ سے آنکھ کی بینائی کم ہو جایا کرتی ہے اور نزول الماء ہو جاتا ہے اس اندیشہ کی وجہ سے دعا کی گئی تو الہام ہوا کہ "نزلت الرحمة علی ثلث العین ۔ وعلی الاخرین" یعنے رحمت تین اعضا پر نازل ہوگی ایک تو آنکھ اور دو اور عضو اس جگہ آنکھ کا ذکر تو کر دیا لیکن دو باقی اعضا کی تصریح نہین فرمائی مگر لوگ کہا کرتے ہین کہ زندگی کا لطف تین عضو کے بقا مین ہے آنکھ کان ۔ پیر اس الہام کے پورا ہونیکی کیفیت اس سے معلوم ہو سکتی ہے کہ قریبا اٹھارہ سال سے یہ مرض مجھے لاحق ہے اور ڈاکٹر اور حکیم لوگ جانتے ہین کہ اس مرض	۱۸۹۵ء

زندہ گواہ رؤیت نمبر ۸۶

[1] اس نشان کے گواہ مولوی حکیم نورالدین صاحب شیخ حامد علی صاحب اور ہمارے کنبہ کے اکثر مرد اور عورتین ہین

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے میں مشرف کیا گیا اُن میں سے وحی مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیاں بتلائی گئیں جو بنا بر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۸۷		مین آنکھوں کو کیسا اندیشہ ہوتا ہے پھر کونسی طاقت ہے جس نے پہلے سے خبر دیدی کہ یہ قانون تجربہ پر توڑ دیا جائیگا اور بعد مین ایسا ہی کر کے دکھا دیا کیا یہ انسان کا کام ہے ؟ ایسی مرض کی حالت مین دعوی کرنا تو در کنار کون ہے جو عین تندرستی اور جوانی کی حالت مین بھی دعوی کر سکے کہ میری آنکھین فلان وقت تک محفوظ رہینگی [1]	
پیشگوئی نمبر ۸۸	قریباً ۱۸۹۳ء	ہماری ایک لڑکی عصمت بی بی نام تھی ایک دفعہ اسکی نسبت الہام ہوا کرم الجنة دوحة الجنة ۔ تفہیم یہ تھی کہ وہ زندہ نہین رہیگی سو ایسا ہی ہوا ۔ ہم اس خیال سے کہ مبادا کسی نا عاقبت اندیش کے دل مین ایسے نشانات کی نسبت کچھ اعتراض پیدا ہو کہ عمر بڑہانیکے لئے دعا کیون نہ کی گئی اور کیگئی ہو تو وہ قبول کیون نہ ہوئی یہ امر واضح کر دیتے ہین کہ ایسے الہامات کے بعد ملہم لوگون کو فطرتاً دو قسم کی حالتین پیش آتی ہین کبھی تو دعا کی طرف غیب سے توجہ اور جوش دیا جاتا ہے اور وہ اس بات کا نشان ہوتا ہے کہ خدا نے ارادہ فرمایا ہے کہ دعا قبول کرے اور کبھی خدا دعا کو قبول کرنا نہین چاہتا اور اپنی مرضی کو ظاہر کرنا چاہتا ہے تب دعا کرنیوالے کی طبیعت پر قبض پیدا کر دیتا ہے اور دعا کے اسباب اور حضور اور جوش کو ظہور مین نہین آنے دیتا [2]	قریباً ۱۸۹۳ء

زندہ گواہ رؤیت نمبر ۸۷ و ۸۸

[1] اس الہام کے لئے گواہوں کی ضرورت نہین ۔ ذیابیطس کے مرض کا حال ڈاکٹر لوگون سے دریافت کیا جا سکتا ہے اور آنکھون پر رحمت نازل ہے ۔

[2] یہ الہام بہت سی مرد اور عورتون کو سنایا گیا تھا اور اسوقت قادیان مین بہت ہونگے جو گواہی دے سکین

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس حکمی میں شرف کیا گیا بیان جو اس حکمی نسبت ذیل خارق عادت پیشگوئیان بتلائی جو دنیا پر ظاہر ہو چکین	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۹۰	۷ جنوری ۱۹۰۰ء	جب ہمارے شرکا مخالفین مرزا امام الدین و مرزا نظام الدین نے ہماری مسجد کے دروازہ کے راہ مین ایک ایسی دیوار کھینچی جو کہ ہماری واسطے اور ہمارے مہمانون کیواسطے بہت ہی تکلیف کا موجب ہوئی اور اس امر کی چارہ جوئی کیلئے عدالت مین نالش کیگئی اور قریب ڈیڑھ سال تک مقدمہ ہوتا رہا تو اس دیوار کے بنائے جانے سے چند دن پہلے ہمین اسکے متعلق ایک الہام ہوا کہ جو دلالت کرتا تہا کہ ایسی تکلیف عنقریب پیش آئیگی اور آخر فتح ہوگی اور وہ الہام یہ ہے الرحٰی تدور و ینزل القضاء۔ ان فضل اللہ لآت و لیس لاحد ان یرد ما اتی ـــ ظفر مبین وانما یؤخرھم لاجل مسمی چکی پہرے گی اور قضا نازل ہوگی یقیناً خدا کا فضل آنیوالا ہے اور کسی کی طاقت نہین جو رد کرے اُس کو جب آگیا ـ وہ فتح مبین ہوگی بجز اسکے اور کچہ نہین کہ ان لوگون کو خدا نے ایک وقت تک ڈہیل دے رکہی ہے ـ یہ الہامات ۷ جنوری کے الحکم مین اور اربعین ۳ مین شایع ہوگئے اور عین اسوقت سب احباب کو سنائے گئے چنانچہ ۷ جنوری ۱۹۰۰ء کو وہ دیوار بنائی گئی جس سے ہمارا راستہ آمد و رفت بند ہوگیا اور ہمارے مہمان بہت تکلیف کے ساتھ دور کے کوچون سے ہوکر مسجد تک پہنچتے لیکن آخر عدالت کے حکم سے وہ دیوار ۲۰ اگست ۱۹۰۱ء کو گرائی گئی اور مقدمہ کا خرچہ بہی ہمارے مخالفین پر پڑا ـ فالحمد للہ ـ	۲۰ اگست ۱۹۰۱ء
زندہ گواہ رویت		ان الہامات کے گواہ سید فضل شاہ صاحب ـ مولوی عبدالکریم صاحب ـ مولوی حکیم نور الدین صاحب ـ مولوی محمد علی صاحب ـ مفتی محمد صادق صاحب ـ مولوی شیر علی صاحب و دیگر بہت سے احباب ہین ـ مثلاً شیخ یعقوب علی صاحب ـ حکیم فضل الدین صاحب [illegible]	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس حد تک ظہور میں آیا یا جس طرح ظہور ہوا نشان یا پیشگوئی اور بیان کرنے والا جس کے سامنے پیشگوئی کی گئی	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۹۱	تخمیناً ۱۸۶۷ء	ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے بھائی غلام قادر صاحب سخت بیمار ہیں سو یہ خواب بہت سے آدمیوں کو سنایا گیا چنانچہ اسکے بعد وہ سخت بیمار ہوگئے تب میں اُن کے لئے دعا شروع کی تو دوبارہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ہمارا ایک بزرگ فوت شدہ انکو بلاتا ہے جس میں اس خواب کی تعبیر بھی موت ہوا کرتی ہے چنانچہ انکی بیماری بہت بڑھ گئی اور وہ ایک مشت استخوان سے رہ گئے اسپر مجھے سخت قلق ہوا اور میں نے انکی شفا کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کی جس کی میری تین غرضیں تھیں (۱) میں دیکھنا چاہتا تہا کہ میری دعا قبول ہوتی ہے یا نہیں (۲) میں یہ دیکھنا چاہتا تہا کہ اللہ تعالیٰ ایسے بیمار کو بھی تندرست کرتا ہے یا نہیں (۳) میں یہ بھی دیکھنا چاہتا تہا کہ ایسی منذر خواب جو اُن کی موت کے نسبت تھی رد ہو سکتی ہے یا نہیں۔ سو جب میں دعا میں مشغول ہوا تو میں نے کچھ دنوں کے بعد خواب میں دیکھا کہ برادر مذکور پورے تندرست کیطرح بغیر سہارے کے مکان میں چل رہے ہیں چنانچہ بعد میں اللہ تعالیٰ نے انکو شفا بخشی اور وہ اس واقعہ کے بعد پندرہ برس تک زندہ رہے۔	[illegible]
پیشگوئی نمبر ۹۲	۱۸۸۲ء	مذکورہ بالا واقعہ کے پندرہ برس بعد میرے بھائی صاحب کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں امرتسر میں تہا اسی جگہ میں نے خواب میں دیکھا کہ اب قطعی طور پر انکی زندگی کا پیالہ پُر ہو چکا ہے چنانچہ میں نے یہ خواب حکیم محمد شریف امرتسری کو سنایا اور اپنے بھائی صاحب کو بھی ایک خط	
زندہ گواہ	اس نشان کے گواہ قادیان کے بہت لوگ ہیں جو اب تک زندہ موجود ہیں۔		

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی میں مشرف کیا گیا یا جو اس وحی سے مندرجہ ذیل پیشگوئیاں بتلائیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
[illegible]		لکھا کہ آپ امور آخرت کی طرف متوجہ ہوں چنانچہ انہوں نے عام گھر والوں کو اس مضمون سے اطلاع دی اور پھر چند ہفتے میں وہ اس جہان سے گذر گئے۔ ؎	
پیشگوئی نمبر ۱۳۰	[illegible]	علی محمد خان صاحب نواب جھجر نے لدھیانہ میں ایک غلہ منڈی بنائی تھی کسی شخص کی شرارت کے سبب انکی منڈی بے رونق ہو گئی اور بہت نقصان ہونے لگا تب انہوں نے دعا کے لئے میری طرف رجوع کیا لیکن پیشتر اسکے کہ نواب صاحب کیطرف سے میرے پاس کوئی خط اس خاص امر کیلئے دعا کے بارے میں آتا میں نے اللہ تعالیٰ کیطرف سے یہ خبر پائی کہ اس مضمون کا خط نواب موصوف کیطرف سے آرہا ہے گا چنانچہ میں نے اس واقعہ کی خبر اپنے خط کے ذریعہ سے نواب محمد علیخان مرحوم کو قبل از وقت دیدی اور ایسا اتفاق ہوا کہ اس طرف سے تو میرا خط روانہ ہوا اور اسی دن اُن کیطرف سے اُسی مضمون کا خط میری طرف روانہ ہو گیا جو میں نے خواب میں دیکھا تھا جسکی روانگی کی میں نے اُسی وقت انکو خبر دیدی تھی کہ گویا ایک ہاتھ سے انہوں نے ڈاک میں چٹھی ڈالی اور دوسرے ہاتھ سے وہی خط میرا انکو ملگیا جس میں اس روانہ شدہ چٹھی کا مع مضمون اُسکے ذکر تھا تب تو نواب محمد علیخان خط کو پڑھکر ایک عالم سکتہ میں آگئے اور تعجب کیا کہ یہ راز کا خط جسکو میں نے	

زندہ گواہ [illegible]: قادیان کے کئی مرد اور عورتیں اس بات کے گواہ ہیں کہ ان کی موت کبوقت میں خط اُنکے صندوق سے نکل آیا تھا۔

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی میں مشرف کیا گیا یا جو اس وحی سے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیاں بتلائیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی رسالہ
[illegible] ۱۳۰	[illegible]	ابھی ڈاک میں روانہ کیا کیونکر اسکا حال ظاہر کیا گیا اس علم غیب نے اُنکے ایمان کو بہت قوت دی چنانچہ انہوں نے بارہا مجھے جتلایا کہ اس خط سے خدا پر میرا ایمان بہت بڑھ گیا اُس خط کو وہ ہمیشہ اپنی کتاب جیبی میں بطور تبرک رکھا کرتے تھے ایک مرتبہ اُنہوں نے خلیفہ محمد حسین کو بھی جو وزیر اعظم پٹیالہ ہے بڑی تعجب سے وہ خط دکھایا اور موت سے ایک دن پہلے پھر اس خط کو مجھے دکھلایا کہ میں نے اپنی جیبی کتاب میں رکھ لیا تھا اور اس نشان کے ساتھ دوسرا نشان یہ ہے کہ جب عالم کشف میں ان کا دوسرا خط مجھ کو ملا جسمیں بہت بیقراری ظاہر کیگئی تھی تو میں نے اُس جواب کے خط کو پڑھکر اُنکے لئے دعا کی اور مجھ کو الہام ہوا کہ کچھ عرصہ کے لئے یہ روک اُٹھا دی جاوے گی اور ان کو اس غم سے نجات دیجائیگی - یہ الہام انکو اسی خط میں لکھ کر بھیجا گیا تھا جو زیادہ تر تعجب کا موجب ہوا چنانچہ وہ الہام جلد تر پورا ہوا اور تھوڑے دنوں کے بعد انکی منڈی بہت عمدہ طور پر بارونق ہو گئی اور روک اٹھ گئی - اس نشان میں دو نشان ظاہر ہوئے اول قبل از وقت اطلاع دینا کہ ایسا واقعہ پیش آنیوالا ہے - دوئم قبولیت دعا سے اطلاع ہونا کہ منڈی پھر بارونق ہو جائیگی ؎	[illegible]
پیشگوئی نمبر ۱۳۱	۱۹۰۱	ایک دفعہ میں نے عالم کشف میں دیکھا کہ مبارک احمد جو پسر چہارم میرا ہی چٹائی	

زندہ گواہ [illegible]: ؎ نواب صاحب نے اس واقعہ کو اپنی نوٹ بک میں درج کیا تھا اور محمد حسین خان صاحب منشی پٹیالہ کو بھی میرے سامنے اپنی کتاب دکھائی تھی وزیر صاحب کی مجلس میں بیٹھنے والے لوگ اور لدھیانہ کے کئی آدمی اس واقعہ کے گواہ ہیں

تاریخ ظہور پیشگوئی	جس پیشگوئی میں مشرف کیا گیا ہو اسکی مختصر تفصیل جسمیں خارق عادت پیشگوئیاں بتلائی ہیں جو دنیا پر ظاہر ہوئیں	تاریخ بیان پیشگوئی	نمبر شمار
	کے پاس گر پڑا ہے اور سخت چوٹ آئی ہے اور کرتہ خون سے بھر گیا ہے خدا کی قدرت کہ ابھی اس کشف پر شائد تین منٹ سے زیادہ نہیں گذرے ہونگے کہ میں دالان سے باہر آیا اور مبارک احمد کہ شائد اسوقت سوا دو سال کا ہوگا چٹائی کے پاس کھڑا تھا بچوں کیطرح کوئی حرکت کر کے پھسل گیا اور زمین پر جا پڑا اور کپڑے خون سے بھر گئے اور جس طرح عالم کشف میں دیکھا تھا اُسی طرح ظہور میں آگیا اس واقعہ کی بہت سی عورتیں خادمہ وغیرہ جو ہمارے گھر میں ہیں گواہ ہیں		
	ایک دفعہ مینے خواب میں دیکھا کہ مبارک احمد میرا چھوٹا لڑکا فوت ہو گیا ہے اس سے چند دنوں کے بعد مبارک احمد کو سخت تپ ہوا اور آٹھ دفعہ غش ہو کر آخری غش میں ایسا معلوم ہوا کہ جان نکل گئی ہے آخر دعا شروع کی اور ابھی میں دعا میں تھا کہ سب نے کہا کہ مبارک احمد فوت ہو گیا ہے تب مینے اس پر اپنا ہاتھ رکھا تو نہ دم تھا نہ نبض تھی آنکھیں میت کی طرح پتھرا گئیں تھیں۔ لیکن دعا نے ایک خارق عادت اثر دکھلایا اور میرے ہاتھ رکھنے سے جان محسوس ہونے لگی یہاں تک کہ لڑکا زندہ ہو گیا اور زندگی کے علامات پیدا ہو گئے تب مینے بلند آواز سے حاضرین کو کہا کہ اگر عیسیٰ ابن مریم نے کوئی مردہ زندہ کیا ہے تو اس سے زیادہ ہرگز نہیں یعنے اسی طرح کا مردہ زندہ ہوا ہوگا نہ کہ وہ جسکی جان آسمان پر پہنچ چکی ہو اور ملک الموت نے اسکی روح کو قرارگاہ تک پہنچا دیا ہو [1]	[illegible]	نشان نمبر ۹۵

[1] اس واقعہ کے قادیان میں رہنے والے بہت سے مرد اور عورتیں گواہ ہیں۔

تاریخ ظہور پیشگوئی	جس پیشگوئی میں مشرف کیا گیا ہو اسکی مختصر تفصیل جسمیں خارق عادت پیشگوئیاں بتلائی ہیں جو دنیا پر ظاہر ہوئیں	تاریخ بیان پیشگوئی	نمبر شمار
	ایک دفعہ میں خود سخت بیمار ہو گیا اور حالت ایسی بگڑی کہ بیماری سے جانبر ہونا مشکل معلوم ہوتا تھا تب یہ الہام ہوا۔ ماکان لنفس ان تموت الا باذن الله وامّا ماینفع الناس فیمکث فی الارض چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے وعدہ کے موافق عین ناامیدی کی حالت میں شفا بخشی اور یوں تو ہزارہا لوگ شفا پاتے ہیں مگر ایسی ناامیدی کی حالت میں سینکڑوں انسانوں میں دعویٰ سے پیش کرنا کہ شفا ضرور حاصل ہو جائیگی یہ انسان کا کام نہیں۔		نشان نمبر ۹۶
	شروع اکتوبر ۱۸۹۷ء میں مجھے دکھایا گیا کہ میں ایک گواہی کیلئے ایک انگریز حاکم کے پاس حاضر کیا گیا ہوں اور اس حاکم نے مجھ سے سوال کیا کہ آپ کے والد کا کیا نام ہے لیکن جیسا کہ شہادت کے لئے دستور ہے مجھے قسم نہیں دی۔ پھر ۸۔ اکتوبر ۱۸۹۷ء کو مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ اس مقدمہ کا سپاہی سمن لیکر آیا ہے یہ خواب مسجد میں عام جماعت کو سنادی گئی تھی آخر ایسا ہی ظہور میں آیا اور سپاہی سمن لیکر آگیا اور معلوم ہوا کہ اڈیٹر اخبار ناظم الہند لاہور نے مجھ کو گواہ لکھا دیا ہے جس پر مولوی رحیم بخش پرائیوٹ سکرٹری نواب بہاولپور نے لائبل کا مقدمہ ملتان میں کیا تھا۔ سو جب میں ملتان میں پہنچ کر عدالت میں گواہی کیلئے گیا تو ویسا ہی ظہور میں آیا حاکم کو ایسا سہو ہو گیا کہ قسم دینا بھول گیا اور اظہار شروع کر دیئے [1]	۸ اکتوبر ۹۷ء	نشان نمبر ۹۷

[1] اس نشان کے گواہ ایک گروہ کثیر ہے جیسا خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر پشاور مولوی نور الدین صاحب مولوی عبدالکریم صاحب مولوی شیر علی صاحب شیخ عبدالرحمن صاحب۔

MAXIMUM LIGHT GIVEN

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس حق میں سے شرف کیا گیا انہوں نے اسی حق میں منجملہ ذیل خارق عادت پیشگوئیاں بتلائیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۹۸	[illegible]	ہمارے دوست مرزا ایوب بیگ صاحب مرحوم ایک مدت سے بیمار چلے آتے تھے آخر سنہ ۱۹۰۰ء میں انکی حالت بہت بگڑ گئی اور وہ فاضلکا میں اپنے بھائی مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن کے پاس چلے گئے کچھ دنوں کے بعد دعا کیلئے انکا خط آیا ہمنے دعا کی تو خواب میں دیکھا کہ ایک سڑک ایسی کہ گویا چاند کے ٹکڑے اکٹھے کر کے بنائی گئی ہے اور ایک شخص نہایت خوش شکل عزیز مرحوم کو اس سڑک پر لئے جا رہا ہے اور وہ سڑک آسمان کیطرف جاتی ہے اس خواب کی تعبیر یہی تھی کہ انکا خاتمہ بخیر ہوگا اور وہ بہشتی ہے اور نورانی چہرہ والا شخص ایک فرشتہ تھا جو اس عزیز کو بہشت کیطرف لیجا رہا تھا ہمنے یہ خواب مرزا یعقوب بیگ صاحب کو لکھ دیا اور اپنی جماعت میں بھی شائع کر دیا چنانچہ ۶ ماہ کے بعد اس عزیز نے وفات پائی اور جب ہماری پاس تار پہنچا اور ہمنے تعزیت کا خط لکھنا شروع کیا اور ہماری توجہ اس عزیز کیطرف تھی کہ کس طرح وہ ہماری آنکھوں کے سامنے ناپدید ہو گیا تو اس حالت میں الہام ہوا "مبارک وہ آدمی جو اس دروازہ کی راہ سے داخل ہوں" یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ عزیز مرحوم کی موت نہایت نیک طور پر ہوئی۔ مرحوم مذکور نیک بخت۔ جوان صالح اور اولیاء اللہ کی صفات اپنے اندر رکھتا تھا	[illegible]
زندہ گواہ موجود ہیں نمبر ۹۸	اس کے گواہ مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن۔ مولوی حکیم نور الدین صاحب۔ مولوی عبد الکریم صاحب مولوی محمد علی صاحب ایم اے مفتی محمد صادق صاحب مولوی شیر علی صاحب حکیم فضل دین صاحب میر ناصر نواب صاحب شیخ عبد الرحمان قادیانی صاحب شیخ عبد الرحیم صاحب اور کثیر جماعت لاہور کپور تھلہ سیالکوٹ وغیرہ		

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس حق میں سے شرف کیا گیا انہوں نے اسی حق میں منجملہ ذیل خارق عادت پیشگوئیاں بتلائیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۹۹	جولائی ۱۸۹۶ء	جولائی سنہ ۱۸۹۶ء میں جب عزیزی مرزا یعقوب بیگ صاحب نے اسسٹنٹ سرجنی کا آخری امتحان دیا اور ہمنے انکے لئے دعا کی تو الہام ہوا "تم پاس ہو گئے ہو" یہ اس بات کیطرف اشارہ تھا کہ وہ پاس ہو گیا ہے کیونکہ مخلصوں کے لئے جو یگانگت کی حد تک پہنچتے ہیں ایسے فقرے آجاتے ہیں چنانچہ بائیبل میں بھی اس طرز کی کئی پیشگوئیاں درج ہیں بالآخر عزیز مذکور اپنے امتحان میں بڑی خوبی سے کامیاب ہوا اور لاہور کے میڈیکل کالج میں ہوس سرجن مقرر ہوا	جولائی ۱۸۹۶ء
پیشگوئی نمبر ۱۰۰		ہمارے ایک مخلص دوست مرزا محمد یوسف بیگ صاحب ہیں جو سامانہ علاقہ ریاست پٹیالہ کے رہنے والے ہیں اور ایک مدت دراز سے ہماری ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور ہمیں امید ہے کہ وہ اسی تعلق میں تمام عمر رہیں گے۔ اور اسی میں اس دنیا سے گذرینگے۔ ایک دفعہ انکا لڑکا مرزا ابراہیم بیگ مرحوم بیمار ہوا تو انہوں نے میری طرف دعا کیلئے خط لکھا ہمنے دعا کی تو کشف میں دیکھا کہ ابراہیم ہمارے پاس بیٹھا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے بہشت سے سلام پہنچا دو جس کے معنی یہی ولیں ڈالیگئے کہ اب انکی زندگی کا خاتمہ ہے۔ اگرچہ دل نہیں چاہتا تھا تاہم بہت سوچنے کے بعد میرزا محمد یوسف بیگ صاحب کو اس حادثہ سے اطلاع دی گئی اور تھوڑے دنوں کے بعد وہ جوان غریب مزاج نرم بنر دار بیٹا انکی آنکھوں کے سامنے اس جہان فانی سے چل بسا	[illegible]
زندہ گواہ موجود ہیں	اس نشان کے گواہ ہماری جماعت کے بہت سے آدمی اور میرزا یعقوب بیگ کے ہم جماعت ہیں۔ مرزا محمد یوسف بیگ صاحب سامانہ موجود ہیں جو اس واقعہ کے گواہ ہیں اور انکے سوا اور بہت سے آدمی بھی گواہ ہیں		

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جن حصوں میں مشرف کیا گیا ہوں ان میں سے بطور نمونہ حسب ذیل پیشگوئیاں بتلاتا ہوں جو دنیا پر ظاہر ہو چکی ہیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۱۰۱	آج سے قریباً دو برس پیشتر	جب بالمقابل تفسیر نویسی میں مخالف مولوی عاجز آ گئے اور مہر علیشاہ گولڑی نے کئی طرح کی قابل شرم کارروائیاں کیں تو اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو بطور تفسیر القرآن کا معجزہ عطا فرمایا اور ستر روز کے عرصہ میں رسالہ اعجاز المسیح لکھا گیا۔ اس عرصہ میں طرح طرح کی رکاوٹیں پیش آئیں اور بہت سا وقت بیماری میں گذرا۔ اس نشان سے زیادہ تر ہمارے قادیان میں رہنے والے احباب حصہ لیں گے کیونکہ وہ ہماری روزمرہ حالت سے واقف تھے حاصل کلام انہیں دنوں میں اس رسالہ کے متعلق یہ الہام ہوا کہ منعہ مانع من السماء یعنے روک دیا اسکو روکنے والے نے آسمان سے سو یہ الہام اس صفائی سے پورا ہوا ہے کہ ابتک میاں مہر علی اسکا جواب نہیں دے سکا اور نہ انکا کوئی حامی جواب دینے پر قادر ہو سکا اگر کارروائی کی تو یہ کی کہ صرف اُردو میں ایک کتاب لکھی مگر آخر تحریری ثبوت سے ثابت ہوا کہ وہ بھی اپنی ذاتی لیاقت سے نہیں بلکہ مولوی محمد حسن متوفی کے نوٹوں کا بعینہا سرقہ تھا یہانتک کہ اس نادان نے اسکی قابل شرم غلطیوں کو بھی صحیح سمجھ لیا اور اس مال مسروقہ مجموعہ اغلاط کا نام سیف چشتیائی رکھا وہ ایسی سیف تھی جو انہیں پر چل گئی [1]	[illegible]
		مر گیا بدبخت اپنے وار سے ❖ کٹ گیا سر اپنی ہی تلوار سے کھل گئی ساری حقیقت سیف کی ❖ کم کرو اب ناز اس مردار سے	

[1] ہر نشان کا گواہ اول تو خود کتاب اعجاز المسیح ہے اور بہت سے مخلص جو اسجگہ موجود تھے مثلاً مولوی عبداللطیف صاحب مولوی عبدالکریم صاحب مفتی محمد صادق صاحب مولوی محمد علی صاحب حکیم فضل دین صاحب پیر منظور محمد صاحب پیر سراج الحق صاحب۔

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جن حصوں میں مشرف کیا گیا ہوں ان میں سے بطور نمونہ حسب ذیل پیشگوئیاں بتلاتا ہوں جو دنیا پر ظاہر ہو چکی ہیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۱۰۲	قریباً ۱۸۹۲ء	خلیفہ سید محمد حسن صاحب وزیر اعظم پٹیالہ کسی ابتلا اور فکر اور غم میں مبتلا تھے انکی طرف سے متواتر دعا کی درخواست ہوئی اتفاقاً ایک دن یہ الہام ہوا "چل رہی ہے نسیم رحمت کی جو دعا کیجئے قبول ہے آج" اُسوقت مجھے یاد آیا کہ آج انہیں کے لئے دعا کی جائے چنانچہ دعا کی گئی اور انکو بذریعہ خط اطلاع دی گئی اور تھوڑے عرصہ کے بعد انہوں نے ابتلاء سے رہائی پائی اور بذریعہ خط اپنی رہائی سے اطلاع دی انکا خط میرے کسی بستہ میں ابتک پڑا ہوگا اور وہی اس بات کا کامل گواہ ہے۔	[illegible]
پیشگوئی نمبر ۱۰۳	قریباً ۱۸۸۳ء	ہمارے بھائی مرزا غلام قادر صاحب مرحوم کی وفات سے ایک دن پہلے الہام ہوا "جنازہ" اور میں نے اس الہام کی بہت لوگوں کو خبر دیدی چنانچہ دوسرے روز بھائی صاحب فوت ہو گئے۔ اس امر کے بہت لوگ گواہ ہیں۔	[illegible]
پیشگوئی نمبر ۱۰۴		منجملہ ان نشانوں کے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے میری ہاتھ پر ظہور میں آئے ایک یہ ہے کہ جب کتاب امہات المومنین عیسائیوں کی طرف سے شائع ہوئی تو انجمن حمایت اسلام لاہور کے ممبروں نے گورنمنٹ میں اس مضمون کا میموریل بھیجا کہ اس مضمون کی اشاعت بند کی جائے اور مصنف سے بازپرس ہو۔ مگر میں انکے میموریل کے سخت مخالف تھا اور میں نے اپنی تحریر میں صاف طور پر شائع کیا تھا کہ یہ طریق اچھا نہیں مگر ان لوگوں نے میری صلاح کو قبول نہ کیا بلکہ	
		ان واقعات کے گواہ بہت سے آدمی ہیں مثلاً مفتی محمد صادق صاحب مولوی محمد علی صاحب مولوی شیر علی صاحب	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جن پیشگوئیون کا شرف کیا گیا اُنمین سے چند بطور نمونہ ذیل میں پیشگوئیان بتلائی گئی جو دنیا پر ظاہر ہو چکی ہیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۱۰۴	۱۸۹۶ء	یہ گوئی کی اسی اثنا میں مجھے الہام ہوا کہ ستذکرون ما اقول لکم وافوض امری الی اللہ یعنی عنقریب تمہین یہ بات میری یاد آئے گی یہ اس بات کی طرف اشارہ تہا کہ تمہین اپنی میموریل مین ناکامی رہیگی اور جس امر کو مینے اختیار کیا ہے یعنی مخالفین کے اعتراضات کو رد کرنا اور انکو جواب دینا اس امر کو مین خدا تعالی کے سپرد کرتا ہون یہ الہام قبل از وقت ایک گروہ کثیر کو سنایا گیا تہا چنانچہ ایسا ہی ظہور مین آیا یعنی انجمن کی درخواست نامنظور ہوئی۔	[illegible]
پیشگوئی نمبر ۱۰۵	۱۸۸۲ء	جبکہ دلیپ سنگہ کی پنجاب مین آنے کی خبر مشہور تہی تب مجہے دکہلایا گیا کہ دلیپ سنگہ اپنے اس ارادہ مین ناکام رہیگا اور وہ ہرگز ہندوستان مین قدم نہین رکہیگا چنانچہ مینے اس کشف کو لالہ شرمپت ساکن قادیان کو جو آریہ ہے اور کئی ہندو مسلمانون کو بتلا دیا اور ایک اشتہار بہی شایع کر دیا جو فروری ۱۸۸۶ء مین چہپ کر تقسیم کر دیا تہا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ دلیپ سنگہ عدن سے واپس ہوا اور اسکی عزت و آسائش مین بہت خطرہ پڑا جیسا کہ مینے صدہا آدمیون کو خبر دی تہی۔[1]	۱۸۸۶ء
پیشگوئی نمبر ۱۰۶	۱۸۸۵ء	ایک دفعہ ہمارے مخلص میان عبداللہ سنوری پٹواری علاقہ ریاست پٹیالہ کے دیکہتے ہوئے یہ نشان الہی ظاہر ہوا کہ اول مجہکو کشفی طور پر دکہایا گیا کہ مینے بہت سے احکام قضا و قدر کے اہل دنیا کی نیکی و بدی کے	[illegible]

[1] اس نشان کے گواہ اکثر قادیان کے لوگ ہین اور علاوہ انکے اشتہار جو فروری ۱۸۸۶ء مین چہپکر شایع کیا تہا

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جن پیشگوئیون کا شرف کیا گیا اُنمین سے چند بطور نمونہ ذیل میں پیشگوئیان بتلائی گئی جو دنیا پر ظاہر ہو چکی ہیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۱۰۶		متعلق اپنے لئے اور نیز اپنے دوستون کے لئے لکہے ہین اور چاہتا ہون کہ ایسا ہی ہو جائے پہر تمثل کے طور پر مینے خدا تعالی بے مثل و بے مانند کو دیکہا اور وہ کاغذ حضرت جلشانہ کے آگے رکہہ دیا تا اُسپر دستخط کر دے تا وہ سب باتین جنکے لئے درخواست کیگئی ہے ہو جائین خدا تعالی نے اسپر سُرخی سے دستخط کر دئے اور قلم کی نوک پر جو سرخی زیادہ تہی اسکو جہاڑ دیا اور جہاڑنے کے ساتہہ ہی اُس سرخی کے قطرے میرے اور میان عبداللہ کے کپڑون پر پڑے اور چونکہ کشفی حالت مین انسان بیداری سے حصہ رکہتا ہے اسلئے مینے اُن قطرون کو بچشم خود دیکہا اور مین اسوقت اس خیال سے کہ خدا نے میرے تجویز کردہ احکام پر دستخط کر دئے چشم پر آب تہا اور ایک رقت میرے دل پر طاری تہی اتنے مین میان عبداللہ نے یہ کہکر کہ یہ کہان سے سرخ قطرے ہمارے پر پڑے مجہے اس حالت سے جگا دیا اور مینے اپنے کرتہ اور اسکی ٹوپی پر سرخ اور تر قطرے دیکہے جو ابہی خشک نہین ہوئے تہے اور تمام حال اس کشف کا سنایا۔ اور اس وقت ہم دونون نے ادہر ادہر خوب تلاش کر کے دیکہا مگر کوئی چیز ایسی نظر نہ پڑی جس سے اُن قطرون کے گرنے کا گمان ہو سکے تب میان عبداللہ کو بہی یقین ہوا کہ یہ سرخ قطرے معجزے کے طور پر ہین بعض کپڑے اب تک میان عبداللہ کے پاس موجود ہین اور وہ خدا کے فضل و کرم سے غوث گڈہ علاقہ پٹیالہ مین زندہ موجود ہین اور اس کیفیت کو حلفاً بیان کر سکتے ہین اور یہ بات کہ یہ سرخ قطرے کس بات کیطرف اشارہ	
نزول گواہ		اسکے گواہ میان عبداللہ سنوری اور دیگر بہت سے لوگ ہین جنہون نے سرخ قطرہ پر اس کرتہ کو دیکہا۔	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جن حقیقی میں شرف کیا گیا ہوں اس کی منجملہ ذیل پیشگوئیاں بتلائی جو دنیا پر ظاہر ہو چکی ہیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
		کرتے تھے اسکا جواب یہ ہے کہ قبل از وقت اس بات کیلئے نشان دیا گیا تھا کہ آسمان سے قہری نشان ظاہر ہونگے اور بعض ہیبت ناک موتیں نشان کیطرح ہونگے جیسا کہ لیکھرام پنڈت کی موت اور جیسا کہ طاعون دنیا کو کہا رہی ہے۔	
پیشگوئی نمبر ۱۰۶	تخمیناً ۱۸۸۲ء	پنڈت اگنی ہوتری نے جو برہمو سماج کا ایک منتخب معلم ہے لاہور سے میری طرف ایک خط لکھا کہ میں حصہ سوم براہین احمدیہ کا رد لکھنا چاہتا ہوں ابھی وہ خط اسجگہ نہیں پہنچا تھا کہ ہمیں خدا تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ سے اس مضمون سے آگاہی دیدی تھی چنانچہ کئی ہندو آریوں کو بلا کر بتا دیا گیا تھا اور ایک آریہ کو ہی شام کے وقت ڈاکخانہ میں بھیجا گیا تا وہ گواہ بن سکے۔ چنانچہ جب وہ خط آیا تو اس خط کا وہی مضمون تھا جو الہام الہی سے خبر پاکر پہلے لوگوں پر ظاہر کر دیا گیا تھا اور وہ خط سب کو دکھایا گیا اور پنڈت اگنی ہوتری کو جواب لکھا گیا کہ جس الہام کے سلسلہ کا تم رد لکھنا چاہتے ہو اسی کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمکو پیش از وقت تمہارے خط کے مضمون کی اطلاع دیدی ہے اگر چاہو تو قادیان میں آکر اپنے ہندو بھائیوں سے تصدیق کر لو[1]	تخمیناً ۱۸۸۲ء
پیشگوئی نمبر ۱۰۷	[illegible] ۱۸۹۹ء	جب بعض مخالفین کی مخبری سے میری پر ٹیکس لگانیکے لئے سرکار کی طرف سے مقدمہ ہوا اور میری طرف سے عذرداری کی گئی تو میں ایکدن	[illegible]
زندہ گواہ رویت		[1] اس نشان کے گواہ قادیان کے بہت سے آریہ ہیں۔	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جن حقیقی میں شرف کیا گیا ہوں اس کی منجملہ ذیل پیشگوئیاں بتائی جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۱۰۸		چھوٹی مسجد میں چند احباب کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور آمد و خرچ کا حساب کر رہے تھے کہ مجھ پر ایک کشفی حالت طاری ہوئی اور اس میں دکھایا گیا کہ ہندو تحصیلدار بٹالہ جسکے پاس مقدمہ تھا بدل گیا ہے اور اسکے عوض ایک اور شخص کرسی پر بیٹھا ہے جو مسلمان ہے اور اس کشف کے ساتھ بعض امور ایسے ظاہر ہوئے جو فتح کی بشارت دیتے تھے تب میں نے اسی وقت یہ کشف حاضرین کو سنا دیا جنمیں سے ایک خواجہ جمال الدین صاحب بی اے انسپکٹر مدارس جموں و کشمیر تھے اور بہت سی جماعت کے لوگ تھے چنانچہ اسکے بعد ایسا ہوا کہ وہ ہندو تحصیلدار یکایک بدل گیا اور اسکی جگہ میاں تاج الدین صاحب تحصیلدار بٹالہ مقرر ہوئے جنہوں نے نیک نیتی کے ساتھ اصل حقیقت کو دریافت کر لیا اور جو کچھ تحقیقات سے معلوم ہوا اسکی رپورٹ ڈکسن صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور میں بھیجدی اور نیک اتفاق یہ ہوا کہ صاحب موصوف بھی زیرک اور انصاف پسند تھے انہوں نے لکھدیا کہ مرزا غلام احمد صاحب کا ایک شہرت یافتہ فرقہ ہے جنکی نسبت ہم بدظنی نہیں کر سکتے یعنی جو کچھ عذر کیا گیا ہے وہ واقعی درست ہے اسلئے ٹیکس معاف اور مسل داخل دفتر ہو[1]	
پیشگوئی نمبر ۱۰۹	تخمیناً ۱۸۸۶ء	ایک دفعہ ہمیں موضع کنجران ضلع گورداسپور کو جانے کا اتفاق ہوا اور شیخ حامد علی ساکن تھہ غلام نبی ہمارے ساتھ تھا جب صبح کو ہمنے جانیکا	تخمیناً ۱۸۸۶ء
زندہ گواہ رویت		[1] اس نشان کے گواہ خواجہ جمال الدین صاحب بی اے مولوی محمد علی صاحب ایم اے مولوی عبد الکریم صاحب مولوی نور الدین صاحب مولوی شیر علی صاحب شیخ عبد الرحمن صاحب	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جن وحی سے میں مشرف کیا گیا ہون اسی وحی کے ذریعہ یہ پیشگوئیان بتلائی ہین جو دنیا پر ظاہر ہو چکین	تاریخ ظہور پیشگوئی
تتمہ پیشگوئی نمبر ۱۱۴		ہوا ان کیدکن عظیم یعنے اے عورتو تمہارے فریب بہت بڑی ہین اور اس حالت مین ہم انکو خط کا مضمون بہی نہین سُنا سکتے تہے اس مصیبت کو سُن کر انکی جان کا اندیشہ تہا - اسکے ساتہ ہی تفہیم ہوئی کہ یہ ایک خلاف واقعہ بہانہ بنایا گیا ہے تب مینے اخویم مولوی عبد الکریم صاحب کے آگے جو اُس وقت قادیان میں موجود تہے ۔ یہ واقعہ بیان کیا اور ساتہ ہی پوشیدہ طور پر شیخ حامد علی کو جو میرا نوکر تہا پٹیالہ روانہ کیا جس نے واپس آکر بیان کیا کہ اسحٰق اور اُسکی والدہ ہر دو زندہ موجود ہین اور چند روز کی بیماری کی گہبراہٹ اور اشتیاقِ ملاقات کے سبب یہ خلاف واقعہ خط لکہکر بہیجا گیا تہا [1]	
پیشگوئی نمبر ۱۱۵	[illegible] ۱۸۹۸ء	ایک دفعہ ہمارے ایک مخلص دوست سیٹہ عبد الرحمن صاحب تاجر مدراس کو اپنی تشویش مین دعا کے خواستگار ہوئے جب دعا کیگئی تو الہام ہوا " قادر ہے وہ بارگاہ ٹوٹا کام بناوے - بنا بنایا توڑدے کوئی اس کا بہید نہ پاوے " یہ ایک بشارت اُن کا غم دور کرنے کے بارہ مین تہی چنانچہ چند ہفتہ کے بعد ہی خدا تعالی نے انکو اس پیش آمدہ غم سے رہائی بخشی - پہر ایک مدت کے بعد اس شعر کے دوسرے مصرع کے مطابق ایک اور سخت ابتلا پیش آیا جس سے امید ہے کہ کسی وقت خدا رہائی دیگا جس طرح چاہیگا [2]	[illegible] ۱۸۹۸ء
زندہ گواہ رویت		[1] اس نشان کے گواہ مولوی عبد الکریم صاحب شیخ حامد علی میر محمد اسمعیل صاحب انکی والدہ و دیگر کئی مرد اور عورتیں [2] اس نشان کے گواہ خود سیٹہ صاحب مولوی عبد الکریم صاحب مولوی نور الدین صاحب مفتی محمد صادق صاحب مولوی محمد علی صاحب مولوی شیر علی صاحب و دیگر بہت سے احباب ہیں ۔	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جن وحی سے میں مشرف کیا گیا ہون اسی وحی کے ذریعہ ذیل پیشگوئیان بیان فرمائین جو دنیا پر ظاہر ہو چکین	تاریخ ظہور پیشگوئی
تتمہ پیشگوئی نمبر ۱۱۳		محض ہو کہ دہی سے اپنے فائدہ کے لئے کہہ دیا کہ لو دیانہ آگیا ہے چنانچہ ہم اسجگہ سب اُتر پڑے اور جب ریل چلدی تب ہمکو معلوم ہوا کہ یہ کوئی اور اسٹیشن تہا اور ایک بیابان مین اُترنے سے سب جماعت کو تکلیف ہوئی اور اس طرح پر الہام مذکورہ کا دوسرا حصہ بہی پورا ہو گیا [1]	
پیشگوئی نمبر ۱۱۴	[illegible] ۱۸۸۶ء	ایک دفعہ میری بیوی کے حقیقی بہائی سید محمد اسمعیل کا (جنکی عمر اُس وقت دس برس کی تہی) پٹیالہ سے خط آیا کہ میری والدہ فوت ہو گئی ہے اور اسحاق میرے چہوٹے بہائی کو کوئی سنبہالنے والا نہین ہے اور پہر خط کے آخیر مین یہ بہی لکہا ہوا تہا کہ اسحاق بہی فوت ہو گیا ہے اور بڑی جلدی سے بلایا کہ دیکہتے ہی چلے آوین اس خط کے پڑہنے سے بڑی تشویش ہوئی کیونکہ اس وقت میرے گہر کے لوگ بہی سخت تپ سے بیمار تہے ایسی ناگہانی دو موتون کی خبر مین انکو سنا نہ سکا اور مین سخت بیقراری میں پڑ گیا کہ جن کو بلاتے ہین وہ خود خطرناک تپ مین مبتلا ہے اور مین ڈرتا تہا کہ اگر مین اس خط کا مضمون اس بیماری کی حالت مین اونکو سناؤن تو جان کا اندیشہ ہے رات کو اس فکر سے نیند میری جاتی رہی کہ کیا کرون اور مین اس خط کو پوشیدہ بہی نہین کہہ سکتا تہا جب ایک حصہ رات کا گذر گیا تو فکر کرتے کرتے میرا دل نہایت بیقرار ہو گیا جس کا مین اندازہ نہین کر سکتا تب مجہے اسی تشویش مین یک دفعہ غنودگی ہوئی اور یہ الہام	[illegible] ۱۸۸۶ء
زندہ گواہ رویت		[1] اس نشان کے گواہ شیخ حامد علی صاحب شیخ عبد الرحیم صاحب ساکن انبالہ چہاؤنی اور فتح خان ایک افغان ہین ۔	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے میں مشرف کیا گیا ہوں اس وحی نے مندرجہ ذیل پیشگوئیاں بتلائیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۱۱۶	۱۸۸۵ء	میاں عبد اللہ سنوری جو علاقہ پٹیالہ میں پٹواری ہیں ایک مرتبہ انکو ایک کام پیش آیا جسکے ہونے کے لئے انہوں نے ہر طرح سے کوشش کی اور بعض وجوہ سے انکو اس کام کے ہو جانیکی امید بھی ہو گئی تھی پھر انہوں نے دعا کے لئے ہماری طرف التجا کی ہمنے جب دعا کی تو بلا توقف الہام ہوا "اے بسا آرزو کہ خاک شدہ" تب میں نے ان کو کہہ دیا کہ یہ کام ہرگز نہیں ہوگا او وہ الہام سنا دیا اور آخر کار ایسا ظہور میں آیا او رکچھہ ایسے موانع پیش آئے کہ وہ کام ہوتا ہوتا رہ گیا[1]	۱۸۸۵ء
پیشگوئی نمبر ۱۱۷	۱۸۸۸ء	ایک دفعہ ہمیں اتفاقاً پچاس[5] روپیہ کی ضرورت پیش آئی اور جیسا کہ اہل فقر اور توکل پر کبھی کبھی ایسی حالت گذرتی ہے اسوقت ہمارے پاس کچھ نہ تھا سو جب ہم صبح کے وقت سیر کے واسطے گئے تو اس ضرورت کے خیال نے ہمکو یہ جوش دیا کہ اس جنگل میں دعا کریں پس ہمنے ایک پوشیدہ جگہ میں جاکر اس نہر کے کنارہ پر دعا کی جو قادیان سے تین میل کے فاصلہ پر بٹالہ کیطرف واقع ہے جب ہم دعا کر چکے تو دعا کے ساتھہ ہی ایک الہام ہوا جسکا ترجمہ یہ ہے "دیکھ میں تیری دعاؤں کو کیسے جلد قبول کرتا ہوں" تب ہم خوش ہو کر قادیان کیطرف واپس آئے اور بازار کا رخ کیا تا کہ ڈاکخانہ سے دریافت کریں کہ آج ہمارے نام کچھہ روپیہ آیا ہے یا نہیں چنانچہ ہمیں ایک خط ملا جسمیں لکھا تھا کہ پچاس روپیہ لدھیانہ سے کسی نے روانہ کئے ہیں اور غالباً وہ روپیہ اسی دن یا دوسرے دن ہمیں ملگیا[2]	۱۸۸۸ء
زندہ گواہ رویت		[1] اس نشان کے گواہ شیخ حامد علی اور عبد اللہ سنوری ہیں۔ [2] اس نشان کے گواہ شیخ حامد علی صاحب ہیں۔	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے میں مشرف کیا گیا ہوں اس وحی نے مندرجہ ذیل پیشگوئیاں بتلائیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۱۱۸	۱۹۰۰ء	ایک دفعہ مجھے مرض ذیابیطس کے سبب بہت تکلیف تھی کئی دفعہ سو سو مرتبہ دن میں پیشاب آتا تھا۔ دونوں شانوں میں ایسے آثار نمودار ہو گئے جن سے کاربنکل کا اندیشہ تھا تب میں دعا میں مصروف ہوا تو یہ الہام ہوا "والموت اذا عسعس" یعنے قسم ہے موت کی جب کہ ہٹائی جائے چنانچہ یہ الہام بھی ایسا پورا ہوا کہ اس وقت سے لیکر ہمیشہ ہماری زندگی کا ہر ایک سیکنڈ ایک نشان ہے۔	۱۹۰۰ء
پیشگوئی نمبر ۱۱۹	۱۱-۱۲ اپریل ۱۸۹۹ء	میرے چوتھے لڑکے مبارک احمد کی پیدائش سے دو ماہ پہلے یہ الہام ہوا تھا "رب اصح زوجتی ھذہ" یعنے اے میرے رب میری اس زوجہ کو بیمار ہونے سے بچا اور بیماری سے شفا دے جس وقت یہ الہام ہوا اس وقت میری بیوی بالکل تندرست تھی گویا اس الہام میں اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ کسی بیماری کا اندیشہ ہے لیکن بعد میں شفا ہو جائیگی۔ چنانچہ دو ماہ کے بعد یہ الہام ہر دو پہلو سے پورا ہوا یعنی میری بیوی کو ایک سخت مرض نے گھیرا اور خطرناک حالت ہوئی لیکن آخر اللہ تعالی نے شفا دی[1]	۱۳ جون ۱۸۹۹ء
	۱۹۰۱ء	ایک دفعہ مجھے الہام ہوا "رب ارنی کیف تحي الموتی رب اغفر وارحم من السماء" اے میرے رب مجھے دکھا کہ تو مردے	۱۹۰۱ء
زندہ گواہ رویت		[1] اسکے گواہ مولوی عبد الکریم صاحب مولوی نور الدین صاحب مولوی محمد علی صاحب مفتی محمد علی صاحب مولوی شیر علی صاحب و دیگر احباب ہیں اور دوسرے شہروں میں ذریعہ خطوط یہ الہام لکھے گئے	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے میں مشرف کیا گیا ہوں اسی وحی نے مندرجہ ذیل پیشگوئیاں بتلائیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکی ہیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
		قصد کیا تو الہام ہوا کہ اس سفر میں تمہارا اور تمہارے رفیق کا کچھ نقصان ہوگا چنانچہ راستہ میں شیخ حامد علی کی ایک چادر اور ہمارا ایک رومال گم ہوگیا اس وقت حامد علی کے پاس وہی چادر تھی	
پیشگوئی نمبر ۱۱۰	[illegible] ۱۹۰۰ء	ایک دفعہ ڈاکٹر نور محمد صاحب مالک کارخانہ ہمدم صحت کا لڑکا سخت بیمار ہوگیا اسکی والدہ بہت بیتاب تھی اسکی حالت پر رحم آیا اور دعا کی تو الہام ہوا "اچھا ہو جائیگا" اسی وقت یہ الہام سب کو سنایا گیا جو پاس موجود تھے آخر ایسا ہی ہوا کہ وہ لڑکا خدا کے فضل سے بالکل تندرست ہوگیا [1]	[illegible] ۱۹۰۰ء
پیشگوئی نمبر ۱۱۱	[illegible] ۱۸۸۸ء	ایک دفعہ ہمارے لڑکے بشیر احمد کی آنکھیں بہت خراب ہوگئی تھیں۔ پلکیں گر گئی تھیں اور پانی بہتا رہتا تھا آخر ہم نے دعا کی تو الہام ہوا "برق طفلی بشیر" یعنے میرے لڑکے بشیر احمد کی آنکھیں اچھی ہوگئیں۔ اس الہام کے ایک ہفتہ بعد اللہ تعالیٰ نے اسکو شفا دی اور آنکھیں بالکل تندرست ہوگئیں اس سے پہلے کئی سال انگریزی اور یونانی علاج کیا گیا تھا مگر کچھ فائدہ نہیں ہوتا تھا بلکہ حالت ابتر ہوتی جاتی تھی [2]	[illegible]

زندہ گواہ رویت

[1] بہت سے مرد اور عورتیں اس نشان کے گواہ ہیں مثلاً مولوی نورالدین صاحب مولوی عبدالکریم صاحب مولوی شیر علی صاحب شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی وغیرہ

[2] اس الہام کے بہت سے مرد اور عورتیں قادیان میں گواہ ہیں۔

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے میں مشرف کیا گیا ہوں اسی وحی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیاں بتلائیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکی ہیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۱۱۲	[illegible]	ایک دفعہ الہام ہوا "بے ہوشی پھر غشی پھر موت۔" تفہیم ہوئی کہ ہمارے بڑے مخلص مریدوں میں سے کسی کو ایسا واقعہ پیش آئیگا یعنے پہلے بیہوشی ہوگی پھر غشی طاری ہوگی پھر مر جائیگا یہ الہام یہاں رہنے والے احباب کو سنایا گیا اور خطوط کے ذریعہ سے باہر بھی لکھا گیا تھا آخر ایک دو ہفتہ کے اندر ہمارے مخلص مرید ڈاکٹر بوڑے خان صاحب اسسٹنٹ سرجن قصور عین الہام کے الفاظ کے مطابق یکدفعہ بیہوش ہوکر اور پھر غشی میں پڑ کر فوراً فوت ہوگئے اور انکی وفات کا تار آیا [1]	[illegible]
پیشگوئی نمبر ۱۱۳	[illegible] ۱۸۸۸ء	ایک دفعہ ہمیں لدھیانہ سے پٹیالہ جانیکا اتفاق ہوا روانہ ہونے سے پہلے الہام ہوا کہ "اس سفر میں کچھ نقصان ہوگا اور کچھ ہم و غم پیش آئیگا اس پیشگوئی کی خبر ہم نے اپنے ہمراہیوں کو دیدی چنانچہ جب ہم پٹیالہ سے واپس آنے لگے تو عصر کا وقت تھا ایک جگہ ہم نے نماز پڑھنے کیلئے اپنا چوغہ اُتار کر سید محمد حسن خان صاحب وزیر ریاست کے ایک نوکر کو دیا تاکہ وضو کریں پھر جب نماز سے فارغ ہوکر ٹکٹ لینے کے لئے جیب میں ہاتھ ڈالا تو معلوم ہوا کہ جس رومال میں روپے باندھے ہوئے تھے وہ رومال گر گیا ہے تب ہمیں وہ الہام یاد آیا کہ اس نقصان کا ہونا ضروری تھا پھر جب ہم گاڑی پر سوار ہوئے تو راستہ میں ایک اسٹیشن دوراہہ پر ہمارے ایک رفیق کو کسی مسافر انگریز نے	[illegible] ۱۸۸۸ء

زندہ گواہ رویت

[1] اس نشان کے گواہ بہت آدمی یہاں کے اور دیگر مقامات کے ہیں مثلاً مولوی عبدالکریم صاحب مولوی نورالدین صاحب مفتی محمد صادق صاحب مولوی محمد علی صاحب مولوی شیر علی صاحب

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جن میں سے میں مشرف کیا گیا ہوں اُن میں سے منجملہ ذیل پیشگوئیاں بیان فرمائیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۱۱۲		محض ہوکہ وہی سے اپنے فائدہ کے لئے کہہ دیا کہ لو دیانہ آگیا ہے چنانچہ ہم اسجگہ سب اُتر پڑے اور جب ریل چلدی تب ہمکو معلوم ہوا کہ یہ کوئی اور اسٹیشن تہا اور ایک بیابان میں اُترنے سے سب جماعت کو تکلیف ہوئی اور اس طرح پر الہام مذکورہ کا دوسرا حصہ بہی پورا ہو گیا ۔ [1]	
پیشگوئی نمبر ۱۱۳	[illegible] ۱۸۹۷ء	ایک دفعہ میری بیوی کے حقیقی بہائی سید محمد اسمٰعیل کا (جنکی عمر اُس وقت دس برس کی تہی) پٹیالہ سے خط آیا کہ میری والدہ فوت ہوگئی ہے اور اسحاق میرے چہوٹے بہائی کو کوئی سنبہالنے والا نہیں ہے اور پہر خط کے آخیر میں یہ بہی لکہا ہوا تہا کہ اسحاق بہی فوت ہو گیا ہے اور بڑی جلدی سے بلایا کہ دیکہتے ہی چلے آویں اس خط کے پڑہنے سے بڑی تشویش ہوئی کیونکہ اس وقت میرے گہر کے لوگ بہی سخت تپ سے بیمار تہے ایسی ناگہانی دو موتوں کی خبر میں اُنکو سنا نہ سکا اور میں سخت بیقراری میں پڑ گیا کہ جن کو بلاتے ہیں وہ خود خطرناک تپ میں مبتلا ہے اور میں ڈرتا تہا کہ اگر میں اس خط کا مضمون اس بیماری کی حالت میں اُنکو سناؤں تو جان کا اندیشہ ہے رات کو اس فکر سے نیند میری جاتی رہی کہ کیا کروں اور میں اس خط کو پوشیدہ بہی نہیں رکہہ سکتا تہا جب ایک حصہ رات کا گذر گیا تو فکر کرتے کرتے میرا دل نہایت بیقرار ہو گیا جس کا میں اندازہ نہیں کرسکتا تب مجہ اسی تشویش میں یک دفعہ غنودگی ہوئی اور یہ الہام	[illegible] ۱۸۹۷ء

زندہ گواہ رویت	
	[1] اس نشان کے گواہ شیخ حامد علی صاحب شیخ عبد الرحیم صاحب ساکن انبالہ چہاؤنی اور فتح خان ایک افغان ہیں ۔

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جن میں سے میں مشرف کیا گیا ہوں اُن میں سے منجملہ ذیل پیشگوئیاں بتلائی ہیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۱۱۴		ہوا ان کیدکن عظیم یعنے اے عورتو تمہارے فریب بہت بڑے ہیں اور اس حالت میں ہم اُنکو خط کا مضمون بہی نہیں سنا سکتے تہے اس مصیبت کو سن کر اُنکی جان کا اندیشہ تہا ۔ اسکے ساتہہ ہی تفہیم ہوئی کہ یہ ایک خلاف واقعہ بہانہ بنایا گیا ہے تب میں نے اخویم مولوی عبد الکریم صاحب کے آگے جو اُس وقت قادیان میں موجود تہے یہ واقعہ بیان کیا اور ساتہہ ہی پوشیدہ طور پر شیخ حامد علی کو جو میرا نوکر تہا پٹیالہ روانہ کیا جس نے واپس آکر بیان کیا کہ اسحٰق اور اُسکی والدہ ہر دو زندہ موجود ہیں اور چند روز کی بیماری کی گہبراہٹ اور اشتیاقِ ملاقات کے سبب یہ خلاف واقعہ خط لکہکر بہیجا گیا تہا ۔ [1]	
پیشگوئی نمبر ۱۱۵	[illegible] ۱۸۹۸ء	ایک دفعہ ہمارے ایک مخلص دوست سیٹھ عبد الرحمن صاحب تاجر مدراس کی اپنی تشویش میں دعا کے خواستگار ہوئے جب دعا کی گئی تو الہام ہوا ”قادر ہے وہ بارگاہ ٹوٹا کام بناوے ۔ بنا بنایا توڑ دے کوئی اُس کا بھید نہ پاوے“ یہ ایک بشارت اُن کا غم دور کرنے کے بارے میں تہی چنانچہ چند ہفتہ کے بعد ہی خدا تعالیٰ نے انکو اس پیش آمدہ غم سے رہائی بخشی ۔ پہر ایک مدت کے بعد اس شعر کے دوسرے مصرع کے مطابق ایک اور سخت ابتلا پیش آیا جس سے امید ہے کہ کسی وقت خدا رہائی دیگا جس طرح چاہیگا ۔ [2]	[illegible] ۱۸۹۸ء

زندہ گواہ رویت	
	[1] اس نشان کے گواہ مولوی عبد الکریم صاحب شیخ حامد علی میر محمد اسمٰعیل صاحب انکی والدہ و دیگر گہر والے اور محمد [illegible]
	[2] اس نشان کے گواہ خود سیٹھ صاحب مولوی عبد الکریم صاحب مولوی نور الدین صاحب مفتی محمد صادق صاحب مولوی محمد علی صاحب مولوی شیر علی صاحب و دیگر بہت سے احباب ہیں ۔

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس قدر حصے میں شرف کیا گیا ہوں اس حصے میں مندرجہ ذیل پیشگوئیاں بتلائیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۱۱۶	۱۸۸۵ء	میاں عبد اللہ سنوری جو علاقہ پٹیالہ میں پٹواری ہیں ایک مرتبہ انکو ایک کام پیش آیا جسکے ہونے کے لئے انہوں نے ہر طرح سے کوشش کی اور بعض وجوہ سے انکو اس کام کے ہوجانیکی امید بہی ہو گئی تہی پہر انہوں نے دعا کے لئے ہماری طرف التجا کی ہمنے جب دعا کی تو بلا توقف الہام ہوا "اے بسا آرزو کہ خاک شدہ" تب مینے ان کو کہہ دیا کہ یہ کام ہرگز نہیں ہوگا اور وہ الہام سنا دیا اور آخر کار ایسا ظہور میں آیا اور کچھ ایسے موانع پیش آئے کہ وہ کام ہوتا ہوتا رہ گیا[1]	۱۸۸۵ء
پیشگوئی نمبر ۱۱۷	۱۸۸۸ء	ایک دفعہ ہمیں اتفاقاً پچاس روپیہ کی ضرورت پیش آئی اور جیسا کہ اہل فقر اور توکل پر کبہی کبہی ایسی حالت گذرتی ہے اسوقت ہمارے پاس کچھ نہ تہا سو جب ہم صبح کے وقت سیر کے واسطے گئے تو اس ضرورت کے خیال نے ہمکو یہ جوش دیا کہ اس جنگل میں دعا کریں پس ہمنے ایک پوشیدہ جگہ میں جا کر اس نہر کے کنارہ پر دعا کی جو قادیان سے تین میل کے فاصلہ پر بٹالہ کیطرف واقع ہے جب ہم دعا کر چکے تو دعا کے ساتھ ہی ایک الہام ہوا جسکا ترجمہ یہ ہے "دیکھ میں تیری دعاؤں کو کیسے جلد قبول کرتا ہوں" تب ہم خوش ہو کر قادیان کیطرف واپس آئے اور بازار کا رخ کیا تاکہ ڈاکخانہ سے دریافت کریں کہ آج ہمارے نام کچھ روپیہ آیا ہے یا نہیں چنانچہ ہمیں ایک خط ملا جسمیں لکہا تہا کہ پچاس روپیہ لدہیانہ سے کسی نے روانہ کئے ہیں اور غالباً وہ روپیہ اسی دن یا دوسرے دن ہمیں ملگیا[2]	۱۸۸۸ء
زندہ گواہ رویت		[1] اس نشان کے گواہ شیخ حامد علی اور عبد اللہ سنوری ہیں۔ [2] اس نشان کے گواہ شیخ حامد علی صاحب ہیں۔	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس قدر حصے میں شرف کیا گیا ہوں اس حصے میں مندرجہ ذیل پیشگوئیاں بتلائیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
پیشگوئی نمبر ۱۱۸	۱۹۰۰ء	ایک دفعہ مجہے مرض ذیابیطس کے سبب بہت تکلیف تہی کئی دفعہ سو سو مرتبہ دن میں پیشاب آتا تہا۔ دونوں شانوں میں ایسے آثار نمودار ہو گئے جن سے کاربنکل کا اندیشہ تہا تب میں دعا میں مصروف ہوا تو یہ الہام ہوا "والموت اذا عسعس" یعنے قسم ہے موت کی جب کہ ہٹائی جائے چنانچہ یہ الہام بہی ایسا پورا ہوا کہ اس وقت سے لیکر ہمیشہ ہماری زندگی کا ہر ایک سیکنڈ ایک نشان ہے۔	۱۹۰۰ء
پیشگوئی نمبر ۱۱۹	۱۰-اپریل ۱۸۹۹ء	میرے چوتہے لڑکے مبارک احمد کی پیدائش سے دو ماہ پہلے یہ الہام ہوا تہا۔ "ربِّ اصح زوجتی ھذہ" یعنے اے میرے رب میری اس زوجہ کو بیمار ہونے سے بچا اور بیماری سے شفا دے جس وقت یہ الہام ہوا اس وقت میری بیوی بالکل تندرست تہی گویا اس الہام میں اس بات کی طرف اشارہ تہا کہ کسی بیماری کا اندیشہ ہے لیکن بعد میں شفا ہو جائیگی۔ چنانچہ دو ماہ کے بعد یہ الہام ہر دو پہلو سے پورا ہوا یعنی میری بیوی کو ایک سخت مرض نے گہیرا اور خطرناک حالت ہوئی لیکن آخر اللہ تعالیٰ نے شفا دی[1]	۱۴ جون ۱۸۹۹ء
	۱۹۰۱ء	ایک دفعہ مجہے الہام ہوا "رب ارنی کیف تحی الموتی رب اغفر وارحم من السماء" اے میرے رب مجہے دکہا کہ تو مردے	۱۹۰۱ء
زندہ گواہ رویت		[1] اسکے گواہ مولوی عبد الکریم صاحب مولوی نور الدین صاحب مولوی محمد علی صاحب مفتی محمد علی صاحب مولوی شیر علی صاحب و دیگر احباب ہیں اور دوسرے شہروں میں بذریعہ خطوط یہ الہام لکہے گئے	

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے میں مشرف کیا گیا ہوں اس وحی میں سے چند ذیل پیشگوئیاں بیان فرماتا ہوں جو دنیا پر ظاہر ہو چکی ہیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
تتمہ پیشگوئی نمبر ۱۲۰		کیونکر زندہ کرتا ہے اور آسمان سے اپنی بخشش اور رحمت نازل فرما اس الہام میں یہ خبر دی گئی کہ کبھی ایسا موقع آنیوالا ہے کہ ہمیں یہ دعا کرنی پڑیگی اور وہ قبول ہوگی۔ چنانچہ ایسا ہوا کہ ایک دفعہ ہمارا لڑکا مبارک احمد ایسا سخت بیمار ہوا کہ سب نے کہا وہ مرگیا ہے ہم اٹھے اور دعا کرتے ہوئے لڑکے پر ہاتھ پھیرتے تھے تو لڑکے کو سانس آنا شروع ہوگیا تھا علاوہ ازیں یہ الہام اس طرح سے بھی پورا ہوا کہ اللہ تعالی نے ابتک ہمارے ہاتھ سے ہزارہا روحانی مردہ زندہ کئے ہیں اور کر رہا ہے	
پیشگوئی نمبر ۱۲۱	قریباً ۱۸۸۲ء	عرصہ قریباً پچیس برس کا گذرا ہے کہ مجھے گورداسپور میں ایک رویا ہوا کہ میں ایک چارپائی پر بیٹھا ہوں اور اسی چارپائی پر بائیں طرف مولوی عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم بیٹھے ہیں اتنے میں میرے دل میں تحریک پیدا ہوئی کہ میں مولوی صاحب موصوف کو چارپائی سے نیچے اتار دوں چنانچہ میں نے انکی طرف کھسکنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ چارپائی سے اتر کر زمین پر بیٹھ گئے اتنے میں تین فرشتے آسمان کی طرف سے ظاہر ہوگئے جنمیں سے ایک کا نام خیراتی تھا وہ تینوں بھی زمین پر بیٹھ گئے اور مولوی عبداللہ بھی زمین پر تھے اور میں چار پائی پر بیٹھا رہا۔ تب میں نے ان سب کو کہا کہ میں دعا کرتا ہوں تم سب آمین کہو تب میں نے یہ دعا کی رب اذهب عنی الرجس و طهرنی	پیشگوئی سے کئی سال بعد
زندہ گواہ رویت	اس نشان کے گواہ بہت سے مرد اور عورتیں ہیں منجملہ ان کے مولوی نورالدین صاحب مرزا خدا بخش صاحب صاحبزادہ سراج الحق صاحب شیخ عبدالرحمن قادیانی صاحب اور		

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے میں مشرف کیا گیا ہوں اس وحی میں سے چند ذیل پیشگوئیاں بتاتا ہوں جو دنیا پر ظاہر ہو چکی ہیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
تتمہ پیشگوئی نمبر ۱۲۱		تطہیرا۔ اس دعا پر تینوں فرشتوں اور مولوی عبداللہ نے آمین کہی اسکے بعد وہ تینوں فرشتے اور مولوی عبداللہ آسمان کیطرف اٹھ گئے اور میری آنکھ کھل گئی۔ آنکھ کھلتے ہی مجھے یقین ہوگیا کہ مولوی عبداللہ کی وفات قریب ہے اور میرے لئے آسمان پر ایک خاص فضل کا ارادہ ہے اور پھر میں ہر وقت محسوس کرتا رہا کہ ایک آسمانی کشش میرے اندر کام کر رہی ہے یہاں تک کہ وحی الہی کا سلسلہ جاری ہوگیا۔ وہی ایک ہی رات تھی جسمیں اللہ تعالی نے بتمام وکمال میری اصلاح کردی اور مجھ میں ایک ایسی تبدیلی واقع ہوگئی جو انسان کے ہاتھ سے یا انسان کے ارادے سے نہیں ہوسکتی تھی مجھے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی عبداللہ غزنوی اس نور کی گواہی کے لئے پنجاب کی طرف کھنچا تھا اور اس نے میری نسبت گواہی دی اور اس گواہی کو حافظ محمد یوسف اور ان کے بھائی محمد یعقوب نے بیان بھی کیا مگر پھر دنیا کی محبت ان پر غالب آگئی اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جسکی جھوٹی قسم کھانا لعنتی کا کام ہے کہ مولوی عبداللہ نے میرے خواب میں میرے دعوی کی تصدیق کی اور میں دعا کرتا ہوں کہ اگر یہ قسم جھوٹی ہے تو اے قادر خدا مجھے ان لوگوں کی ہی زندگی میں جو مولوی عبداللہ صاحب کی اولاد یا انکے مرید یا شاگرد ہیں سخت عذاب سے مار ورنہ مجھے غالب کر اور انکو شرمندہ یا ہدایت یافتہ۔ مولوی عبداللہ صاحب کے اپنے موہنہ سے یہ لفظ نہیں کہ	
	مفتی محمد صادق صاحب۔ شیخ حامد علی صاحب۔ مولوی عبدالکریم صاحب۔ مولوی محمد علی صاحب۔ شیخ یعقوب علی صاحب۔ منشی ظفر احمد صاحب۔ میر ناصر نواب صاحب۔		

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے مین مشرف کیا گیا ہون اسی وحی نے مندرجہ ذیل پیشگوئیان بتلائین جو دنیا پر ظاہر ہو چکین ہین	تاریخ ظہور پیشگوئی
		آپ کو آسمانی نشانون اور دوسرے دلائل کی تلوار دی گئی ہے اور جب مین دنیا پر تہا تو امید رکہتا تہا کہ ایسا انسان خدا کی طرف سے دنیا مین بہیجا جائیگا یہ میری خواب ہے الغرض من کذب واید من صدق۔	
پیشگوئی نمبر ۱۲۲	قریباً سنہ ۱۸۶۸ء	جب مولوی صاحب غزنوی ہماری مذکورہ بالا خواب کے مطابق فوت ہو گئے تو جیسا کہ مینے ابہی لکہا ہے تہوڑے دنون کے بعد مینے انکو خواب مین دیکہا کہ مین اپنا ایک خواب انکے آگے بیان کر رہا ہون اور وہ ایک بازار مین کہڑے ہین جو ایک بڑے شہر کا بازار ہے اور پہر مین انکے ساتہ ایک مسجد مین آگیا ہون اور انکے ساتہ ایک گروہ کثیر ہے اور سب سپاہیانہ شکل پر نہایت جسیم مضبوط وردیان کسے ہوئے اور مسلح ہین اور انہین مین سے ایک مولوی عبد اللہ صاحب ہین کہ جو ایک قوی اور جسیم جوان نظر آتے ہین وردی کسے ہوئے ہتیار پہنے ہوئے اور تلوار میان مین لٹک رہی ہے اور مین دل مین محسوس کرتا ہون کہ یہ لوگ ایک عظیم الشان حکم کیلئے تیار بیٹہے ہین اور مین خیال کرتا ہون کہ باقی سب فرشتے ہین مگر نہایت ہولناک ہین تب مینے مولوی عبد اللہ صاحب کو اپنا ایک خواب سنایا مینے انہین کہا کہ مینے خواب دیکہا ہے کہ ایک نہائت چمکیلی اور روشن تلوار میرے ہاتہ مین ہے جسکی نوک آسمان مین ہے اور قبضہ میرے پنجہ مین اور اس تلوار مین سے ایک نہائت تیز چمک نکلتی ہے جیسا کہ	یہ پیشگوئی ہمیشہ پوری ہو رہی ہے
زندہ گواہ رویت	خلیفہ نور الدین صاحب منشی تاج الدین صاحب۔ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ میر حامد شاہ صاحب۔ حکیم حسام الدین صاحب۔ شیخ یعقوب علی صاحب اڈیٹر الحکم		

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس وحی سے مین مشرف کیا گیا ہون اسی وحی نے مندرجہ ذیل پیشگوئیان بتلائین جو دنیا پر ظاہر ہو چکین ہین	تاریخ ظہور پیشگوئی
بقیہ پیشگوئی نمبر ۱۲۲		آفتاب کی چمک ہوتی ہے اور مین اسے کبہی اپنے دائین طرف اور کبہی بائین طرف چلاتا ہون اور ہر ایک وار سے ہزارہا آدمی کٹ جاتے ہین اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ تلوار اپنی لمبائی کی وجہ سے دنیا کے کنارون تک کام کرتی ہے اور وہ ایک بجلی کی طرح ہے جو ایک دم مین ہزارون کوس چلی جاتی ہے اور مین دیکہتا ہون کہ ہاتہ تو میرا ہی ہے مگر قوت آسمان سے ہے اور مین ہر ایک دفعہ اپنے دائین اور بائین طرف اس تلوار کو چلاتا ہون اور ایک مخلوق ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گرتی جاتی ہے۔ یہ خواب تہی جو مینے مولوی عبد اللہ کے پاس بیان کی اور جب مین خواب کو بیان کر چکا اور ان سے تعبیر پوچہی تب مولوی عبد اللہ نے اسکی تعبیر یہ بتلائی کہ تلوار سے مراد اتمام حجت اور تکمیل تبلیغ ہے اور میرے دلایل قاطعہ کی تلوار ہے اور یہ جو دیکہا کہ وہ تلوار دائین طرف زمین کے کنارون تک مار کرتی ہے اس سے مراد دلائل روحانیہ ہین جو از قسم خوارق اور آسمانی نشانون کے ہونگے اور یہ جو دیکہا ہے کہ وہ بائین طرف زمین کے کنارون تک مار کرتی ہے اس سے مراد دلائل عقلیہ وغیرہ ہین جن سے ہر ایک فرقہ پر اتمام حجت ہوگا پہر انہون نے یہ بہی فرمایا کہ جب مین دنیا مین تہا تو امیدوار تہا کہ ایسا انسان خدا کی طرف سے دنیا مین بہیجا جائیگا اسکے بعد میری آنکہ کہل گئی۔ اس خواب کے ایک حصہ کے حافظ محمد یوسف صاحب اور انکے	
زندہ گواہ رویت	میان محمد جان صاحب کپورتہلہ۔ میان فتح دین صاحب۔ میان عبد اللہ صاحب پشاوری۔ خواجہ کمال الدین صاحب وغیرہ وغیرہ احباب ہین۔		

نمبر شمار	تاریخ بیان پیشگوئی	جس جس سو میں مشرف کیا گیا ان تمام میں سے معدودے چند پیشگوئیاں تفصیل جو دنیا پر ظاہر ہو چکیں	تاریخ ظہور پیشگوئی
		بہائی محمد یعقوب نے بہی تصدیق کی ہے شاید میں نے اس خواب کو سو سے زیادہ لوگون کو سنایا ہوگا چنانچہ وہ پیشگوئی آج پوری ہو رہی ہے اور روحانی تلوار نے ایک لاکھ سے زیادہ لوگون کو فتح کر لیا ہے اور کرتی جاتی ہے۔	
پیشگوئی نمبر ۱۲۳	از اوائل ۱۸۸۲ء تا جنوری ۱۸۸۴ء	سید عباس علی لدہیانوی کو ہمنے اپنے ابتدائی خطوط مین اپنے کشوف کے ذریعہ سے اس بات سے پیش از وقت اطلاع دی تہی کہ آپ کا انجام اچہا نہین معلوم ہوتا ہے حالانکہ وہ اس وقت اپنے تئین اسی راہ مین فنا شدہ ظاہر کرتے تہے چنانچہ بعض کلمات ان خطوط کے مفصلہ ذیل ہین "بنظر کشفی آپ کے دل مین انقباض معلوم ہوا۔" "آپ کسی ابتلا کے پیش آنے پر مضطرب نہ ہون آپ ابتلا سے بچ نہین سکتے" "نیک ظن بننا آسان ہے مگر نبہانا مشکل" "نہایت بد نصیب وہ انسان ہے جس کا انجام آغاز کا سا جوش نہین رکہتا" ان سے صاف ظاہر تہا کہ اسکا انجام اچہا نہین چنانچہ چند سالون کے بعد وہ مرتد ہو گیا مکتوب میر ان کی خاص دستخطی موجود ہے جسمین اس پیشگوئی سے کئی سال بعد اس کا انجام بد ہوا یہ مکتوب انکی وفات کے بعد انکے کتب خانہ سے ملا اس مکتوب کے دیکہنے سے ہر ایک کو معلوم ہوگا کہ دنیا کیسا عبرت کا مقام ہے جب انسان پر شقاوت کے دن آتے ہین تو وہ دیکہتی ہوئی نہین دیکہتا جس شخص کو پہلے سے خبر دی گئی تہی کہ تو برگشتہ ہو جائیگا اور ٹہوکر کہائیگا وہ برگشتہ ہو کر اس پیشگوئی کا [illegible]	خطوط کے قریباً دو سال بعد
زندہ گواہ		ان نشانون کے گواہ منشی ظفر احمد صاحب حافظ محمد یوسف صاحب ۔ محمد یعقوب صاحب ۔ منشی محمد خان صاحب ۔ عبداللہ سنوری وغیرہ احباب ہین ۔	